Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر: منیر احمد خادمؔ

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 36

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

28 شوال 1434 ہجری قمری 5 تبوک 1392 ہش 5 ستمبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت کے موافق قدم بڑھانا چاہئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائے گا۔ بعض لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی میں ہی اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور ان کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں

(ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام)

''اسلام میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں۔ ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ، مُقْتَصِدٌ، سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ۔ ظَالِمٌ لِنَفْسِہٖ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امّارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ اس حالت سے نجات پائیں۔

مقتصد وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔

مگر سابق بالخیرات وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امّارہ پر بالکل موت آجاتی ہے اور وہ مطمئنہ کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں حَسَنَاتُ الۡاَبۡرَارِ سَیِّئَاتُ الۡمُقَرَّبِیۡن۔

مثلاً چندہ کی حالت پر ہی لحاظ کرو۔ ایک آدمی غریب اور دو آنہ روز کا مزدور ہے اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھ روپیہ حیثیت رکھتا ہے اور ہزاروں کی روزانہ آمدنی ہے۔ وہ دو آنہ کا مزدور بھی اس میں سے دو پیسہ دیتا ہے اور وہ لاکھ پتی ہزاروں کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے۔ تو اگرچہ اس نے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ اس مزدور کو تو ثواب ملے گا مگر اس دولت مند لاکھ پتی کو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہیں بڑھایا بلکہ گونہ بخل کیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت کے موافق قدم بڑھانا چاہئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائے گا۔ جس قدر کسی کی معرفت بڑھی ہوئی ہوگی اسی قدر وہ زیادہ جواب دہ ہوگا۔ اسی لئے ذوالنون نے زکوٰۃ کا وہ نکتہ سنایا۔ یہ خلافِ شریعت نہیں ہے۔ اس کے نزدیک شریعت کا یہی اقتضاء تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مال رکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اسے خدمتِ دین اور ہمدردی نوع انسان میں صرف کرنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آخری وقت ایک مُہر تھی۔ آپ نے اسے نکلوا دیا۔ اصل یہی ہے کہ ہر امر کے مراتب ہوتے ہیں۔ بعض آدمی شبہ کریں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غنی کہلاتے تھے۔ انہوں نے کیوں مال جمع کیا؟ یہ ایک بیہودہ شبہ ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجن نہ تھے۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس غنی کے کیا معنے ہیں۔ مَیں اتنا جانتا ہوں کہ جو مال خدمتِ دین کے لئے وقف ہو وہ اس کا نہیں ہے۔ اس نیت اور غرض سے جو شخص رکھتا ہے وہ اپنے لئے جمع نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا مال ہے۔ لیکن جو اپنے اغراض نفسانی اور دنیاوی کو ملحوظ رکھ کر جمع کرتا جاتا ہے وہ مال داغ لگانے کے لئے ہے جس سے آخر اس کو داغ دیا جائے گا۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو، طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پروا کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے۔ اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ (الاعراف: 197) یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کرکے پھر قلاش ہو جائے گی۔ اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اسی طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں۔ اس کی پروا تک نہ کرے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 442-444۔ ایڈیشن ۲۰۰۳)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اداریہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش ارشادات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی یہ صفت اور خوبی بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور اطاعت اور فرمانبرداری کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم فرمایا ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ○ (الانفال: ۲۵)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور یہ بھی (جان لو) کو کہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں اس مضمون کو مزید وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ: كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ

یعنی: تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں اور تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں۔

اللہ تعالیٰ کے رسول کے ہاتھوں مردوں کا زندہ ہونا دراصل روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہوتا ہے۔ تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ اس کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ظہور میں آیا۔ آپ کی شبانہ دعاؤں، قوت قدسیہ اور روحانی قوت کے نتیجہ میں سارا عرب مختصر سے عرصہ میں زندہ ہو گیا۔ وہ جو رزیل اور حقیر گنے جاتے تھے روحانیت اور اخلاق کے اعلیٰ مینار بن گئے۔ ان کی پیروی ہدایت قرار پائی۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر فوراً لبیک کہا اور اپنی پوری طاقت اور استطاعت سے خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں وہ زمانہ عطا فرمایا ہے جس میں حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور اُس سے بڑھ کر ہمیں امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عجائبات اور کمالات کا نمونہ دنیا کو ایک بار پھر نئی تجلیات کے ساتھ دکھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا اظہار جو دیگر مسلمانوں کے لئے قصہ پارینہ بن چکا تھا ان کا زندہ نمونہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ انہیں نشانات میں سے ایک نشان روحانی مردوں کا دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں کہ کس طرح امام الزمان کی صحبت اور بیعت کے نتیجہ میں بیعت کنندہ میں تبدیلی پیدا ہوئی اور روحانی مردے زندہ ہوئے۔

حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ واصلباقی نویس گجرات اپنی بیعت کا واقعہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

’’آریہ برہمو، دہریہ لیکچروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اور اکثروں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں معاً میری دہریت کافور ہو گئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم جنوری 1893ء کی 19 تاریخ تھی آدھی رات کا وقت تھا کہ جب میں ہونا چاہئے اور ’’ہے‘‘ کے مقام پر پہنچا۔ پڑھتے ہی معاً توبہ کی......عین جوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ایمان جو ثریا سے شاید اُوپر ہی گیا ہوا تھا اتار کر میرے دل میں داخل کیا اور مسلماں را مسلمان باز کردند کا مصداق بنایا۔ جس رات میں مَیں بحالتِ کفر داخل ہوا تھا اس کی صبح مجھ پر بحالت اسلام ہوئی۔ اس مسلمانی پر میری صبح ہوئی تو میں وہ محمد الدین نہ تھا جو کل شام تک تھا۔ فطرتاً مجھ میں حیا کی خصلت تھی اور وہ اوباشوں کی صحبت بس عنقا ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے وہی خصلت حیا واپس دی۔

(ہفت روزہ بدر قادیان۔ درویشان نمبر صفحہ ۱۰۸۔ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۱)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کے طریق پر جماعت میں خلافت کا عظیم نظام قائم ہوا۔ آج اُس نظام پر ۱۰۵ بابرکت سال گزر چکے ہیں۔ ہر خلیفہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق ہونے کی حیثیت سے جماعت کو روحانیت میں ترقی کے لئے ہدایات فرمائیں اور از سر نو لوگوں کو ایمان میں تر و تازہ اور نیکی کی طرف راغب کیا ہے اس وقت ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی کام کو احسن طریق پر کر رہے ہیں۔

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کامیابی کا راز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008 میں فرمایا:

’’اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔ اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو۔ یہ رمضان جو خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو، اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔ اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔ اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔‘‘

سیدنا حضرت امیر المؤمنین کا ہر خطاب اور ہر خطبہ انتہائی بصیرت افروز اور نئی روحانیت پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت کے کلام میں کشش جاذبیت اور تاثیر ہوتی ہے جس سے امراض روحانیہ کا خاتمہ ہوتا ہے اور دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور روح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق پہلے سے بڑھ کر پیدا ہوتا ہے اور نیا ایمان اور نئی زندگی ملتی ہے۔ مورخہ ۱۶ر اگست کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کڑی میں ایک انتہائی اہم اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ انفرادی اور جماعتی ترقی، افراد جماعت کا باہمی اور جماعت سے تعلق، امراء اور احباب جماعت کے تعلقات، مربیان سلسلہ، سیکرٹریان جماعت کیلئے بیش قیمت نصائح پر مشتمل ہے۔ اس اہم خطبہ جمعہ کا خلاصہ صفحہ ۲۴ پر درج ہے۔

خلیفۂ وقت کی زبان سے نکلے ہوئے ہر حکم اور ارشاد کی کامل پیروی سے ہی مکمل اطاعت اور خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ممکن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو بار بار ایم ٹی اے کی ڈش لگانے اور خلیفہ وقت کی بات براہ راست سننے کی تحریک فرمائی۔ ایک مقام پر آپؒ فرماتے ہیں۔

’’آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں۔ اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے۔ اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں۔ اسلئے براہ راست ان باتوں کو سن کر دیکھیں۔ آپ کے اندر تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے۔ سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے۔ لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے۔ کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم اب احمدی ہوئے ہیں۔ یہی حال امریکہ میں بسنے والے، کینڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے۔ مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات چن چن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ میرا ہی کام ہے۔ مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے۔ کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے۔ اسی کا کام ہے میں خود تو کچھ نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جس نے میری آواز میں برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اور اسے قبول کرتے ہیں پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطبات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے نظام کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لے اور دیکھیں کہ ہر احمدی جوان، مرد، بوڑھا، مرد عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ ایم ٹی اے سے فائدہ اُٹھائیں۔ سارا ہفتہ میں نہیں کہتا۔ ایک دفعہ اُٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں اس کے نتیجہ میں میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دن رات صبح اور شام مسلسل تیزی سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں میری اُمنگیں پوری فرمائے۔‘‘ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۸ء)

اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر ہمیں خطبات امام سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

ہر سفر جو مَیں کرتا ہوں اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی پر اور جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔

جلسہ کے علاوہ دو مساجد کے سنگ بنیاد اور دو مساجد کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں۔ جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ ٹی وی کے ذریعہ جرمنی کے علاوہ آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ میں بھی جماعت کا پیغام پہنچا۔

مجموعی طور پر تیس اخبارات، تین ریڈیو اسٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے ان فنکشنز کو کوریج دی۔

جلسہ سالانہ اور دیگر تقاریب میں شامل ہونے والے مختلف افراد کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور اسلام احمدیت سے متعلق نیک جذبات کا اظہار

آج کینیڈا، بیلجیم اور آئرلینڈ کے جلسہ سالانہ کے علاوہ خدام الاحمدیہ یوکے کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے۔

اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5 جولائی 2013ء بمطابق 5 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ ہر سفر جو مَیں کرتا ہوں اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں جلسہ سالانہ جرمنی ہوا اور مَیں نے وہاں شمولیت کی۔ وہاں جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔ امیر صاحب جرمنی مجھے کہنے لگے کہ جو کچھ مَیں دیکھ رہا ہوں، میری اور میرے ساتھیوں کی سوچ سے بھی بالا ہے۔ جرمنی میں جرمن لوگوں اور جرمن پریس میں اس دفعہ اتنی دلچسپی ظاہر ہوئی ہے کہ جو پہلے نہیں ہوتی تھی۔ مسجدوں کے سنگِ بنیاد کے تقاریب ہوئیں۔ مسجدوں کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں۔ پہلے سے بڑھ کر مقامی لوگوں کی دلچسپی نظر آئی۔ انتظامیہ کی بھی دلچسپی نظر آئی، پڑھے لکھے لوگوں کی دلچسپی نظر آئی، بلکہ چرچوں کے پادریوں کی بھی دلچسپی نظر آئی۔ جلسہ سالانہ ہوا تو اُس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھے۔ بہرحال انسانی سوچ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ کم از کم جو کچھ وہاں ہوا، اُس سے پہلے گو جماعت جرمنی کی بہت اچھی توقعات تھیں کہ اس دفعہ انتظامات بہتر ہوں گے، لوگوں کی رسپانس اچھی ہوگی، لیکن یہ خیال بھی نہیں تھا کہ اتنے وسیع طور پر انتظامات سے بڑھ کر اور توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اس وقت جیسا کہ میرا طریقہ کار ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا کچھ ذکر کروں گا، سفر کے حالات بیان کروں گا، دوسرے جلسہ کے کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا جاتا ہے، تو اس سلسلے میں کچھ جلسہ کے انتظامی معاملات اور شکریہ بھی ادا کروں گا۔

دس دن کا یہ سفر بہت مختصر تھا۔ یہاں سے جب مَیں وہاں گیا ہوں تو اس عرصے میں انہوں نے دو مساجد کی سنگِ بنیاد رکھوائیں، دو مساجد کا افتتاح ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کا فنکشن نہایت کامیاب ہوتا رہا۔ اس لحاظ سے اسلام کی تبلیغ کا موقع ملا کہ مسجد کے حوالے سے وہاں کے لوگوں کے جو کچھ تحفّظات ہیں، وہ دُور ہوئے۔

اُن کی مورفیلڈن میں ایک مسجد سبُحان ہے، اُس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ مسجد بیت العطاء فلورس ہائم میں ہے اُس کا افتتاح ہوا۔ یہ مسجد جو ہے یہ پہلے سے تعمیر شدہ عمارت تھی اور اس کو خرید کر مسجد میں اس کو تبدیل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد نے اس عمارت کو مسجد میں بدلنے کے لئے سات ہزار گھنٹے وقارِ عمل کیا ہے۔

پھر نوئے ویڈ کی مسجد بیت الرحیم ہے، اس کا افتتاح ہوا۔ اور بیت الحمید فلڈا کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ان تمام فنکشنز میں وہاں مختلف مہمان، مقامی لوگ، میئرز، افسران، سیاستدان، مذہبی نمائندے مختلف جگہوں کے آئے ہوئے تھے۔ مسجد بیت العطاء جو ہے، وہاں صوبہ ہیسن کے سیکرٹری آف سٹیٹ، ڈاکٹر اوڈالف نے اپنے ایڈریس میں ایک تو مبارکباد پیش کی، پھر کہتے ہیں کہ مَیں دسمبر میں جامعہ کے افتتاح میں بھی شامل ہوا تھا اور مسجد نور کے افتتاح کا بھی انہوں نے حوالہ دیا جو 1959ء میں ہوا، اور پھر جماعتی تعلیم، اسلام کی تعلیم اور احمدیوں کے رویّے کا ذکر کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں آپ کی جماعت کا نہایت احترام کرتا ہوں اور ہمارے ساتھ کام کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس بات پر بھی آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے ایسے مختلف پروگرام رکھے ہیں جن کی وجہ سے اسلام کی اچھی تصویر عوام الناس کے سامنے آئی ہے جس میں چیریٹی واک ہے، گلیوں کی صفائی ہے اور بچوں کی تنظیم کی مدد ہے، وقارِ عمل ہے۔ تو اس طرح کے یہ بہت سارے تأثرات ہیں۔ میں نے بیچ میں چند ایک واقعات لئے ہیں۔

اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں 270 کے قریب جرمن مہمان شامل ہوئے تھے اور چار مختلف علاقوں کے میئرز، سیکرٹری آف سٹیٹ، ایک سیاسی پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین، نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر، چرچز کے پادری یا اُن کے نمائندے، پولیس کمشنر اور اسی طرح سیکرٹری کونسل کے نمائندے وغیرہ شامل ہوئے۔ اسی طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جو مختلف احباب ہیں، وہ شامل ہوئے۔

بیت الحمید مسجد جو ہے اس میں وہاں کے فرسٹ کونسلر آف سٹی نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ فلڈا شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے، کئی دہائیوں سے یہاں اس جگہ پر مقیم ہے۔ میں آپ لوگوں کے معاشرے کی مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔ پھر آپ کا مسجد بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہماری زبان میں کہاوت ہے کہ باتوں کے بجائے اعمال کے ذریعہ انسان کا اندازہ لگایا کرو۔ اور آپ کی طرف سے اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے ہیں اور نمایاں ہیں۔ اور یہ فیصلہ کُن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے اور اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔

اسی طرح ایک لوکل مہمان نے تبصرہ کیا۔ اکیاسی ((81 سال ان کی عمر ہے اور انہوں نے وہاں میرا

ایڈریس بھی سنا۔اس کے بعد کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے جو باتیں بیان کی ہیں یعنی اسلام کی ترقی کی باتیں، اپنی زندگی میں تو شاید نہ دیکھ سکوں، لیکن تم دیکھو گے کہ آپ کے بانی جماعت جن کے متعلق میں نے انٹرنیٹ پر پڑھا ہے، ان کے پیغام کو دنیا قبول کرے گی اور حقیقی اسلام ان کے ذریعہ سے پھیلے گا۔ پھر وہ اگلے دن دوبارہ تشریف لے آئے اور کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں آپ کے مذہب کی سچائی کو پا لیا ہے۔ مجھے نماز سکھاؤ تا کہ میں دعا کر سکوں۔

پھر اس پروگرام کے آخر پر ضلع کونسل کے صدر وہاں کے مقامی صدر جماعت کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ کے امام ہماری ضلعی کونسل کے ہیڈ آفس آئیں۔ ہم نے خطاب سنا ہے اور بہت سے سیاستدانوں نے اس خطاب کو ایک روشن خطاب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کے امام جماعت کے اس خطاب نے ہماری عقلوں کو جِلاء بخشی ہے اور ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔

وہاں کے صدر صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے لوگ مسلسل مسجد دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔ ہمیشہ جہاں مسجدیں تعمیر ہوتی ہیں وہاں تبلیغ کے نئے راستے کھلتے ہیں اور تعارف بڑھتا ہے۔تو وہ کہتے ہیں کہ ابھی تک (دو دن کے بعد انہوں نے رپورٹ دی تھی کہ) پانچ سو سے زائد افراد آ چکے ہیں اور بہت ساروں نے اسلام کی تعلیم جاننے سے متعلق بہت دلچسپی دکھائی ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ بعض افراد کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ یہ باہر سے آنے والے مہمان نہیں ہیں بلکہ ہماری جماعت کے ہی ممبر ہیں۔

ایک خاتون اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ مجھے آپ کے امام کو دیکھ کر اور اُن کا خطاب سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی، عیسائیت کے بارے میں نہایت کشادہ دلی رکھتے ہیں اور Love for all, Hatred for none کا نعرہ ہم نے بہت بار سنا ہے۔اور پھر یہ کہتی ہیں کہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں جو ہمیں جوڑتی ہیں نہ کہ جدا کرتی ہیں۔ مذاہب کے بارے میں انسان کے لئے غور کرنا لازمی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ ایک دوسرے میں اتنا فرق اور اختلاف موجود نہیں ہے۔ایک دوست نے اظہار کیا کہ جو پیغام خلیفہ نے پہلے دیا تھا وہ یہ تھا کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے اور یہ ایک نہایت ضروری پیغام ہے جس کی آپ کے امام جماعت بار بار وضاحت فرما رہے ہیں (یہ پہلے بھی شامل ہو چکے ہیں فنکشن میں)۔

پھر ایک دوست نے کہا کہ مجھے بہت اچھا محسوس ہوا ہے کہ یہاں محبت اور پیار کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ مَیں خود تو فعّال پروٹسٹنٹ عیسائی ہوں اور ہمارے لئے بھی جدید عہد ناموں میں لفظ محبت نہایت اہم ہے لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس لفظ کو چرچ میں اتنی بار سنا ہو۔اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں اتنا علم تو نہیں تھا لیکن جو محبت مجھے یہاں ملی ہے یہ ہر جگہ نہیں ملتی۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو سب کو معلوم ہے اور مجھے اس کو چھپانے کی ضرورت بھی نہیں کہ اسلام کے بارے میں جرمنی میں لوگوں کو بہت سے تعصّبات ہیں اور میڈیا کی وجہ سے غلط تصویر دکھائی جاتی ہے۔ اکثر مسلمانوں کو ذاتی طور پر جانتے ہی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہر اس جگہ پر جہاں ذاتی تعلق قائم ہو جائیں وہاں معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل بات کیا ہے؟

اسی طرح ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے بھی میرے انٹرویو لئے جس میں اسلام کی حقیقی تعلیم اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ضرورت اور مساجد میں کردار کے بارے میں سوال کئے گئے۔اور اس طرح تقریباً مجموعی طور پر تیس اخبارات، تین ریڈیو سٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے ان فنکشنز کو کوریج دی۔ جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ جرمنی کے دوسرے چینلز زیڈ ایف (ZF)، زیڈ ٹی ایف (ZTF) نے فلڈا کی مسجد کی سنگِ بنیاد کی تقریب کے متعلق 27رجون کو تقریباً تین منٹ کی خبر نشر کی اور اُس میں مجھے مسجد کی بنیاد رکھتے ہوئے بھی دکھایا گیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔

پرنٹ میڈیا کے ذریعہ، اخبارات کے ذریعہ مجموعی طور پر بارہ لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔اور نیشنل ٹی وی پر کوریج کے ذریعہ پورے جرمنی میں میری تصویر کے ساتھ جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔ انٹرنیشنل سیٹ تھری (International SAT 3) جو کہ جرمنی اور آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کا مشترکہ چینل ہے، اس ٹی وی پر جلسہ کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔اس طرح ٹی وی کے ذریعہ تین ممالک میں جماعت کا پیغام پہنچا ہے جس کی کم از کم جرمنی کی جماعت کو توقع نہیں تھی۔

اخبار Main-Taunus-Kurier نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں کہا۔ یہ جگہ جس کو ہم نے اب مسجد میں کنورٹ (convert) کیا ہے یہ پہلے ایک مارکیٹ تھی کہ جہاں بہت ساری چیزیں پیسوں کے عوض دی جاتی تھیں جو کہ جسمانی ضروریات کے لئے ہوتی تھی، مسجد میں بھی کچھ ہوتا ہے، خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن مفت چیز ملتی ہے اور وہاں روحانی چیز ملتی ہے۔ یہ اخبار خبر لگا رہا ہے۔اور پھر چندوں کے بارے میں بتایا۔ وہاں جماعت کو جرمنی میں سرکاری طور پر وہ سٹیٹس (Status) مل گیا ہے کہ اب جماعت وہاں اپنے سکول بھی کھول سکتی ہے بلکہ اور دوسرے پروگرام کر سکتی ہے بلکہ چرچ کی طرح ایک حد تک ٹیکس کی طرز کا ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔ اُس پر میں نے اُنہیں کہا تھا کہ جماعت چندے دیتی ہے اور خوشی سے دیتی ہے اور یہ مسجد بھی قربانی کر کے جماعت نے بنائی ہے اس لئے ہمیں کسی ٹیکس کی ضرورت نہیں، نہ اس بنیاد پر گورنمنٹ سے کسی مدد کی ضرورت ہے، نہ لوگوں سے زبردستی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خود قربانیاں دے کر جماعت کے لئے خرچ کرتے ہیں، مساجد کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

خلافت اور جماعت کا جو تعلق ہے یہ غیروں کو بھی بہت زیادہ نظر آتا ہے۔ایک مہمان لکھتے ہیں کہ احمدی اپنے خلیفہ سے جو محبت کرتے ہیں اُس کی مثال دنیا کے تعلقات میں نہیں ملتی۔ احمدیوں کا اپنے خلیفہ کا قریب سے دیدار ایک ناقابلِ فراموش (بات) ہے اور اسی طرح خلافت کا جماعت سے اور جماعت کا خلافت سے جو یہ تعلق ہے، یہ غیر بھی اب محسوس کر رہے ہیں۔اور بہت سارے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا۔

بعض چیزیں اکثر کی مشترک ہیں۔ایک ہی طرح کی باتیں ہیں۔بعض اظہار ہیں، جذبات ہیں، اُن کو مَیں چھوڑتا ہوں۔ پھر جب مَیں نے اُن کو یہ کہا کہ ہمیں جماعت کی اور اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر مذہب کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور یہی ہماری تعلیم ہے اور یہ مسجد اس مقصد کو پورا کرنے والی ہو گی تو اس کو اخباروں نے بہت زیادہ ہائی لائٹ (Highlight) کیا۔اور درجنوں کے حساب سے انہوں نے جو انٹرنیٹ اپنے پر ویب سائٹس ہیں اُن میں بھی مساجد کی تصاویر دیں اور اس پر عام ہیں۔ یہ تو مساجد کے ذریعہ سے اس بہت سارے علاقے میں تبلیغ ہوئی۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ذریعہ کی جو رپورٹ ہے وہ یہ ہے کہ اس سال فرانس اور بیلجیم سے آنے والے نو مبائعین اور زیرِ تبلیغ دوستوں کے علاوہ مالٹا، اسٹونیا، آئس لینڈ، لیتھوینیا، ہنگری، لیٹویہ، رشیا، تاجکستان، قرغزستان، کوسوو، البانیا، بلغاریہ اور میسی ڈونیا سے بھی وفود آئے تھے اور ان میں غیر مسلم دوست بھی شامل تھے، جو جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ بھی شامل تھے، زیرِ تبلیغ بھی شامل تھے، احمدی بھی شامل تھے۔ بلغاریہ کا ایک بہت بڑا وفد تھا جو اسّی (80) افراد پر مشتمل تھا۔ میسی ڈونیا سے ترپن (53) افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں پندرہ عیسائی تھے، دس غیر احمدی تھے اور بائیس احمدی تھے۔اور یہ لوگ ہزاروں میل سفر کر کے آئے تھے اور ہر ایک کا یہی تأثر تھا کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے ہم بے حد متأثر ہوئے ہیں اور احمدیوں نے تو برملا کہا کہ جلسہ نے ہمارے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے اور غیروں کے یہ تأثرات تھے کہ ایسے نظارے ہم نے کہیں نہیں دیکھے۔

جرمنی کا جلسہ بھی یورپ اور خاص طور پر مشرقی یورپ اُن علاقوں کے لئے ایک مرکز بن گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سے مختلف ممالک کے لوگوں کا آنا جانا آسانی سے ہے اس لئے تبلیغی میدان بھی وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔جس طرح ہمیشہ ہمارے بچوں کے پانی پلانے اور خدمت کرنے کے بارے میں، بوڑھوں کی خدمت کرنے کے بارے میں، ایک نظام کے تحت ہر کام ہونے کے بارے میں تأثرات کا اکثر عموماً اظہار ہوتا ہے تو اس عمومی خیال کا ہر ایک نے وہاں اظہار کیا۔ بلکہ بعضوں نے تو کہا کہ ہمارے لئے تو یہ معجزہ ہے۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک تراجہ ایمیلیجا (Traja Emilija) صاحبہ عیسائی خاتون ہیں، وہاں انگریزی کی پروفیسر ہیں۔انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں، ہر چیز ایک نظام کے تحت منظم طور پر ہو رہی تھی۔ بچوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد تک سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے جس سے نظر آیا کہ آپ کی جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔کہتی ہیں کہ یہاں آپ کے امام جماعت کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام کیا ہے۔اور اسلام کا مطلب محبت، عزت افزائی اور سب کے لئے امن ہے۔کہتی ہیں جلسہ نے ہمیں بدل کے رکھ دیا ہے اور ہم نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی ہے۔ گویا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا، عیسائیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اثر ہوتا ہے۔

میسی ڈونیا کے ایک ڈاکٹر اورہام (Orham) صاحب ہیں۔جلسہ پر وفد کے ساتھ آئے۔ کہتے ہیں کہ مَیں ڈاکٹر ہوں۔ بلقان اور مقدونیہ میں گزشتہ لڑی جانے والی تین جنگوں کے زخمیوں کی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ قومیت کے فرق کے بغیر میں نے لوگوں کی خدمت کی ہے۔اس جلسہ میں مَیں نے دیکھا کہ مختلف قوموں کے افراد میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں تھا۔ یہاں مَیں نے خلیفۂ وقت کی تقریریں سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے اپنی اصل جگہ مل گئی ہے اور یہ کہ اب مجھے اس تبدیلی سے گزرنا ہو گا اور انہوں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ جلسہ کے آخری دنوں میں انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں حج پر بھی گیا تھا، وہاں مَیں نے دیکھا کہ مسلمان کیا ہوتے ہیں۔وہاں تو مَیں نے اسلام کے خلاف سیاست ہی دیکھی ہے۔یعنی مسلمان کے قول اور فعل میں بڑا تضاد تھا اور سیاست زیادہ تھی۔ کہتے ہیں اُن کے ساتھ دل مطمئن نہیں ہو سکتا تھا۔اور جماعت جو ریفارم پیش کرتی ہے یہ بہت اچھا ہے۔ جماعت کسی کو اسلام سے نہیں نکالتی بلکہ اسلام میں اُسے مضبوط کرتی ہے۔اور کہتے ہیں اب میں نے احمدیت قبول کر لی ہے اور میرے لئے یہی صراطِ مستقیم ہے۔ کہتے ہیں کہ حیرت انگیز بات ہے، اتنا بڑا مجمع اور کوئی

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

پولیس والا نہیں۔ یہ دیکھ کر بھی حیرت ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت کو بھی تسلّی ہے کہ یہاں کوئی جھگڑا نہیں ہو گا۔ پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت نے جو بعض امور پیش کئے وہ کسی مولوی سے کبھی نہیں سنے۔ یہ سب کچھ اتنا واضح تھا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مَیں اب آپ کے ساتھ ہوں جس میں ایک خلیفہ موجود ہے۔ جب مجھے علم ہوا کہ ایک خلیفہ موجود ہیں تو مَیں سمجھا کہ مجھے راستہ مل گیا ہے کیونکہ ہمیں خلیفہ اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔

پھر میسی ڈونیا کے ایک نوجوان بائیرم ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نئے احمدی ہیں اور اس سے پہلے مسلمان تھے بلکہ ایک ایسے کٹّر مسلمان خاندان سے تھے جو مولوی طبع ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں میرے دادا غیر احمدی مولوی ہیں اور اُن کی طرف سے قبولیتِ احمدیت پر بہت مخالفت کی گئی۔ مخالفت کی وجہ سے چھ مہینے کے لئے گھر سے ان کو نکلنا پڑا لیکن یہ ثابت قدم رہے۔ بعد میں ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی اور یہاں جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک نظم پڑھنے کی بھی اجازت چاہی جو میسی ڈونیا کے لوگوں نے ہی لکھی تھی۔ تو میں نے کہا ہاں آپ پڑھیں۔ یہ نظم انہوں نے اور اُن کے ساتھ کچھ اور بچوں نے ایسے انداز میں پڑھی کہ وہاں ایک عجیب ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ایم ٹی اے والے انشاء اللہ دکھائیں گے۔ ایک تو آواز بھی اُن کی اچھی تھی، پھر وہیں کے لوکل بچے بھی بیچ میں شامل ہوئے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مدح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بارے میں ذکر تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تو تھا کہ ہمیں جلسہ پر پڑھنے کا موقع دیا جائے لیکن موقع نہیں ملا۔ تو بہرحال انہوں نے نظم پڑھ کر سنائی۔

جرمنی کی انتظامیہ کو مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اگر ایسے لوگ نظمیں پڑھنا چاہیں تو اُن کو جلسہ کے بعد میں پڑھنے کے لئے اجازت دیا کریں، بجائے اس کے کہ صرف اردو کی نظمیں پڑھی جایا کریں۔ مختلف لوگ ہوتے ہیں، مختلف قومیتیں ہوتی ہیں اُن کو اجازت ملنی چاہئے۔ لجنہ میں بھی اس دفعہ جرمن نظم پڑھنے والوں کا شکوہ ہے کہ اُن کو بہت تھوڑا موقع ملا اور آخر میں اردو نظمیں زیادہ پڑھی گئیں۔ اس لئے اُن کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

بیلجیم کے ایک مقامی دوست ہیں، یہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی باہمی اخوت، پیار و محبت اور انسانیت کی خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے دو سال سے جماعت کی تعلیم پر ریسرچ کی ہے۔ مَیں مسلمان بھی تھا لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میں نے ایک روز خواب میں اذان کی آواز سنی تو میں نے سوچا کہ مجھے نماز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ آج جب میں نے خلیفۂ وقت کا مہمانوں سے خطاب سنا (یہ جرمن مہمانوں سے انگلش میں تھا) تو اس نے میرے اندر تبدیلی پیدا کر دی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

پھر ہمارے وہاں کے ایادعودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے پہلے روز شام کو ایک گھانین زیرِ تبلیغ دوست کو صدر صاحب جماعت ایک جگہ کے لے کر آئے تو یہ پتہ لگا کہ نوجوان کا دل جماعت کی طرف سے صاف ہے بلکہ تقریباً احمدی ہیں۔ لیکن پوچھنے پر بتایا کہ بیعت ابھی نہیں کر سکتا کیونکہ بعض مشکلات ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں اُس وقت تو چلے گئے اور رات کو سونے کے لئے جب آئے تو بڑے جوش سے کہنے لگے کہ اب میں نے خلیفہ وقت کا پیغام یعنی تقریر جو جرمن مہمانوں کے سامنے تھی، وہ خطاب سن لیا ہے اب کوئی وجہ باقی نہیں رہی کہ میں احمدی نہ ہوں۔ چنانچہ ابھی بیعت کر کے آ گیا ہوں۔

ایک عیسائی دوست جلسہ میں شامل ہوئے، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ کی تقریر سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی کیونکہ انہوں نے اختصار کے ساتھ مگر نہایت وضاحت سے بیان کر دیا کہ اسلام کا نظریہ کیا ہے؟ اور اسلام کی تعلیم کیا سبق دیتی ہے؟ مَیں اپنے عیسائیوں سے بھی ایسے ہی واضح اور سیدھی بات سننا چاہتا ہوں لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ اور ہم بہت ہی کم ہیں جو بالکل واضح اور سیدھی بات کر سکتے ہیں۔

ایک خاتون نے کہا کہ مجھے یہاں آ کر نئی باتیں سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہت سی باتوں کا جن کے بارے میں مَیں سمجھتی تھی کہ مجھے علم ہے، اُن کا مجھے یہاں آ کر نئے انداز سے پتہ چلا ہے۔ اور کہتی ہیں مَیں نے خلیفہ کے خطاب سے بہت کچھ سنا اور بہت متاثر ہوئی۔ انہوں نے پیچیدہ اور مشکل موضوعات کے بارے میں بات کی۔ ایسے موضوعات کے بارے میں بیان کیا جن کے بارے میں تھیولوجیئن (Theologian) بہت سی کتابیں لکھ دیتے ہیں تا کہ ان کو سمجھا جا سکے۔ لیکن انہوں نے یہ ساری باتیں بہت ہی آسان طریق سے اور انتہائی پیارے انداز کے ساتھ بیان کر دیں اور اس کا معیار بھی ایک ہی رکھا تا کہ سب سمجھ سکیں۔ خلیفہ نے اسلام کی تعلیم اور خدا تعالیٰ کے بارے میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ہر شخص اُسے سمجھ سکتا تھا، کسی قسم کی کوئی غلط فہمی پیدا نہیں کی۔ پھر انہوں نے کہا جماعت بھی بالکل مختلف ہے۔

پھر ہمارے ایک احمدی بتاتے ہیں کہ ایک جرمن نوجوان میرے پاس اپنے احمدی دوستوں کے ہمراہ آیا اور کہنے لگا کہ میں عیسائی ہوں۔ جب اُس کے ساتھ بات چیت کا ایک سلسلہ چل نکلا تو وہ مسلمانوں کی طرح بات کرنے لگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بہت عقیدت اور احترام کے ساتھ مکمل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا۔ اور ساتھ ہی کہنے لگا کہ ابھی نماز کا وقت ہے میں وضو کر کے آیا ہوں اور خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کرنی ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ لگتا ہے کہ آپ نے شروع میں خود کو عیسائی کہا تھا لیکن جس طرح آپ باتیں کر رہے ہیں آپ مسلمان لگتے ہیں۔ کہنے لگا کہ چھ ماہ قبل احمدیت سے تعارف ہوا تھا۔ Life of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم کتاب میں نے پڑھی ہے اور اپنے پادری سے بات کی تو وہ کوئی جواب نہیں دے سکا۔ میرا دل بدل چکا تھا۔ عیسائیت تو ترک کر ہی چکا تھا، اب پوری توجہ اسلام کی طرف ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا کچھ اندازہ ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باقی روکیں بھی دور کر دے۔

لیتھوینیا سے ایک جرمن زبان کے استاد کارل ہائنس آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت متاثر ہوا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ پہلی مرتبہ جماعت کا اتنا تفصیلی اور اچھا تعارف ہوا ہے۔ جلسہ سے قبل اسلام کے بارے میں منفی خیالات تھے جو کہ مکمل طور پر بدل گئے ہیں۔ میں نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ مذاہب کے مابین بہت ساری باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً خدا کا تصور، خدا کی رحمتیں وغیرہ۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میرے ذہن میں ایک الجھن تھی کہ لوگ تالیوں کے بجائے نعرے کیوں لگا رہے ہیں؟ تالیوں سے خوشی کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس الجھن کا نہایت خوش اسلوبی سے امام جماعت نے مجھے جواب دیا، (میرے سے ان کی باتیں بھی ہوئی تھیں) اور یہ کہہ کر تسلی بخش جواب دیا کہ تالیاں خوشی کے اظہار کے لئے ضرور ہیں مگر نعروں میں خوشی کا اظہار بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی ہے۔

مارک ماؤنٹے بیلو (Mark Montebello)، یہ ایک عیسائی پادری ہیں اور یونیورسٹی آف مالٹا میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔ وہاں نقاد پادری کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں پر بھی آزادانہ رائے پیش کرتے رہتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف بھی رکھتے ہیں اور میڈیا وغیرہ پر اظہار کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب پڑھی تھی اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ”Islam's response to contemporary issues“ پڑھی تھی۔ پھر انہوں نے ”مسیح ہندوستان میں“ پڑھی۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شمولیت سے جماعت سے متعلق ہمارے مثبت تاثرات میں اضافہ ہوا ہے۔ اور اب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت امن پسند جماعت ہے۔ اور انہوں نے وہاں سے ”اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“ کی انگوٹھی بھی خریدی اور پہلے اس کے معنی پوچھے کہ کیا معنی ہیں؟ کہتے ہیں یہ تو ایسی عبارت ہے جس کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہئے۔ میرے سے ان کی ملاقات بھی ہوئی۔ پوپ کے بارے میں سوالات کرتے رہے کہ آپ نے ان سے کبھی کوئی رابطہ کیا۔ میں نے کہا ہم نے ایک دفعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی، رابطہ تو نہیں ہوا تھا لیکن بہرحال اُن کو میں نے دنیا کے امن کے بارے میں خط لکھا تھا تو باوجود اس کے کہ دستی خط اُن کو دیا گیا تھا انہوں نے اس کو acknowledge تک نہیں کیا۔ اس پر مایوسی سے بیچارے مسکرا کے رہ گئے۔

اس بارے میں ایک پرانا واقعہ بھی بتا دوں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مسجد فضل کی بنیاد رکھی تو میرا خیال ہے کہ شروع میں انہوں نے ایک وقت جب دورہ کیا تھا تو اٹلی بھی گئے تھے۔ وہاں پوپ سے رابطے کی کوشش کی گئی اور جب رابطہ کیا تو پوپ نے جواب دیا کہ میرا جو محل ہے وہ ابھی زیرِ تعمیر ہے، مرمتیں ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے۔ اخباری نمائندے، پریس والے وہاں آئے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے پوچھا کہ آپ پوپ سے ملیں گے؟ انہوں نے کہا ہاں، مَیں نے ملنے کی خواہش کی تھی اور یہ اُس کا جواب ہے۔ اخباری نمائندوں نے اسی طرح اپنے اخبار میں خبر لگا دی کہ پوپ نے امام جماعت احمدیہ کو یہ جواب دیا ہے کہ میرا محل زیرِ تعمیر ہے اس لئے ملاقات مشکل ہے۔ اور نیچے لکھ دیا کہ امید ہے احمدی خلیفہ سے ملنے سے بچنے کیلئے اُن کا محل کبھی تعمیر ہی نہیں ہوگا۔ تو بہرحال ہمارا جو کام ہے ہم نے کئے جانا ہے۔

پھر ایک احمدی ہیں اشیر علی صاحب قرغزستان سے آئے، وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے 2007ء میں بیعت کی تھی لیکن ہمارے پاس مسجد نہیں تو جماعت احمدیہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی خواہش تھی۔ وہ پہلے آ گئے تھے۔ مساجد کے افتتاح میں بھی شامل ہوتے رہے۔ یہاں آ کر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے خواہش پوری فرمائی۔

پھر قارا قل اسماعیلو صاحب ہیں، یہ بھی یہاں رہے اور اپنی احمدیت کی قبولیت پر شکر گزاری کرتے رہے۔ جلسے میں شمولیت پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے رہے۔

نائیجر کے رہنے والے ایک دوست صالح یحییٰ بیلجیم میں رہتے ہیں، جو مسلمان تھے، یہاں آئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے افریقہ میں بہت سے علماء کی تقریریں سنی ہیں لیکن وہ اثر اور فائدہ جو مجھے خلیفہ وقت کی تقریر سن کر ہوا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور میں نے اس جماعت کو بڑے قریب سے دیکھا ہے اور میں نے اس جلسہ پر احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

اسی طرح ایک مراکشی دوست جموعی توفیق صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دوسرے تقلیدی مسلمانوں کی تفاسیر بھی پڑھی ہیں اور جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر بھی پڑھی ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اصل تفاسیر وہی ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور مختلف مسائل ان کے حل ہوتے رہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے تو پورا اطمینان تھا۔ میں نے احمدیت قبول کر لی اور یہاں جلسہ پر آ کے میرے بیوی بچوں نے بھی بیعت کر لی ہے۔

نائیجر کے ایک اور دوست ہیں، یہ بھی مسلمان تھے۔ کہتے ہیں: مَیں ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ اگر کوئی نبی زندہ رہنے والا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہنے چاہئیں، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ یہاں بیلجیم آ کے

احمدیوں سے رابطہ ہوا تو میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اور پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا، انہوں نے بھی کہا کہ جماعت تو سچی لگتی ہے۔ پھر مجھے خلافت اور اُس کی برکات کا مسئلہ جلد ہی سمجھ آ گیا۔ میں اس جماعت کو پا کر جس کا ایک امام اور ایک خلیفہ ہے بہت خوش ہوا۔ کیونکہ اسلام نے تب تک ہی ترقی کی جب تک ان میں خلافت رہی۔ کہتے ہیں مجھے اس جماعت میں جو سب سے اچھی بات لگی وہ یہ ہے کہ جماعت ہمیشہ جو بات پیش کرتی ہے اُس بات کی تائید میں ہمیشہ قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتی ہے۔ پہلے بیعت نہیں کی تھی، آخری دن پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

پھر بَاخُماتُوؔ صاحب ہیں، یہ بھی قرغزستان کے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ پہلے مَیں سوچا کرتا تھا کبھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہو گی کہ نہیں۔ یہ پہلے سے احمدی تھے اور پھر جو سب کچھ میں نے دیکھا تو اب میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے۔ قرغزستان کے احمدیوں کے لئے بھی بہت دعا کریں، اُن کے بھی حالات آجکل کافی سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور یہ نام نہاد مُلّاں جنہوں نے وہاں فساد کھڑا کیا ہوا ہے اللہ ان کو یا عقل دے یا خود پکڑ کا سامان کرے۔

ایک نومبائع لبنانی ہیں، اُس نے بتایا کہ ایک دن میرا ایک تیرہ سال کا بچہ مجھے کہنے لگا کہ آپ ہر وقت ہمیں آخری زمانے کے فتنوں سے ڈراتے رہتے ہیں، یہ تو بتائیں کہ یہ آخری زمانہ کب آئے گا؟ مَیں نے جواب دیا کہ اس زمانے میں تو شاید ابھی سینکڑوں سال رہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ ہم آخری زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔ (یہ بارہ تیرہ سال کا بچہ اُن کو کہہ رہا ہے)۔ پھر بچے نے اُس کو کہا کہ آپ دجّال کے بارے میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب الخلقت شخص ہو گا، یہ بھی درست نہیں ہے، کیونکہ دجّال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد ایک قوم ہے اور ایسا دجّال ظاہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم دجال کے زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں یہ سن کر میں سخت حیران ہوا اور اُس سے پوچھا تمہیں یہ معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ تو اُس نے کہا کہ مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے کے دوران ایک دن میں نے ایم ٹی اے کی جرمن نشریات دیکھی ہیں اور اُس کے بعد مَیں مسلسل وہ دیکھتا ہوں اور یہ معلومات مجھے وہاں سے ملی ہیں۔ باپ کہتا ہے کہ چونکہ مجھے جرمن نہیں آتی تھی اس لئے مَیں اکثر اپنے بچے سے کہتا اچھا مجھے پروگرام سناؤ اور ترجمہ کر کے بتاؤ اور میری اس سے بحث ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال کہتے ہیں مجھے اس پر ایک دن بڑا غصہ آیا اور میں نے کہا خبردار جو تم نے آج کے بعد اس چینل کو دیکھا۔ لیکن باپ کہنے لگا کہ اندر ہی اندر بیٹے کی باتوں میں معقولیت دکھائی دی۔ پھر مَیں نے اپنے طور پر جماعت کے بارے میں لوگوں سے پوچھنا شروع کیا تو شکر ہے کہ اتفاق سے دو پاکستانی احمدی ان کو مل گئے۔ اور پھر مجھے اُن سے باتیں کر کے سمجھ آئی جو میرا بیٹا کہتا تھا درست تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پھر بیعت کر لی۔

بوسنیا کے ایک اور دوست ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہاں جلسہ پر آ کے تو میرے پر ایک خاص اثر ہوا ہے۔ دعا کریں کہ جب میں واپس جاؤں تو یہ اثر قائم رہے۔ اسی طرح قرغزستان کے ایک اور دوست تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں جلسہ پر مجھے عجیب نظارہ نظر آیا اور پھر انہوں نے بڑی محبت سے مجھے کہا کہ بڑے عرصے سے میں نے بیعت کی تھی اور کچھ سال پہلے میں حج کے لئے گیا تھا اور آبِ زمزم وہاں سے لے کے آیا تھا اور سوچا تھا کہ جب بھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہو گی تو دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی محبت کا اظہار کیا اور وہ پانی مجھے دیا۔

اسی طرح ایک الجزائری دوست تھے۔ انہوں نے بھی کہا کہ دو افراد ایسے تھے جو مہاجرین کو تبلیغ کر رہے تھے۔ میں نے ان کی باتوں میں امام مہدی کے آنے کی خبر سنی تو سخت برہم ہوا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ان شیاطین کے آنے سے یہاں پر موجود فرشتے چلے گئے ہیں۔ کہتے ہیں شروع شروع میں تو اُن کے ساتھ میری گفتگو تمسخرانہ تھی لیکن محسوس ہونے لگا کہ میری ہر بات اُن کے سامنے غلط ثابت ہوتی ہے جبکہ اُن کے پاس ان کے ہر دعوے کی قوی دلیل تھی۔ مجبور ہو کر مَیں نے کہا کہ میں ان کے بارے میں کسی مولوی سے رہنمائی لیتا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک معروف عربی چینل سے رابطہ کیا۔ کہتے ہیں پہلے مَیں اس چینل پر مختلف سوالات اور فتاویٰ کے لئے فون کیا کرتا تھا تو کئی بار فون کرنے کے بعد ہمیں کوئی مناسب جواب ملتا تھا۔ اب جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں فون کیا تو انہوں نے کہا کہ تم فون رکھو ہم خود تمہیں فون کرتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے ہمیں فون کر کے کہا کہ احمدی تو پکے کافر ہیں، ان سے بچ کے رہو۔ یہی نہیں بلکہ اب تقریباً ہر روز تین چار دفعہ اس چینل کی طرف سے ہمیں فون آنے لگا اور ہر بار ہمیں جماعت کے کفر کے بارے میں فتویٰ سنایا جاتا۔ کہتا ہے کہ جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے۔ لیکن مولویوں کے فتوے سنتا تو جماعت کے بارے میں شک میں پڑ جاتا۔ پھر کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی وجہ سے حق واضح ہو گیا۔ اور جلسہ پر آنے کی مجھے دعوت دی۔ یہاں جب میں نے دیکھا کہ مختلف قومیتوں کے لوگ ہیں تو میں نے سوچا کہ کیا مَیں ہی سچا ہوں، یہ سب جھوٹے ہیں۔ اس کے بعد دلی اطمینان ہوا اور بیعت کر لی۔

پھر نائیجر سے ہی ایک دوست تھے ابوزیدی صاحب۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں آنے سے قبل میں احمدی نہیں تھا لیکن جلسہ نے میری کایا پلٹ دی ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ سب کو اس جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ جماعت اُسی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا۔ اس بات پر میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں۔

بوسنیا کے ایک احمدی کہنے لگے کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے وہ ہر قسم کے گناہ اور بدکاری میں گرفتار تھے۔ لیکن یہاں جلسہ میں آ کر انہیں دلی اطمینان ہوا ہے اور اب وہ ایک پاک زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں۔ جلسہ کا یہ ماحول دیکھ کر اور خصوصاً خلیفہ وقت کی تقریریں وغیرہ سن کر، نمازیں پڑھ کر یہاں اُنہیں ایک عجیب حیرت انگیز تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔ تو بڑے درد سے انہوں نے دعا کے لئے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک رستوں پر قائم رکھے۔

ایک ترک نوجوان نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ ہیمبرگ سے روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ وہ ابھی بیعت نہیں کریں گے کیونکہ اُن کے ساتھ کچھ گھریلو مسائل ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے بعد تیسرے دن صبح تک وہ بیعت کے لئے پوری طرح تیار نہ تھے لیکن بیعت پروگرام سے پہلے وہ اُس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ بیعت کے وقت اور بعد میں بھی یہ حالت تھی کہ وہ روتے ہی جا رہے تھے اور اُن سے بات کرنی مشکل تھی۔ وہ کہتے تھے کہ بیعت کا نظارہ دیکھ کر اُن سے رہا نہیں گیا اور کسی غیبی طاقت نے اُنہیں بیعت میں شامل کیا۔

اسی طرح نائیجر کے ایک باشندے کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ میں آنے سے پہلے بیعت کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں اپنے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کتنی تڑپ ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے کتنی محبت ہے؟ تو اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ مختلف ذریعے لوگوں کی اصلاح کے لئے بناتا رہتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیعت میں سولہ قوموں کے ستاسٹھ افراد نے بیعت کی۔ اڑتالیس مرد اور انیس خواتین تھیں۔

اب مختصراً انتظامی باتیں۔ جرمنی میں جلسہ گاہ میں جو اُن کا مین ہال (Main Hall) ہے، پہلے اُسی کے اندر ایم ٹی اے کی وین کھڑی کرتے تھے اور ٹرانسلیشن کیبن وہیں ہوتے تھے۔ اس دفعہ انہوں نے باہر نکالے ہیں جس کی وجہ سے بعض ترجموں میں شور اور آواز آتی رہی، ڈسٹرب ہوتے رہے۔ تو یہ دقّت تھی۔ اُن کو نوٹ کرنی چاہئے۔ امید ہے آئندہ انشاء اللہ اُسے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح عورتوں میں بعض ٹرانسلیشنز (Translations) کی سہولت نہیں تھی۔ اس لئے عورتوں کو ٹرانسلیشن کے وقت مردوں کے ہال میں آ کر بیٹھنا پڑتا تھا۔ حالانکہ اب تو ایسا نظام ہے، اس زمانے میں ایسی سہولتیں آ چکی ہیں کہ ٹرانسلیشن کی سہولت ہر جگہ ہونی چاہئے، چلتے پھرتے بھی ہونی چاہئے بلکہ یہاں یوکے (UK) میں تو اسی طرح ہے، ہر جگہ آپ لے جا سکتے ہیں۔

پھر آواز میں اس دفعہ بہرحال بہتری تھی، لیکن ابھی بھی کچھ گونج تھی۔ اس کی وجہ سے جمعہ والے دن مجھے پوچھنا پڑا کہ آواز صحیح آ رہی ہے کہ نہیں کیونکہ مجھے اپنی آواز واپس لوٹ آتی تھی۔

تو آواز کے لحاظ سے، انتظامی لحاظ سے اور زبان کے ترجموں کے لحاظ سے یہ چند کمیاں تھیں۔ جرمنی کی جماعت کو ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار ایک سو کارکن اور تین ہزار سات سو کارکنات نے یہ کام کیا اور اُس سے پہلے وقارِ عمل بھی ہوتا رہا۔ سو سے ڈیڑھ سو خدام نے روزانہ چودہ گھنٹے وقارِ عمل کر کے جلسہ کے انتظامات کو تیار کیا۔ اور اکثر نے یہ لکھا کہ ہمیں پہلی دفعہ وقارِ عمل کر کے پتہ لگا کہ اس میں کتنا سکون اور مزہ ہے اور آئندہ انشاء اللہ ہم ضرور شامل ہوں گے۔

شعبہ ضیافت نے بھی اس سال گزشتہ سال کی نسبت بہتر انتظامات کئے۔ ایک تو کھانے کے موقع پر پانی مہیا تھا۔ یہی مَیں نے کہا تھا کہ کھانے کے وقت میں کھانے کی میزوں پر پانی موجود ہونا چاہئے بجائے اس کے کہ دُور جا کے پانی لے کر آئیں، کیونکہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں حکم ہے کہ کھاتے وقت پانی اپنے پاس رکھو۔

روٹی کی کوالٹی بھی اس دفعہ پچھلی دفعہ سے بہتر تھی۔ انتظامیہ نے بھی یہی کہا ہے اور میں نے بھی لنگر خانہ میں چکھ کے دیکھی تھی۔ لوگوں کی رائے اب سامنے آئے گی تو پتہ لگے گا کہ اُن کو اچھی لگی کہ نہیں۔ بہرحال لگتا ہے کہ اس دفعہ روٹی بہتر تھی۔ صفائی کے انتظامات بھی بہتر تھے۔ جو سکیننگ (Scanning) کے راستے تھے، اُن میں بھی انہوں نے اضافہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر انتظام تھا۔ بہرحال مَردوں نے بھی، نوجوانوں نے بھی، عورتوں نے بھی، لڑکیوں نے بھی جلسہ کے انتظامات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا اپنا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اخلاص و وفا میں ان کو بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

آج کینیڈا، بیلجیم، آئرلینڈ وغیرہ کے بھی جلسہ سالانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلسہ کی صحیح روح کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خیر و خوبی سے اُن کے بھی جلسے اختتام کو پہنچیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ یوکے (UK) کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں بھی نوجوانوں کو صحیح رنگ میں اجتماع کا جو مقصد ہے اُس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

لندن (برطانیہ) سے روانگی اور فرینکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

بیت السبوح میں سینکڑوں افراد جماعت کی طرف سے پیارے آقا کا والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط: اول)

22 جون بروز ہفتہ 2013ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی (Germany) کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا کو (جو ان دنوں لندن میں مقیم ہیں) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یاد فرمایا۔ وہاب آدم صاحب نے حاضر ہو کر شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد تین گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover بندرگاہ انگلستان کی مشہور بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔ لندن اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اس بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover کی طرف جاتے ہوئے Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یوکے)، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر و مبلغ انچارج غانا)، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)، مکرم منیر الدین شمس صاحب (ایڈیشنل وکیل التصنیف و مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، عمران ظفر صاحب (خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد چینل ٹنل (Channel Tunnel) پہنچے۔ لندن سے روانہ ہونے کے بعد اس ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی میں آگے بیٹھے اور ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

چینل ٹنل سے قریباً ایک کلومیٹر پہلے ایک پارکنگ ایریا میں رک کر یہ ڈاک مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کے سپرد کی اور یہیں سے قافلہ کے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

بعد ازاں امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

سگنل کی فنّی خرابی کے باعث تمام ٹرینیں اپنے وقت سے قریباً ایک گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ روانہ ہو رہی تھیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (Board) کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر Board ہوئیں۔ ٹرین ایک بج کر 15 منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ (Tunnel) کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصّہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کا گہرا ترین حصّہ سمندر کی تہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر 45 منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

ٹرین کے رکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 154 کلومیٹر کے فاصلہ پر بیلجیم میں برسلز سے قبل Wettern نامی قصبہ میں موٹروے کے اوپر واقع ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ اور پروگرام کے مطابق اسی جگہ ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

جماعت جرمنی کی دو گاڑیاں قافلہ کو Escort کرنے کے لئے Calais بھی پہنچی ہوئی تھیں۔ جونہی قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر نکل کر موٹروے پر آئیں تو چند کلومیٹر بعد ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں موجود ان گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔ 35 کلومیٹر کا سفر فرانس کی حدود میں طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور مزید 119 کلومیٹر طے کرنے کے بعد سوا چار بجے Wettern نامی قصبہ میں موٹروے پر واقع ریسٹورنٹ میں پہنچے۔ جہاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم فیضان احمد صاحب انچارج حفاظت خاص نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں چار بج کر 35 منٹ پر اس ریسٹورنٹ کے ایک حصّہ میں جو نماز کے لئے حاصل کیا گیا تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد ساڑھے پانچ بجے یہاں سے فرنکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی ہوئی اور ملک بیلجیم میں مزید 189 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے اور جرمنی میں مزید 265 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور جرمنی کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احبابِ جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے ایک ہی رنگ کے لباس میں ملبوس مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب پرجوش نعرے بھی بلند کر رہے تھے۔

مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر جرمنی اور مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بیت السبوح کا یہ بیرونی احاطہ دعائیہ نظموں، خیر مقدمی کلمات اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج رہا تھا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Bornheim, Eschersheim, Ginnheim, Goldstein, Griesheim, Nied, Höchst, Bad Homburg, Offenbach, Darmstadt, Friedberg, Gross Gerau, Riedstadt, Wiesbaden اور Niederhausen کی جماعتوں سے بھی آئے تھے۔

اس کے علاوہ Gießen کی جماعت سے آنے والے احباب یکصد کلومیٹر، Düsseldorf سے آنے والے 230 کلومیٹر اور Bielefeld سے آنے والے 330 کلومیٹر، Hamburg سے آنے والے احباب پانچصد کلومیٹر اور Berlin سے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے آنے والے احباب پانچصد پچاس کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے ان دو رویہ کھڑے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی میں آجکل غروب آفتاب نو بج کر 40 منٹ کے لگ بھگ ہے۔ پروگرام کے مطابق نو بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں پہنچے تھے اور جن کی تعداد ہزار کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز مغرب و عشاء پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور سجدات شکر بجا لاتے تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ لمحات ان کی زندگی میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بے صبری سے ابتلاء پیش آتا ہے۔'' (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۴۸۵)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

اگر پہلے دن سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پابندی کی جائے کہ ہم نے سچ سے کام لینا ہے اور ایسے سچ سے کام لینا ہے کہ جس میں کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو تو رشتے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم رہتے ہیں۔ ——— (خطبۂ نکاح میں اہم نصائح)

مسجد بیت الرحمن (وینکوور، کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے مختلف شہروں کے حکام کی طرف سے Proclamations۔ 18 مئی کا دن احمدیہ ڈے (Ahmadiyya Day) کے طور پر منایا گیا۔

مسجد بیت الرحمن کی افتتاحی تقریب کی ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ کے ذریعہ وسیع پیمانے پر کوریج۔

❁... حضور انور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ ❁... آپ کی شخصیت میں ایک طاقت اور جاذبیت ہے۔ ❁... آپ کی تقریر آج کی دنیا کی ضرورت ہے۔ ❁... آپ کے خطاب سے ثابت ہو گیا ہے کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ ❁... حضور انور کے خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سی نئی باتیں سیکھیں۔ ——— (مسجد بیت الرحمن کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تاثرات)

(وینکوور، کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: دوم

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18 مئی بروز ہفتہ 2013ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہو کر سات بج کر 25 منٹ پر ''مسجد بیت الرحمن'' تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 27 فیملیز کے 140 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا اور ہر ایک نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ وینکوور کی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں سسکاٹون، ونّی پیگ، ریجائنا، ٹورانٹو، مانٹریال اور کیم لوپس سے یہ فیملیز لمبے اور طویل سفر کر کے پہنچی تھیں۔ سب سے دور سے آنے والی فیملیز ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمن'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

خطبۂ نکاح اور اعلانات نکاح

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی ایک ایسا موقع ہے جو خوشی کا موقع ہے جن کے رشتے قائم ہو رہے ہوتے ہیں ان خاندانوں کے لئے اس موقع سے خوشی کا سامان پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ جو آیات تلاوت کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات فرمائے ہیں اگر ان کے مطابق عمل نہ کیا جائے تو یہی خوشی کا موقع خاندانوں کے لئے لڑکے لڑکی کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔

ہر نکاح جو ہوتا ہے یا مجھے پڑھانے کو کہا جاتا ہے تو جس طرح آجکل رشتوں کے حالات ہیں تو دل میں لڑکی کے لئے بھی پریشانی پیدا ہوتی ہے کہ خدا کرے کہ جس گھر میں یہ لڑکی جا رہی ہے وہ گھر اس کو اچھے طریقے سے قبول کرنے والا ہو۔ گو شادی لڑکے اور لڑکی کی ہے۔ بے شک لڑکا ہی لڑکی کو اچھے رنگ میں اپنے گھر میں بسانے کا پہلے ذمہ دار بنتا ہے۔ لیکن لڑکے کے ماں باپ بھی ذمہ دار ہیں۔ اسی طرح بعض ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ لڑکیاں وہ حق ادا نہیں کرتیں جو خاوند کا ہوتا ہے جو سسرال کا ہوتا ہے اور پہلے دن سے ہی ان کے مطالبے شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے دن سے ہی وہ demanding ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پھر ان کی فکر بھی پڑ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تو وہ جو بات میں نے شروع میں کہی ہے اصل چیز وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کے موقع پر یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ اتنی بار جو تقویٰ کا لفظ استعمال کیا ہے وہ اس لئے ہے کہ بار بار یہ یاد دہانی ہوتی رہے کہ سچائی سے کام لو، قولِ سدید سے کام لو۔ رشتوں کے قائم ہونے سے پہلے بھی اور جب رشتے قائم ہونے لگیں تو اس وقت لڑکے کی جو کمزوریاں خامیاں ہیں وہ لڑکی والوں اور لڑکی کو پتہ ہونی چاہئیں۔ جو لڑکی کی کمزوریاں خامیاں ہیں وہ لڑکے کو پتہ ہونی چاہئیں۔ کینیڈا میں جو لوگ یہاں پہلے سے آباد ہیں، یہاں ایسے بھی رشتے ہیں بلکہ مغربی ممالک میں بھی کئی جگہ ایسا ہوتا ہے کہ پاکستان سے جب لڑکے کو بیاہ کے لایا جاتا ہے تو وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہوتا ہے کہ گریجویشن کی ہوئی ہے، ماسٹرز کیا ہوا ہے۔ اور جب پتہ کرو تو پتہ لگتا ہے کہ معمولی تعلیم ہے اور لڑکیاں یہاں کی پڑھی لکھی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر پہلے دن سے قول سدید سے کام لیا جائے تو کم تعلیمیافتہ ہونا کوئی ایسا عیب نہیں بہ نسبت اس کے کہ لڑکا دین سے ہٹا ہوا ہو۔ یا لڑکی کا امیر ہونا یا شکل و صورت کا اچھا ہونا کوئی ایسی خوبی نہیں ہے بلکہ اس کی سب سے اچھی خوبی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ تم یہ دیکھو کہ وہ دیندار ہے کہ نہیں۔ پس اگر یہ خوبیاں دیکھی جائیں تو پھر بلا وجہ جو غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے وہ کام بھی نہ لیا جائے اور رشتے بھی نبھیں۔

پس ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر دین دیکھا جائے تو لڑکی بھی دین دیکھ کر اپنے ایسے خاوند کو تلاش کرے گی ایسے لڑکے سے رشتہ کرنا چاہے گی جو دیندار ہو اور اس کے خاندان والے بھی دیندار ہوں اور اس میں شرافت بھی ہو۔ اور لڑکا بھی اگر یہ دیکھے کہ دیندار لڑکی سے مَیں نے شادی کرنی ہے تو خاندانوں میں لڑکوں کے اندر بھی جو بعض دفعہ بعض خاندانوں میں آزادی پیدا ہو جاتی ہے، اس میں کمی آئے گی۔

اسی طرح بعض دفعہ یہ شکایت بھی آجاتی ہے اور خدام الاحمدیہ اس کی ذمہ دار ہے کہ لڑکے یہاں کے اس ماحول میں آ کر جب شادیاں کرتے ہیں اور لڑکیاں جو پاکستان سے آتی ہیں یا دوسرے ممالک سے آتی ہیں یا ایسی لڑکیاں جو اپنے آپ کو حجاب میں رکھنا چاہتی ہیں، پردہ میں رکھنا چاہتی ہیں تو بعض لڑکوں کو ان کے ساتھ بازار میں پھرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور رشتے ہونے کے بعد ان کے حجاب اتروا دیئے جاتے ہیں یا کہا جاتا ہے کہ اس ماحول کے مطابق تمہارا لباس صحیح نہیں ہے۔ اور اگر لڑکی نیک ہے، دیندار ہے تو وہاں ایک نیا سلسلہ رنجشوں کا شروع ہو جاتا ہے اور جو بعض دفعہ بڑھ کے رشتے ٹوٹنے تک نوبت آجاتی ہے۔ اسی طرح بعض لڑکیوں کے مطالبے ہوئے ہیں کہ ہماری یہ یہ ڈیمانڈ ہے جو پوری کی جائے اور اگر لڑکا پورا نہ کر رہا ہو تو وہاں رشتے ٹوٹتے ہیں۔ تو بہر حال اگر پہلے دن سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پابندی کی جائے کہ ہم نے سچ سے کام لینا ہے اور ایسے سچ سے کام لینا ہے کہ جس میں کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو تو رشتے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قائم رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رشتے قائم ہوتے ہیں اور آئندہ نسلیں بھی دین پر قائم رہنے والی اور جماعت سے وابستہ رہنے والی ہوتی ہیں۔ پس ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو اپنی ان حالتوں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے بہ نسبت اس کے کہ دنیاوی سٹیٹس (Status) یا دنیاوی کشائش کو دیکھا جائے۔ پس اگر یہ ہم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق چلیں اور دین کو مقدم رکھیں تو بہت سارے مسائل جو رشتوں میں پیدا ہو رہے ہیں جو بعد میں پھر ماں باپ کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں وہ پیدا نہ ہوں۔

اللہ کرے کہ آج یہ جو رشتے قائم ہو رہے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوں اور دین کو اپنی ہر چیز پر، اپنے ہر مطالبے پر، اور ہر دوسری خواہش پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاحوں کے اعلان کرتا ہوں۔''

اس خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ ناجیہ سلیم صاحبہ بنت مکرم سلیم احمد صاحب کا نکاح عزیزم زاہد محمود چوہدری صاحب ابن مکرم طاہر محمود چوہدری امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ تانیہ عارف گھمن صاحبہ بنت مکرم عارف محمود گھمن صاحب کا نکاح عزیزم مبارک احمد باجوہ ابن مکرم بشارت احمد باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ رضوانہ تسنیم احمد صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب کا نکاح عزیزم فرید احمد بھٹہ ابن مکرم جاوید احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ امۃ الباسط تاثیر صاحبہ بنت مکرم عبد القدوس تاثیر صاحب کا نکاح عزیزم راحیل وقاص احمد ابن مکرم مصباح الدین احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ فریحہ شریف صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب کا نکاح عزیزم عبد النور عابد ابن مکرم عبد الغفور مبشر صاحب کے ساتھ طے پایا۔ (عزیزم عبد النور عابد صاحب وقف نو ہیں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالبعلم ہیں)

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

❁❁❁

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مسجد بیت الرحمن'' کے افتتاح کا سارے ملک میں چرچا ہے۔ اور 18 مئی 2013ء بروز ہفتہ کے دن کو خاص اہمیت دی گئی ہے اور ملک کے مختلف

شہروں میں اس دن کو ''احمدیہ ڈے'' Ahmadiyya Day قرار دیا گیا ہے۔

مسجد بیت الرحمن وینکوور افتتاح کے موقع پر مختلف حکام کی

Proclamations

18 مئی 2013ء احمدیہ ڈے (Ahmadiyya Day)

مندرجہ ذیل شہروں کے میئرز اور کونسلز نے مسجد بیت الرحمن وینکوور افتتاح کے موقع پر 18 مئی 2013 کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔

1۔ ایڈمنٹن۔ البرٹا 2۔ بریڈفورڈ ویسٹ گولمبری۔ انٹاریو۔ 3۔ ولیج آف چیس۔ بی سی۔ 4۔ کیلونا۔ بی سی۔ 5۔ ہیلی فیکس۔ نووا سکوشیہ۔ 6۔ لندن۔ انٹاریو۔ 7۔ ملٹن۔ انٹاریو۔ 8۔ برنابی۔ بی سی۔ 9۔ کمبرلی۔ بی سی۔ 10۔ آرمسٹرانگ۔ بی سی۔ 11۔ نینیمو۔ بی سی۔ 12۔ برینٹ فورڈ۔ انٹاریو۔ 13۔ گرانڈ فالز ونڈسر۔ 14۔ چیس۔ بی سی۔ ان ایل۔ 15۔ سڈنی۔ بی سی۔

اس کے علاوہ چارلٹ ٹاؤن۔ پی ای آئی کی طرف سے بھی Proclamation موصول ہوئی۔

1۔ ایڈمنٹن شہر کی میئر سٹیفن مینڈل (Stephen Mandel) کی طرف سے اعلان

18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' بنانے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ایڈمنٹن شہر کی احمدیہ مسلم جماعت ہمارے معاشرہ میں بہت اچھا کردار ادا کرتی ہے۔ اور ان کے دستور العمل ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ذریعہ امن، عزت اور مفاہمت کو فروغ ملتا ہے۔

2۔ بریڈفورڈ ویسٹ گولمبری کے میئر ڈگ وائٹ (Doug White) کی طرف سے اعلان

میئر صاحب اور ان کی کونسل 18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' بنانے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت سالانہ انٹرفیتھ پروگرام کرتی ہے جہاں مقامی مذہبی راہنماؤں کو دعوت دی جاتی ہے جن کا تعلق یہودی، سکھ، ہندو، بدھ اور عیسائی مذاہب سے ہے۔ ان کے ذریعہ بین المذاہب مفاہمت کو فروغ ملتا ہے۔ نیز لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا مسرور احمد اور ان سے پہلے لیڈرز کی راہنمائی میں احمدیہ مسلم جماعت نے 15,000 مساجد، 500 اسکول اور 30 ہسپتال بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے بنائے۔ علاوہ ازیں انہوں نے جماعت کو وینکوور کی مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح پر مبارکباد دی۔

3۔ ولیج آف چیس کے کونسل کی طرف سے اعلان

انہوں نے لکھا کہ ان کے کونسل ممبر سکاٹ (Scott) کی طرف سے یہ ریزولیشن پیش ہوا کہ 18 مئی احمدیہ ڈے مقرر کر دیا جائے ولیج آف چیس میں۔ اس ریزولیشن کی تائید کونسل ممبر بیریگن (Berrigan) کی طرف سے ہوئی۔

4۔ کیلونا بی سی کے میئر والٹر گرے (Walter Gray) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت انٹرفیتھ پروگرام سالانہ منعقد کرتی ہے جن میں یہودی، سکھ، ہندو، بدھ اور عیسائی مذہبی راہنماؤں کو شامل کیا جاتا ہے۔ اور ان کا دستور العمل ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' لاکھوں احمدیوں کی زندگیوں کا حصہ ہے۔

5۔ ہیلی فیکس کے میئر مائک سیویج (Mike Savage) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے اِن ہیلی فیکس'' بنانے کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہیلی فیکس میں محبت کا پیغام دیتی ہے اور حضورِ انور کے حالیہ دورۂ کینیڈا اور وینکوور میں مسجد کے افتتاح کی خوشی میں یہ اعلان کرتے ہیں۔ نیز لکھتے ہیں کہ جماعت سالانہ انٹرفیتھ پروگرام منعقد کرتی ہے جن میں کونسل کے ممبران کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔

6۔ آرمسٹرانگ شہر کے میئر کرس پایپر (Chris Pieper) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کینیڈا اور دنیا میں اس اصول پر چلتی ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

7۔ نینے موشہر کے میئر جان رٹن (John Rutton) کی طرف سے اعلان

18 مئی 2013ء کو ''احمدیہ ڈے'' مقرر کرنے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں اس اصول پر چلتی ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

8۔ برینٹ فورڈ شہر کے کونسل کی طرف سے اعلان

18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کے انٹرفیتھ پروگراموں اور جماعت کے دستور العمل کو سراہا۔

9۔ گرینڈ فالز ونڈسر شہر کے میئر ایلن ہاکنز (Allan Hawkins) کی طرف سے اعلان

18 مئی کو ''احمدیہ ڈے'' کا اعلان کرتے ہوئے جماعت کی کاوشوں کو سراہا جن کے ذریعہ امن اور بین المذاہب مفاہمت کو فروغ ملتا ہے۔

10۔ لندن شہر کے میئر جو فونٹینا (Joe Fontana) نے بھی 18 مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا۔

11۔ ملٹن شہر کے میئر جی اے کرینٹز (G.A.Krantz) نے بھی 18 مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا۔

12۔ برنبی شہر کے میئر ڈیرک کوریگن Derek (R.Corrigan) نے بھی 18 مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا۔

13۔ چارلٹ ٹاؤن کے میئر کلفرڈ لی (Clifford Lee) اور ان کے کونسل کی طرف سے مبارک باد۔

''میئر اور کونسل جماعت کو وینکوور میں مسجد کے افتتاح پر مبارک باد دیتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ سال 2013ء سب کے لئے امن اور فلاح لائے۔ نیز دعوت دیتے ہیں کہ ان کے شہر کا Visit کیا جائے۔''

''احمدیہ ڈے'' قرار دینے کے علاوہ ملک کے مختلف شہروں کے سرکردہ حکام کی طرف سے مسجد کے افتتاح کے موقع پر مبارکباد کے خطوط بھی ملے ہیں:

مسجد بیت الرحمن کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا کے درج ذیل سرکردہ حکام کی طرف سے مبارکباد کے خطوط ملے۔ جن میں نیشنل ممبرانِ پارلیمنٹ، صوبائی ممبرانِ پارلیمنٹ، میئرز اور کونسلرز اور دیگر حکام شامل ہیں۔

نیشنل ممبرانِ پارلیمنٹ

1۔ کائل سیبیک۔ ایم پی بریمپٹن ویسٹ۔ انٹاریو۔

2۔ جوڈی سگرو۔ ایم پی یارک ویسٹ ٹورانٹو۔ انٹاریو۔

3۔ جسٹن پی جے ٹروڈو۔ ایم پی۔ مانٹریال۔ قیوبیک۔

صوبائی ممبرانِ پارلیمنٹ

1۔ وک ڈھلن۔ ایم پی پی بریمپٹن ویسٹ۔ انٹاریو۔

2۔ لنڈا جیفری۔ ایم پی پی۔ بریمپٹن سپرنگڈیل۔ انٹاریو۔

3۔ سوو انگ۔ ایم پی پی۔ سکاربورو ایجن کورٹ۔ انٹاریو۔

4۔ ڈاکٹر ہیلینہ جیک زیک۔ ایم پی پی اوک ریجز ماکھم۔ انٹاریو۔

5۔ لوریل بروٹن۔ ایم پی پی ایٹوبیکوک لیک شور۔ انٹاریو۔

دیگر حکام

1۔ دیپک اوبھرائے۔ ForeignAffairs کے منسٹر کے پارلیمانی سیکرٹری۔

2۔ باربرا دیجاردنز۔ میئر Township of Esquimalt۔ بی سی۔

3۔ شیلا سکولز۔ Legislative Services Manager۔ ڈسٹرک ویسٹ وینکوور۔ بی سی۔

4۔ ایلی سن کے۔ سیکرٹری۔ ٹیرس۔ بی سی۔

5۔ ایلی سن بروک فیلڈ۔ Executive Assistant to Mayor Mussatto۔ نارتھ وینکوور۔ بی سی۔

1۔ بریمپٹن ویسٹ کے ایم۔ پی کائل سی بیک Kyle (Seeback) نے اپنے پیغام میں لکھا:

مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد ایک خوبصورت عبادتگاہ ثابت ہوگی اور اتحاد اور علم پھیلانے کا ذریعہ بنے گی۔

2۔ اٹوبیکوک، لیک شور کی ایم۔ پی۔ پی لورل بروٹن (Laurel Broten) نے لکھا:

مسجد بیت الرحمن اتحاد اور تعلیم کے فروغ کا عظیم الشان نشان ہے۔ یہ مسجد صرف عبادت اور روحانیت بڑھانے کا ہی ذریعہ نہیں ہوگی بلکہ احمدیہ جماعت کا اپنے مذہب سے لگاؤ اور کینیڈا سے وفاداری کا نشان ہوگی۔

3۔ یورک ویسٹ ٹورانٹو کی ایم۔ پی جوڈی سگرو (Judy A. Sgro) نے لکھا:

یہ صرف ایک عمارت نہیں بلکہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں انسان اپنے خدا کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق بڑھا سکتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس جماعت کو مبارک باد دینی چاہیے کہ انہوں نے اپنی کمیونٹی کی اچھی خدمت کی ہے۔

4۔ لبرل پارٹی کے راہنما جسٹن ٹروڈو ایم۔ پی (Justin P.J. Trudeau) نے لکھا:

یہ بات میرے لئے بہت باعث عزت ہے کہ میں آپ کو اس مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔ یہ مسجد کمیونٹی میں صرف ایک عمارت کا ہی اضافہ نہیں کرتی بلکہ لوگوں کو اکٹھا کرنے اور ملنساری کا ذریعہ بھی ہے۔

5۔ منسٹری آف فارن افیرز کے پارلیمانی سیکرٹری دیپک اوبرائے (Deepak Obhrai) نے لکھا:

ہم اس بات پر بہت عزت محسوس کرتے ہیں کہ احمدیوں نے ہمارے ملک اور کمیونٹیز میں بہت اچھا کردار ادا کیا ہے۔ اس مسجد کا افتتاح کینیڈینز کے لئے باہمی مفاہمت کا ذریعہ ہوگا۔

6۔ ایسکی مالٹ کی میئر باربرا دے جاردن (Barbara Desjardins) نے وینکوور میں نئی مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دی۔

7۔ ویسٹ وینکوور کی لیجس لیٹِو سروسز کی مینیجر شیلا شول (Sheila Scholes) نے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔

8۔ ٹے رس شہر کی طرف سے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی گئی۔

9۔ نورتھ وینکوور شہر کے میئر مساٹو (Mussatto) نے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔

10۔ کوکِٹ لم شہر کے میئر رچرڈ سٹوؤرٹ (Richard Stewart) نے لکھا کہ میں احمدیہ ڈے کے مقاصد کی تائید کرتا ہوں۔

11۔ چیلی ویک کے میئر شیرن گیٹز (Sharon Gaetz) نے لکھا کہ میں آپ کی جماعت کی ان کاوشوں کو سراہتا ہوں جن کے ذریعہ آپ بین المذاہب مفاہمت کو دنیا میں فروغ دیتے ہیں۔

12۔ مارکھم شہر کی طرف سے مسجد کے افتتاح پر نیک خیالات کا اظہار کیا گیا۔

13۔ ایبٹس فرڈ شہر کے میئر اور کونسل کی طرف سے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی گئی۔

14۔ ورنن شہر کی طرف سے وینکوور کی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کی گئی۔

15۔ بریمپٹن ویسٹ کے ایم۔ پی۔ پی وِک ڈِلن (Vic Dhillon) نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھا کہ مسجد نہ صرف ایسی جگہ ہے جہاں انسان خدا کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے بلکہ ایسی جگہ جہاں تعلیم، باہمی تعلقات اور کمیونٹی سپرٹ قائم کیا جاتا ہے۔

16۔ بریمپٹن سپرنگ ڈیل کی ایم۔ پی۔ پی لِنڈا جیفری (Linda Jeffery) مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتی ہوئی اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔

17۔ سکاربرو ایگن کورٹ کی ایم۔ پی۔ پی سُو وونگ (Soo Wong) مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ میں سمجھتی ہوں کہ بیت الرحمان مسجد صرف مقامی کمیونٹی کے لئے ہی نہیں بلکہ اونٹاریو کی احمدیہ جماعت کے لئے بھی عبادت، اتحاد اور تعلیم کا ذریعہ بنے گی۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

18۔ اوکریجز مارکھم کے ایم۔ پی۔ پی ڈاکٹر ہیلینا جیک زیک (Dr. Helena Jaczek) نے مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھا کہ اس مسجد کا افتتاح برٹش کولمبیا کے صوبہ کے لئے ایک امتیازی حیثیت کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وینکوور کینیڈا میں آمد اور ''مسجد بیت الرحمٰن'' کے افتتاح کی تقریب کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اس قدر وسیع پیمانہ پر Coverage ہوئی ہے کہ کینیڈا کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنی کوریج نہیں ہوئی۔ ملینز، ملینز لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن کی افتتاحی تقریب کی کوریج رپورٹ

میڈیا کوریج:

❁...CBC: نیشنل نیوز چینل، تقریباً 10 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا

❁...CTV: نیشنل نیوز چینل، تقریباً 22 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا

❁...Global: صوبائی نیوز چینل، تقریباً 6 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا

❁...Joy TV: مقامی نیوز چینل، تقریباً 30 ہزار لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا

❁...ریڈیو کینیڈا (سی بی سی۔ فرانسیسی): نیشنل نیوز چینل، تقریباً 4 لاکھ لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو دیکھا

ٹوٹل: تقریباً 47 لاکھ، 30 ہزار لوگوں نے مسجد کی افتتاحی تقریب کی کوریج کو ٹی وی خبروں کے ذریعہ دیکھا

اخبارات:

11 مختلف اخبارات نے مسجد کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں نمایاں طور پر مضامین چھاپے۔ ان اخبارات کے پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 7 لاکھ، 53 ہزار ہے۔

ریڈیو: 5

ریڈیو چینلز نے افتتاحی تقریب کو کوریج دی جن کے سننے والوں کی تعداد تقریباً 11 لاکھ تھی

میڈیا کے ذریعہ مجموعی طور پر تقریباً 66 لاکھ لوگوں تک مسجد کی افتتاحی تقریب کے بارہ میں پیغام پہنچا۔

اہم نکات: (Highlights)

1۔ تقریباً 42 لاکھ لوگوں تک افتتاحی تقریب سے پہلے پیغام پہنچایا گیا۔

2۔ تقریباً 66 لاکھ لوگوں تک میڈیا کے ذریعہ افتتاحی تقریب کے بعد پیغام پہنچا۔

3۔ CTV جو کینیڈا کا سب سے بڑا نیشنل پرائیویٹ چینل ہے اس نے مسجد کی افتتاحی تقریب کو اپنی خبروں میں برٹش کولمبیا کی سب سے بڑی اور اہم خبر کے طور پر نشر کیا۔ یہ خبر تقریباً 22 لاکھ لوگوں نے دیکھی۔

4۔ CBC جو کہ کینیڈا کا نیشنل ٹی وی چینل ہے اس کے ذریعہ تقریباً 10 لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اور Global TV کے ذریعہ تقریباً 6 لاکھ لوگوں نے live کوریج دیکھی۔

5۔ Ethnic میڈیا: 4 ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ 5 لاکھ 80 ہزار سننے والوں تک، 2 ٹی وی چینلز کے ذریعہ 4 لاکھ لوگوں تک، اور 8 اخبارات کے ذریعہ (جن میں شمالی امریکہ کا چینی زبان میں چھپنے والا سب سے بڑا اخبار بھی شامل ہے) 6 لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

وینکوور میں حضور انور کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر مختلف شخصیات کے تاثرات

❁...**ایک سکھ سیاستدان Manmeet Bhular صاحب نے کہا:** میں نے کچھ دنوں تک جنیوا (Geneva, Switzerland) میں ایک اہم تقریر کرنی ہے جس کا متن میں پہلے سے تیار کر چکا تھا۔ لیکن مَیں اب اپنی تقریر کا متن دوبارہ تیار کروں گا اور اس میں اُن باتوں کو بھی شامل کروں گا جو حضور انور نے بیان فرمائیں۔ حضور انور کے ارشادات سے میں پوری طرح اتفاق کرتا ہوں۔ میں تو ایک عام سا انسان ہوں لیکن کوئی شک نہیں کہ حضور انور ایک روحانی شخصیت ہیں۔ حضور انور کے کیلگری کے سفر کو ہم جس حد تک ممکن ہوسکا سپیشل بنائیں گے۔

❁...**شیرِ پنجاب ریڈیو کے نمائندہ Ravinder Singh نے کہا:** حضور انور کی سوچ میں صراحت پائی جاتی ہے۔ ان کے نقطۂ نظر میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ آپ کی تقریر میں جرأت دیکھنے کو ملتی ہے۔ روحانی لیڈر آپ کی طرح کا ہی ہونا چاہئے۔ آپ کی شخصیت میں ایک طاقت اور جاذبیت ہے۔

❁...**Marilyn Iafrate جو کہ Vaughan شہر کی کونسلر ہیں نے کہا:** جب بھی حضور انور کینیڈا تشریف لاتے ہیں تو کینیڈا میں ایک خاص قسم کی ہلچل اور رونق نظر آتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ بار بار کینیڈا تشریف لائیں۔ میں نے حضور کی بیان فرمودہ تمام باتوں کو سمجھا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوگئی ہے۔

❁...**John Cummins جو کہ سترہ سال تک ممبر آف پارلیمنٹ رہے اور اس وقت برٹش کولمبیا میں Conservatives پارٹی کے لیڈر ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آپ کی تقریر انتہائی مؤثر اور جامع تھی۔ مجھے فخر ہے کہ مجھے حضور انور کی تقریر سننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ کی تقریر آج کی دنیا کی ضرورت ہے۔ مجھے حضور انور کی باتوں سے اتفاق ہے کہ دنیا کی حالت کو بہتر کرنے کیلئے ہر سطح پر ہم کو تبدیلی لانی ہوگی۔

❁...**ممبر آف پارلیمنٹ Jim Karygiannis نے کہا:** حضور انور کی معیت میرے لئے ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں جب بھی خلیفہ کے ساتھ ہوتا ہوں تو اپنے آپ کو خدا کے نزدیک پاتا ہوں۔

❁...**ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro کی اہلیہ Sam Sgro نے کہا:** حضور انور ایک عظیم شخصیت ہیں۔ آپ کا خطاب بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ حضور انور نے ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنے کا درس دیا ہے اور اسی چیز کی ہمیں ضرورت ہے۔

❁...**Christian Beckter نے کہا:** مجھے حضور انور کی ایک بات بہت پسند آئی کہ حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی ہم کسی مسجد کا افتتاح کرتے ہیں تو ہم 'مذہبی آزادی' کے ایک نئے باب کو رقم کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ کے خطاب سے ثابت ہوگیا ہے کہ احمدی تشدد پسند نہیں بلکہ امن پسند لوگ ہیں۔ احمدی انسانیت کی اقدار پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔

❁...**کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (CBC) ریڈیو کے نمائندہ صحافی نے کہا:** حضور انور نے میرے تمام سوالوں کا تشفی بخش جواب دیا ہے۔ جس چیز کی مجھے تلاش تھی وہ مجھے مل گئی۔ اس پروگرام کو شام چھ بجے CBC پر کوریج دوں گا۔

❁...**ہندوستان سے تعلق رکھنے والے ایک جرنلسٹ نے کہا:** میں حضور انور کا سارا خطاب من و عن اپنی اخبار میں چھپواؤں گا۔ اس خطاب میں حیرت انگیز پیغام تھا۔

❁...**ایک لوکل بزنس مین نے کہا:** مجھے آج علم ہوا ہے کہ امن صرف عیسائیت کا ہی حصہ نہیں بلکہ امن تو ہر مذہب کا حصہ ہے۔ میں نے جو بات آج یہاں سیکھی ہے وہ لازماً اپنے بچوں کو سکھاؤں گا۔

❁...**مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان دوست نے کہا:** حضور انور امن کے پیغام کو فروغ دے رہے ہیں۔ امید ہے میڈیا کے ذریعہ اسلام کے متعلق شدت پسندی کی بجائے امن کا پیغام پھیلے گا۔ میں خود بھی مسلمان ہوں لیکن حضور انور کے خطاب کے ذریعہ میں نے اسلام کے متعلق بہت سے نئی باتیں سیکھیں۔

❁...**ایک مہمان خاتون Marilyn Clayton نے کہا:** حضور انور کا محبت سے بھرا ہوا پیغام میرے دل کو چھوا ہے۔ حضور انور کی یہ بات کہ کسی بھی شخص کو احمدیہ کمیونٹی سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے میرے دل کو بہت اچھی لگی۔ حضور انور کا پیغام سن کر بہت لطف حاصل ہوا۔

❁...**ایک مہمان Rob Harry نے کہا:** حضور انور کا خطاب نہایت عمدہ تھا۔ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے آج یہ خطاب سننے کا موقع ملا۔

❁...**ایک مہمان نے کہا:** حضور انور کا خطاب نہایت پُرفکر تھا۔ خطاب میں وسیع پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ ایک عام آدمی کے ڈر کو حضور انور نے اپنے خطاب میں مخاطب کیا۔ حضور انور کا خطاب انتہائی واضح تھا اور اس میں قابلِ تحسین دوراندیشی تھی۔

❁...**ایک دوست GurnanJohar نے کہا:** حضور انور کے خطاب سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ اپنے احساسات کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ موجود نہیں۔ میری زندگی کی بہترین تقاریب میں سے یہ تقریب تھی۔

❁...**Sukh Johal صاحب نے کہا:** حضور انور کی برٹش کولمبیا میں آمد، برٹش کولمبیا کیلئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ آپ کا توحید کا پیغام تمام دنیا کے لئے اپنے اندر اہم معانی رکھتا ہے۔

❁...**ایک آرکیٹیکٹ Tom Cobin نے کہا:** وینکوور کی مسجد چمک رہی ہے۔ میں خود ایک آرکیٹیکٹ ہوں اس لئے اس مسجد کی خوبصورتی کو سراہتا ہوں۔ احمدیوں سے مل کر بہت اچھا محسوس ہوا۔ میں جماعت احمدیہ کی مکمل طور پر حمایت کرتا ہوں۔

❁...**یو۔ایس۔اے سے تعلق رکھنے والے ایک بوسنین مسلمان دوست نے کہا:** یہ میری زندگی میں کسی روحانی رہنما سے ملنے کا پہلا موقع تھا۔ اور آج کا دن میں کبھی نہیں بھول پاؤں گا۔

❁...**ایک دوست نے کہا:** حضور انور کی باتیں شعور سے بھری ہیں۔ آپ نے جو محبت کا پیغام دیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ مجھے فخر ہے کہ حضور انور برٹش کولمبیا تشریف لائے ہیں۔

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

10 Offices Across India
Study Abroad
بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD : Naved Saigal
Website : www.prosperoverseas.com
Email : info@prosperoverseas.com
National helpline : 9885560884

❁......جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کا اختتامی اجلاس۔❁......جامعہ احمدیہ کینیڈا کی دوسری سالانہ کانووکیشن۔❁......شاہد مبلغین اور حفّاظ قرآن کریم میں اسناد کی تقسیم۔❁......کینیڈا کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی نمایاں کارکردگی والی مجالس میں علم انعامی و اسناد کی تقسیم۔❁......تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں گولڈ میڈلز و اسناد کی تقسیم۔

جلسہ سالانہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب اور احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح۔

❁......تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و انعامات۔❁......تقریب بیعت، یونیورسٹیز، کالجز اور سکول کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست۔❁......طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب میں حضور انور کی پُرشفقت رہنمائی اور اہم نصائح۔❁......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19رمئی بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کا اختتامی اجلاس

آج جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے بارہ بجے ہونا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے بارہ بجے روانہ ہو کر بارہ بج کر 25 منٹ پر مسجد بیت الرحمن پہنچے اور اُس ہال میں تشریف لے آئے جہاں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ عطاء العلیم صدیقی صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیز احمد صاحب اور اردو ترجمہ نعیم احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم صباحت علی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔ بعد ازاں اس نظم کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کی دوسری سالانہ کانووکیشن

اس کے بعد پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ کینیڈا کی دوسری سالانہ کانووکیشن ہوئی۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2013ء میں جامعہ احمدیہ کینیڈا سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے آٹھ مبلغین کرام کو اپنے دست مبارک سے سندات عطا فرمائیں۔ نیز اس موقع پر مدرسۃ الحفظ سے قرآن کریم حفظ کرنے والے تین حفاظ کو بھی اپنے دستِ مبارک سے سندات عطا فرمائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کا ایڈریس

کانووکیشن کی اس تقریب میں سب سے پہلے مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا مکرم سلیم اختر صاحب نے درج ذیل ایڈریس پیش کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

سیدی! حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدی! ہمارے لئے یہ امر نہایت خوشی کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور شکر سے سجدہ ریز ہونے کا موقع ہے کہ ہمارے آقا نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی دوسری کانووکیشن میں شمولیت کی۔ ہماری عاجزانہ درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ اِس ضمن میں ہم حضور کے تہ دل سے ممنون ہیں۔

پیارے آقا! ہم پورے عجز سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ امسال جامعہ احمدیہ کینیڈا اپنے پیارے امام کی خدمت میں آٹھ مبلغین سلسلہ کا شیریں ثمر پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کیلئے اب تک 48 مبلغین سلسلہ اس عظیم الشان جہاد میں پیش کر چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ مزید برآں حضور انور کی ہدایت پر ستمبر 2011ء میں جامعہ احمدیہ میں حفظ القرآن سکول کا بھی اجراء کیا گیا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں یہ بھی ایک نادر اور اچھوتا موقع ہے کہ اس سیکشن سے بھی تین حفاظ حضور انور سے اپنی سندات وصول کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ۔ پچھلے چند سالوں سے جامعہ کے طلباء کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی تھی جس کی وجہ سے قدرتی طور پر دل فکر مند تھا تاہم حضور انور نے اس سال کے شروع میں اپنے 18 جنوری 2013ء کے فرمودہ خطبہ جمعہ میں اور امور کے علاوہ جامعہ میں داخلے اور واقفینِ نو کے مبلغ بننے کی اہمیت پر والدین اور واقفینِ نَو بچوں کو نصیحت فرمائی جس سے خصوصی فائدہ پہنچا ہے۔ گو ابھی تعداد اتنی زیادہ تو نہیں ہوئی تاہم پچھلے سال کی نسبت اس سال نمایاں فرق پڑا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ میلان (trend) ہر سال ترقی پذیر ہوگا۔ انشاء اللہ۔ حضور انور کی آواز پر لبیک کہنے کا جو نمونہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے پیش کیا ہے وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ انہیں اپنے امام سے کس قدر والہانہ پیار ہے اور وہ کس قدر جذبۂ اطاعت سے مخمور ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

آخر میں نہایت عاجزی سے اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کرتا ہے کہ حضور انور ان آٹھ نئے مبلغین سلسلہ کو اور تین حفاظ کرام کو جن میں سے دو نے ایک سال اور آٹھ ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا ہے ان سب کو اپنے دستِ مبارک سے سندات عطا فرمائیں۔

شاہد مبلغین و حفّاظ میں تقسیم اسناد

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل آٹھ مبلغین و مربیان کرام کو سندات عطا فرمائیں۔

1۔مکرم عطاء الغالب صاحب 2۔مکرم ظافر احمد صاحب 3۔مکرم حنان احمد سوبھی صاحب 4۔مکرم عمران الحق بھٹی صاحب 5۔مکرم فرحان احمد حمزہ قریشی صاحب 6۔مکرم طارق عظیم صاحب 7۔مکرم سید ودود احمد جنود صاحب 8۔مکرم طلحہ علی صاحب

نیز درج ذیل تین حفاظ کرام کو بھی اسناد عطا فرمائیں:

1۔عدنان احمد 2۔طلحہ افضال باجوہ 3۔سجیل احمد

مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا میں تقسیم اسناد و علمِ انعامی

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مجلس انصار اللہ کینیڈا کی کارکردگی کے لحاظ سے پہلی تین بہترین مجالس کو سرٹیفکیٹ اور علم انعامی دیئے جانے کی تقریب ہوئی۔ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس پیس ویلج ساؤتھ نے تیسری اور مجلس Weston Islington نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ حضور انور نے ان دونوں مجالس کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جبکہ مجلس انصار اللہ ایڈمنٹن (Edminton) کو اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر علم انعامی عطا فرمایا۔

ریجن وائز کارکردگی کے لحاظ سے درج ذیل تین ریجنز نے پہلی تین پوزیشنز حاصل کیں۔ GTA Centre نے پہلی پوزیشن، برٹش کولمبیا نے دوسری پوزیشن اور ریجن Peel North نے تیسری پوزیشنز حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تینوں ریجن کے ناظمین کو بھی سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی، کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں کام کرنے والی مجالس کو سندات خوشنودی اور علمِ انعامی عطا کئے جانے کی تقریب ہوئی۔

کارکردگی کے لحاظ سے مجلس سرے ویسٹ (Surrey West) نے تیسری اور مجلس Weston North West نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ حضور انور نے ان دونوں مجالس کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جب کہ مجلس Weston South کو پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر علم انعامی عطا فرمایا۔

ریجن وائز کارکردگی کے لحاظ سے اوّل ریجن Prairie، دوم GTA Centre اور سوم ریجن برٹش کولمبیا رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تینوں ریجنز کے قائدین کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا کی نمایاں کارکردگی دکھانے والی مجالس کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور علم انعامی عطا فرمایا۔ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ ویسٹن ساؤتھ نے تیسری اور مجلس ویسٹن نارتھ ویسٹ نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ حضور انور نے ان دونوں مجالس کے قائدین کو سندات عطا فرمائیں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مالٹن (Malton) کو پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر علمِ انعامی عطا فرمایا۔

ریجن وائز کارکردگی کے لحاظ سے مجلس Prairie نے پہلی مجلس GTA Center نے دوسری اور مجلس Peel North نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ حضور انور نے ان مجالس کے ریجنل قائدین کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔

تعلیمی اسناد و گولڈ میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو گولڈ میڈل اور اسناد عطا فرمانے کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے درج ذیل طلباء کو میڈل پہنائے اور اسناد عطا فرمائیں۔

POSTGRADUATES

1۔وحید احمد ماسٹر ڈگری آف انجینئرنگ 2۔ایاز وڑائچ پوسٹ گریجوایٹ ڈگری ایجوکیشن میں 3۔احسن فراز ہادی پوسٹ گریجوایٹ ڈگری ایجوکیشن میں 4۔ذکریا مرزا پوسٹ گریجوایٹ ڈگری فنانس اور اکاؤنٹنگ میں 5۔کاشف اعوان پوسٹ گریجوایٹ ڈگری 6۔ثاقب اعوان پوسٹ گریجوایٹ ڈگری۔ 7۔محمد خان پوسٹ گریجوایٹ ڈگری 8۔ خالد محمود جٹ پوسٹ گریجوایٹ ڈگری۔

UNDERGRADUATES کے تحت درج ذیل طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے ایوارڈز حاصل کئے:

1۔طٰہ باجوہ آرٹس میں ڈگری حاصل کی۔ 2۔سدرا عابد Alexander ایجوکیشن میں ڈگری حاصل کی۔ 3۔طاہر

چوہدری 4۔ظفر اقبال 5۔عدنان حمید۔

کالج سے ڈپلومہ حاصل کرنے والے طلباء

1۔اعزاز نوید کالج ڈپلومہ 2۔شیراز شفیق کالج ڈپلومہ۔

Graduating From High School with Distinction (Grade 12 Graduates)

1۔وقار احمد 95.3 فیصد نمبر حاصل کئے۔2۔جری اللہ قدرت 92.1 فیصد نمبر حاصل کئے۔3۔مرزا شہر یار احمد 92 فیصد نمبر حاصل کئے۔4۔سید انصر داؤد 91.8 فیصد نمبر حاصل کئے۔5۔عاقب محمود 91.8 فیصد نمبر حاصل کئے۔6۔نمیر خان 91.8 فیصد نمبر حاصل کئے۔7۔ولید بھٹی 90 فیصد نمبر حاصل کئے۔8۔ثاقب محمود 89.2 فیصد نمبر حاصل کئے۔9۔سرمد نوید احمد 87.01 فیصد نمبر حاصل کئے۔10۔شہمیر احمد 86 فیصد نمبر حاصل کئے۔11۔وقاص خورشید 84.7 فیصد نمبر حاصل کئے۔12۔راحیل ناصر 83.8 فیصد نمبر حاصل کئے۔13۔عثمان حمید 83.5 فیصد نمبر حاصل کئے۔14۔محمد طہ سعید 83.1 فیصد نمبر حاصل کئے۔15۔مبارز ملک 82.6 فیصد نمبر حاصل کئے۔16۔قاصد اقبال 82.2 فیصد نمبر حاصلکئے۔17۔وجیہ شیخ 82 فیصد نمبر حاصل کئے۔18۔فصیح الدین ملک 81.8 فیصد نمبر حاصل کئے۔19۔اسی طرح داؤد احمد 20۔عثمان خان 21۔Aasil Chatha۔22۔اور عثمان طاہر نے بھی اعلیٰ نمبروں میں گریڈ 12 میں کامیابی حاصل کی۔

طلباء کو ایوارڈ دیئے جانے کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر پانچ منٹ پر اپنا اختتامی خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا سے اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الفرقان کی آیات 72 تا 74 کی تلاوت فرمائی اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔

اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ایک احمدی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا فرد ہونے کا اور آپ کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس سوچ کے ساتھ کرتا ہے کہ اب میں اپنی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ سوچ ہونی چاہئے جو ایک احمدی کو حقیقی احمدی بنانے والی ہے۔ اگر یہ نہیں تو احمدی ہونے کا دعویٰ بے معنی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور ایک حقیقی عبدِ رحمن بنانا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بنانا تھا۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچ پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ترقی کر رہے ہیں۔ اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہمارے لئے فکر کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک احمدی کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کی نصائح میں سے چند نصائح میں نے لی ہیں جواب میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ہر ایک کو جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کس حد تک ان نصائح پر، ان باتوں پر پورا اتر رہے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے اور فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کرے، ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم وہ معیاری احمدی بننے والے ہوں جن کی نصائح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہیں، جو آپ ہمیں بنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ آنے والا ہر احمدی اپنے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلسوں کا مقصد بھی تھا۔ اس کے بعد ہم دعا کریں گے۔ اب میرے ساتھ دعا کرلیں۔ (دعا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دو بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

❁❁❁

جلسہ سالانہ کے اس اختتامی اجلاس کی حاضری تین ہزار پانچ صد پچاس سے زائد تھی۔ اس میں کینیڈا کی تمام جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی درج ذیل بارہ جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت اور فیملیز بھی شامل تھیں:

ہیوسٹن، آسٹن، سیاٹل، بروک لین، سلیکان ویلی، نیو یارک، نیوجرسی، پورٹ لینڈ، لاس اینجلیز، ڈیلس، ورجینیا، واشنگٹن۔

ہیوسٹن اور آسٹن اور ڈیلس سے آنے والے احباب دو ہزار میل کا سفر طے کر کے آئے تھے جب کہ بروک لین، نیو یارک، نیوجرسی، ورجینیا اور واشنگٹن سے آنے والے احباب تین ہزار میل کا سفر طے کر کے مسجد کے افتتاح اور جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچے تھے۔

دعا کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء نے بڑے پُر جوش طریق سے درج ذیل نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

سنو ساعت وصلِ یار آ گئی ہے
چمن میں ہمارے بہار آ گئی ہے
یہ مسجد یہ مینار اور یہ دیوانے
ہر اک کے لبوں پہ ہیں کھلتے ترانے
کہ آئے ہیں آقا گلے سے لگانے
اندھیروں میں نورانی شمعیں جلانے
اٹھو صبح دیوانہ وار آ گئی ہے
چمن میں ہمارے بہار آ گئی ہے

....

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے

....

حبّذا مسرور احمد یا امیرالمؤمنین
یا انیس الخلق یا مثویٰ قلوب العاشقین

....

بُشریٰ لکم یا معشرالاخوانِ
طُوبیٰ لکم یا مجمع الخلّانِ

اور نظم:

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الّااللہ
ہے درد دل کی دوا لا الٰہ الّااللہ

کورس کی صورت میں خوش الحانی سے پڑھی گئی۔

آخر پر طلباء نے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ خواتین نے بلند آواز سے نعرے لگاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و انعامات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو گولڈ میڈل اور اسناد عطا فرمانے کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا نے درج ذیل طالبات کو میڈل پہنائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ان طالبات کو اسناد عطا فرمائیں۔

PROFESSIONAL

1۔ماریہ احمد۔(Ph.D. کیمیکل انجینئرنگ)۔2۔قانتہ عائشہ۔(فیملی میڈیسن)

POSTGRADUATES DEGREE

1۔عائشہ میاں۔(ماسٹرز آف ایجوکیشن)۔2۔عدیلہ منیر۔(ماسٹرز اِن ٹیچنگ)

UNDERGRADUATE DEGREE WITH DISTINCTION

1۔Birha فاروقی ڈگری۔(Environmental Sciences)۔2۔لبیبہ مجید ڈگری۔(انگریزی اور سائیکالوجی)3۔فرحانہ عاصف ڈگری۔(انفارمیشن ٹیکنالوجی)۔4۔حُمدیٰ طاہر ڈگری۔(ٹرانسلیشن)۔5۔طاہر چوہدری ڈگری۔(سائیکالوجی)۔6۔Shalla احمد ڈگری۔(Crimilnology)۔7۔سعدیہ منور چوہدری ڈگری۔(لبرل آرٹس)۔8۔رضوانہ طاہر ڈگری۔(انٹرنیشنل سٹڈیز)۔9۔عائشہ محمود۔10۔سائرہ نرگس رانا۔11۔انعم قریشی 12۔Dimple Patel۔13۔Kaishan۔14۔Sahrish زہرہ اُپل۔15۔مریم داؤد۔16۔Hira احمد منیب

COLLEGE GRADUATES

1۔سلمانہ حنیف کالج ڈپلومہ انجینئرنگ۔2۔عدیلہ زاہد رانا کالج ڈپلومہ۔

HIGH SCHOOL'S HONOR ROLL

1۔Aan ملیحہ چوہدری(97.8 فیصد نمبر حاصل کئے)۔2۔ماہا سمیع(96.66 فیصد نمبر حاصل کئے)۔3۔نائلہ احسن خان(93.8 فیصد نمبر حاصل کئے)۔4۔مناہل صادق(92.66 فیصد نمبر حاصل کئے)۔5۔سکینہ وجاہت(92 فیصد نمبر حاصل کئے)۔6۔افشان علی(89 فیصد نمبر حاصل کئے)۔7۔Zoma کلیم(88.5 فیصد نمبر حاصل کئے)۔8۔Hina مبشر(87.5 فیصد نمبر حاصل کئے)۔9۔قانتہ نورین مرزا(85.5 فیصد نمبر حاصل کئے)۔10۔ماریہ باری(85.5 فیصد نمبر حاصل کئے)۔11۔Laraib سحرش(85.16 فیصد نمبر حاصل کئے)۔12۔مبشرہ نصرت فاروقی(83.8 فیصد نمبر حاصل کئے)۔

ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ آخر پر خواتین نے ایک دفعہ پھر پُر جوش انداز میں نعرے لگائے۔

تقریب بیعت

دو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ آج چھ افراد نے بیعت کرنے کی سعادت پائی جن میں سے پانچ مرد اور ایک خاتون تھی۔ مرد احباب نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنے ہاتھ رکھے اور یوں یہاں کی ساری جماعت نے اپنے پیارے آقا کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ بیعت کی یہ تقریب MTA کے ذریعہ Live نشر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

یونیورسٹیز، کالجز اور سکول کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے جہاں یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو عزیزم ساغر محمود باجوہ صاحب نے پیش کی۔ اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم بلال نے پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم موعود طاہر صاحب مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ کینیڈا نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کینیڈا میں تقریباً 1070 احمدی طلباء ہیں۔ جن میں 565 ہائی سکول میں پڑھ رہے ہیں۔ 277 طلباء یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں اور 228 کالج کے طلباء ہیں۔

برٹش کولمبیا میں کُل 60 طلباء ہیں۔ جن میں سے 37 کالج یا یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں اور 23 ہائی سکول میں

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ہیں۔آج کی کلاس میں 106 طلباء شامل ہیں۔جن میں سے 48 برٹش کولمبیا کے ہیں۔ یہ طلباء 18 مختلف یونیورسٹیز، 12 کالجز اور 20 ہائی سکولز کی نمائندگی کررہے ہیں۔ان طلباء میں سے 38 سائنسی علوم حاصل کررہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ 16 انجینئرنگ میں، 11 آرٹس میں اور 16 بزنس میں ہیں۔

مہتمم امورطلباء نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک 22 تعلیمی اداروں میں احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن (AMSA) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ اسی طرح چھ یونیورسٹیز میں AMSA کا قیام ہوچکا ہے۔اسی طرح کینیڈا کے مختلف تعلیمی اداروں میں پندرہ نماز سینٹرز کا قیام ہوچکا ہے۔

''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن'' طلباء کی تربیت کو فوقیت دیتی ہے اور پڑھائی کے متعلق مختلف قسم کی امداد بھی کرتی ہے۔

''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن'' نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر سات کانفرنسز کا انعقاد کیا۔اسی طرح ایک ورلڈ پیس کانفرنس منعقد کی جس میں سات صد مہمان شامل ہوئے۔اسی طرح کینیڈا کے 15 بڑے شہروں میں قرآن کریم کی اسّی ((80 نمائشیں اور بک سٹال لگائے گئے اور ہزاروں مہمانوں نے ان نمائشوں اور بک سٹال کا وزٹ کیا۔

❁......اس تعارفی ایڈریس کے بعد پروگرام کے مطابق عزیزم عتیق چٹھہ نے ''پودوں کے سیل (Cell) اور ان کی نشوونما'' کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

موصوف نے بتایا کہ سیل زندگی کا بنیادی اور اہم وجود ہے۔اس میں DNA ہوتا ہے اور DNA میں جنیٹک مادہ ہوتا ہے جو کہ تمام قسم کے جانداروں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ان کی ریسرچ ایک ایسی جین (Gene) کو ڈھونڈنے کے لئے ہے جس کے ذریعہ سے پودوں کی جڑوں کی نشوونما بہتر بنائی جاسکتی ہے۔اس جین میں تبدیلی کے ذریعہ ایسی جگہوں پر پودے اگائے جاسکتے ہیں جہاں پر ماضی میں ایسا کرنا ممکن نہیں تھا۔ایک ایسی جین ڈھونڈی جائے جس سے پودوں کی جڑوں کو اگانے اور انہیں مضبوط بنانے کا طریقہ کار بہتر کیا جاسکے۔ ہمارے خیال میں ایک ایسی جین (Gene) پودوں میں ہوسکتی ہے۔اگر ایک پودا مناسب سائز کی جڑ نہیں بنا سکتا تو وہ ٹھیک سے نہیں اُگے گا۔ہم یہ ریسرچ کررہے ہیں کہ جین کو بہتر کرکے پودوں کی لمبی جڑیں بنائی جائیں تاکہ ہم ان علاقوں میں پودے اُگا سکیں جہاں پہلے اُگانے سے قاصر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو جین (Gene) آپ نے منتخب کیا ہے وہ تو Petri Dish میں اگایا۔لیبارٹری میں اُگایا یعنی آئیڈیل کنڈیشن میں اُسے اگایا۔اب جب اس کو اگا لیا تو اس کو جب Transplant کریں گے تو اس کو Commercialize کس طرح کروگے؟ کیونکہ تقریباً 94 فیصد Mortality Rate ہے تو جہاں 94 فیصد Mortality Rate ہو اس کو کمرشلائز کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں یہ کہتے ہیں کہ جہاں Nutrients کم ہیں وہاں استعمال کریں گے۔ پاکستان میں Nutrients صرف کم نہیں زمین کی PH Value بھی کاؤنٹ کرتی ہے۔ تو یہ دیکھنا ہے کہ کیا Acidic زمین میں یا Alkaline زمین میں پودا اُگ سکتا ہے اور اس کو کیا PH Value چاہئے اور کس قسم کے Nutrients آپ کو چاہئیں اور پھر جب اُگے گا تو کون سے Nutrients اُس کے اُگنے کے لئے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پودا تو مَیں پتھر پہ بھی اُگا دیتا ہوں۔آپ کے لئے ریسرچ میں بہت آگے جانے کی گنجائش ہے۔خشک علاقوں میں جو جڑیں ہیں وہ زیادہ مضبوط اور گہری ہوتی ہیں اور درختوں کے گرنے کا چانس کم ہوتا ہے۔ جہاں کم گہری جڑیں ہیں وہاں طوفانوں اور آندھیوں سے زیادہ جلدی اکھڑ جاتے ہیں۔

حضور انور نے طالبعلم سے فرمایا کہ اپنے پروفیسر سے یہ پوچھیں کہ پودا کس قسم کا ہے؟ اس کا فائدہ بھی ہے یا نہیں؟

❁......اس کے بعد عزیزم مبرور رائے نے جو یونیورسٹی آف البرٹا میں کیمیکل انجینئرنگ کے طالبعلم ہیں "Carbon Capture and Storage" کے عنوان پر اپنی ریسرچ پیش کی۔موصوف نے Greenhouse Effect کی تفصیل بتائی اور بیان کیا کہ کاربن ڈائی اوکسائیڈ گیس کے فضا میں بڑھنے سے زیادہ گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اس بارہ میں دو مختلف ریسرچ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ اِس گیس کی مقدار فضا میں بڑھے گی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ دونوں مختلف تحقیقات ایک دوسرے سے اتفاق رکھتی ہیں اور کاربن Emissions بڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد موصوف نے Carbon Dioxide کو فضا میں کم کرنے کے لئے اس کو Reservoir میں جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا۔اس پر حضور انور نے فرمایا اس سے عام آدمی کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ یہاں مسجد میں اگر کرتے ہیں تو یہاں آپ فضا کو کیسے صاف کریں گے۔ مختلف جگہ پلانٹ لگاتے جاؤ گے؟ موٹروے پر ہائی وے پر پلانٹ لگانا پڑیں گے۔سب سے زیادہ اخراج تو کاربن ڈائی آکسائیڈ کی وہاں ہورہی ہے۔پھر انڈسٹریل جگہ میں بھی آبادی بڑھ رہی ہے۔شہروں میں تمام جگہ اپنے سلنڈروں سے بھر دوگے۔

حضور انور نے فرمایا: تیزی سے جنگلوں کو کاٹا جارہا ہے اور پاکستان جیسے ملکوں میں یا ترقی پذیر ملکوں میں جہاں کہتے ہیں کہ سب سے بہترین حل درخت ہیں۔اب پہلے راولپنڈی سے مری کی طرف نکلتے تھے تو سارا جنگل تھا اور اب وہاں سارے درخت ختم ہوگئے ہیں اور خالی پہاڑیاں رہ گئی ہیں اور وہاں کوئی زراعت بھی نہیں ہورہی۔اور اگر ان ملکوں کو درخت اگانے کی طرف زور دیا جائے۔ کہتے ہیں کہ اگر چوتھا حصہ زمین کا درختوں پر مشتمل ہوجائے تو آپ کا مسئلہ ختم ہوجاتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ البرٹا میں پلانٹ بنایا ہے جہاں کاربن ڈائی آکسائیڈ کو زیر زمین جمع کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کو اس سے کتنا فائدہ ہوگا؟ فرمایا: مزید 25 سال لگیں گے تو اس کا سارا پتہ لگ جائے گا۔

❁......بعد ازاں عزیزم یاسر محمود نے "GEO Information Science" کے عنوان پر اپنی ریسرچ پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ ان کی ریسرچ کا مقصد یہ ہے کہ سائیکل سوار کے ساتھ گاڑیوں کے حادثوں کی وجہ کیا ہے؟ گاڑیاں اور سڑک پر موجود دوسری چیزیں اس ریسرچ میں شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایکسیڈنٹ زیادہ ہونے کی وجہ یہ بھی تو ہوسکتی ہے جس طرح پاکستان میں ٹریفک سینس کی کمی ہے وہاں اگر آپ یہاں کی طرح ٹریفک قوانین پر عمل کریں تو ایکسیڈنٹ زیادہ بڑھ جائیں گے کیونکہ وہاں تو ٹریفک قوانین کے مطابق ڈرائیوروں کو چلانا ہی نہیں آتا۔ ہر ملک کی اپنی علیحدہ وجوہات ہوتی ہیں۔جس کی آپ کو ریسرچ کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے نائیجیریا میں آج سے کوئی 25 سال پہلے لیگوس (Lagos) سے کانو (Kano) تک کوئی گیارہ سو کلومیٹر سفر کیا تھا اور بڑی اچھی موٹروے تھی۔ یورپ کی موٹروے سے کہیں بہتر تھی۔لیکن مَیں نے راستہ میں سینکڑوں ایکسیڈنٹ گنے تھے۔ ان کی ڈرائیونگ اتنی خطرناک ہوتی ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا۔اس لئے اب مَیں جب گیا ہوں تو موٹروے میں کئی کئی جگہ گڑھے تھے۔ پہلے ایکسیڈنٹ اس لئے ہوتے تھے کہ اچھی موٹروے تھی۔اب ایکسیڈنٹ اس لئے ہوتے ہیں کہ ہر تھوڑے فاصلہ پر گڑھا آتا ہے اور گاڑی وہیں سے گھوم جاتی ہے۔تو ٹریفک کی سمجھ اصل چیز ہے اور تعلیم ہے اور یہ بھی ضروری ہے۔اس کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کرو۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو ایکسیڈنٹ کی وجوہات تو معلوم کرنی پڑیں گی۔ گاڑیاں چلانے والے کو بھی تو دیکھنا چاہئے۔ وہ بیچارہ جو بیٹھا ہوتا ہے اس کی ٹانگ بازو ٹوٹ جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایسے بھی ایکسیڈنٹ ہیں کہ میرے آگے ایک آئل ٹینکر کا ایکسیڈنٹ ہوا۔ بالکل الٹ گیا اور اس کو آگ لگ گئی۔اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اندر ہی جلنے لگے۔ کچھ باہر آگئے۔اس کے باہر بھی آگ لگ گئی کیونکہ آئل باہر آگیا تھا۔تین چار آدمی اِس آگ میں جل رہے تھے اور ساتھ لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔کسی نے انہیں بچانے کی بھی کوشش نہ کی۔تو اس کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کریں کہ وہاں ایمبولینس اور پولیس سروس بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے جہاں تک ایکسیڈنٹ کے ریکارڈ کا تعلق ہے تو وہ آپ کو کہیں سے بھی مل جائے گا اور وہ پہلے ہی موجود ہے۔تو اس کی وجوہات جمع کرنے کے لئے آپ کو Data پتہ کرنا پڑے گا اور ریسرچ کرنی پڑے گی۔انٹرنیٹ سے آپ کو سب کچھ مل جاتا ہے کہ اس روڈ پر اتنے ایکسیڈنٹ ہوئے لیکن وجوہات کا پتہ نہیں چلتا۔تو یہ ریسرچ میں پتہ چلے گا۔

طلباء کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال وجواب

❁......اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا۔**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے جینیٹک انجینئرنگ سے منع فرمایا ہے مگر آج کل سائنس کی تمام شاخیں اسی طرف جا رہی ہیں۔**

حضور انور نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اب تو stem cell آگیا ہے جو جنیٹک انجینئرنگ کا اگلا قدم ہے۔ یہ کام تو پھیلا کر کرنا پڑے گا۔جن کو انٹرسٹ ہے وہ اس میں کریں۔اور آپ تو باٹنی [botany] میں کررہے ہیں؟ تو باٹنی میں stem cell میں جائیں۔لیکن جو دوسرے zoology کرنے والے یا میڈیسن کرنے والے ہیں وہ Genetic Engineering، Human Stem Cells میں ریسرچ کریں تو فائدہ ہوگا۔

❁......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آج کل سکول اور سوسائٹی میں ہم جنس پرستی اور ان کے حقوق کے بارے میں کافی سوال ہوتے ہیں تو اس معاملہ میں ہمیں جماعت کے عقائد کے مطابق کیا جواب دینا چاہئے؟**

اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو بے حیائی ہے۔اصل تو یہ ہے کہ یہ قدرت کے خلاف ہے۔ یہ چیز نیچر میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام جانوروں میں ہر جگہ جو صنفِ مخالف ہے اس کے لئے کشش رکھی ہے۔ یہ تو دنیا کے اپنے خیالات ہیں۔اس کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ یہ دماغی مسئلہ ہے۔ بچپن میں ہی بعض ایسی باتیں ہوجاتی ہیں جو بچوں کی سوچ کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد بہت شاذ واقعات ایسے ہوتے ہیں۔سکولوں میں جاکر دیکھیں، وہاں کا ماحول دیکھیں، اس کا اثر ہوتا ہے۔تو ماں باپ کو بھی چاہئے کہ وہاں سے اپنے بچوں کو بچائیں اور آپ کو خود بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔قرآنِ کریم میں ایک قوم کا ذکر آتا ہے کہ ان میں ایسی باتیں تھیں۔ اور ان کو بڑی وارننگ دی۔لیکن وہ باز نہیں آئے تو ان کی تباہی بھی ہوگئی۔تو اس چیز سے بچنا ہی چاہئے۔اصل میں جو اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں وہ ایک فیصد سے بھی کم ہوتے ہیں۔لیکن جب اس کو آپ قانون کے تحت لے آتے ہیں تو وہ بے حیائی پھر عام ہوجاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی بات میں نے آپ کے موجودہ وزیر اعظم Stephen Harper صاحب سے جو پہلے وزیر اعظم تھے اُن کو کہی تھی۔ان دنوں کینیڈا میں یہ لاء (Law) پاس ہورہا تھا یا ہوگیا تھا۔ میں نے پوچھا تھا کہ تم لوگوں کے پاس data کیا ہے؟ تو ان کے پاس چندسو ایسے لوگ تھے۔میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس کو جائز قرار دے کر ہر ایک کو راستہ دے رہے ہیں۔ جو نہیں بھی ہے اس میں بھی یہ چیز پیدا ہو جائے۔اس طرح آپ نئی نسل کو خراب کر دیں گے اور قوم کو تباہی کی طرف لے جائیں گے۔اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ قومیں تباہ ہورہی ہیں۔احمدی کو تو بچنا چاہئے۔ جو نمازیں پڑھنے والا ہے، استغفار کرنے والا ہے، بچپن سے ماں باپ نے اس کی صحیح تربیت کی ہوئی ہے تو وہ بچ جاتا ہے۔لیکن بعض بچے ہوتے ہیں کہ ماں باپ کے غلط رویّے کی وجہ سے ان کی psyche ایسی بن جاتی ہے اور وہ چند ایک ہی ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی جب اس کو جائز کردیں گے تو پھر اسکولوں میں بحث ہونی شروع ہوجائے گی۔ جب بچہ جوان ہوتا ہے یا لڑکی جوان ہوتی ہے تو فیملی کی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے کہتی ہے کہ ایک Lust ہی ہے ناں؟ تو اس کے لئے ہم اپنا انتظام کر لیتے ہیں اور باقی فیملی لائف کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھ سے کسی نے سوال کیا تھا تو میں نے کہا کہ اگر اس طرح ہونے لگے تو ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان کی نسل ہی ختم ہو جائے گی۔ جب ہر جگہ ہم جنس پرستی چلنے لگ جائے یا پچاس فیصد ہوجائے تو نسل ختم ہوجائے گی یا وہ قوم تباہ ہوجائے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تباہ نہیں ہوگی تو اپنی نسلیں ختم کرکے تباہ ہوجائے گی۔بعض اس کا یہ حل پیش کردیتے ہیں کہ ہم بچہ adopt کرلیتے ہیں۔لیکن وہ بچے ان کے تو نہیں ہوئے، اپنی نسل تو آہستہ آہستہ ختم ہورہی ہے۔تو یہ کوئی حل نہیں ہے۔ یہاں بھی بعض صوبوں کے تعلیمی نظام میں ہم جنس پرستی داخل کردی ہے۔اس سے بے حیائی زیادہ پھیلے گی اور بے حیائی پھیلنے کے بعد ہی تباہی آتی ہے۔اس لئے تم لوگ اس قوم کو اگر بچا سکتے ہو تو بچاؤ۔

❁......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ ''فری میسن تجھ پر مسلّط نہیں کئے جائیں گے''۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا تھا کہ تحریکِ جدید فری میسن کے اصولوں کے عین برعکس ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ ان کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ذریعہ جنسیت اور ہم جنس پرستی کی تعلیم دیتے ہیں۔**

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس الہام کے بعد لکھا ہے کہ یہ جو ان کے پاس اتنے زیادہ اختیارات

ہیں ،تو بعید نہیں کہ بڑے بڑے بادشاہ اور امیر لوگ اس میں شامل ہوں۔ اس کی وجہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ دنیا پہ اثر ڈالتے چلے جا رہے ہیں۔ اس زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فری میسنز کے متعلق یہ کہا تھا اس وقت یو کے (UK) کا بادشاہ ایڈورڈ ہشتم تھا، اس کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ان کا ممبر تھا۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ یہ دنیا کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتے یا استعمال کرتے ہیں۔

۞......اسی طالبعلم نے سوال کیا کہ ہمارے ماحول میں جب تک تعلیم مکمل نہ ہو جائے شادی نہیں کرتے تو کیا آپ مشورہ دیتے ہیں کہ ہائی سکول میں شادی کر لی جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ جب لڑکا محسوس کرتا ہے کہ وہ شادی کے قابل ہے اور ایسے حالات ہیں تو کر لینی چاہئے۔ وہ لڑکیاں جو پڑھ رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے کالج میں جانا ہے یا یونیورسٹی میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے، ان کو مَیں کہا کرتا ہوں کہ اگر اچھا رشتہ ملتا ہے تو تم لوگ شادی کر لو اور ساتھ یہ کنڈیشن (condition) رکھ دو کہ ہم نے بعد میں پڑھائی مکمل کرنی ہے۔ اسی طرح یو کے میں بہت سارے لڑکے ایسے ہیں جن کی شادیاں بیس اکیس سال میں ہوگئی ہیں وہ پڑھائی بھی کر رہے ہیں۔ تین چار کو میں جانتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا خیال ہے آپ کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ بس پھر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ باقیوں کو encourage کریں کہ بیس سال کی عمر میں شادی کرا لیا کرو۔ اپنی مثال سامنے کھڑی کریں تا کہ آپ کو دیکھ کر ان سب اسٹوڈنٹس میں شادی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ فیملی لائف بنانی چاہئے اس سے بہت ساری برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

۞......ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے علاوہ کون سی دعا پڑھائی میں آسانیاں پیدا کر سکتی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ قرآن کریم کی دعا ہے۔ اس کے علاوہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ کی دعا ہے۔ ایک دعا رَبِّ اَرِنِیْ حَقَآئِقَ الْاَشْیَآءِ ہے۔ یہ دعائیں ہیں۔ ان کو پڑھو اور ان پر غور کرو۔

۞......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ نقاب اور پردہ کا تصور غیروں کو کس طرح سمجھایا جائے جب کہ ان کے نزدیک یہ زبردستی کی تعلیم ہے؟

اس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک عورت ایک سٹیج پر پہنچ کر کہے کہ اس کی نیچر اس کو بتا رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پردہ میں رکھے تو پھر زبردستی کس طرح ہوئی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح اور پردے کا فلسفہ کیا ہے؟ حیا [modesty] آج کی بات نہیں ہے بلکہ یہ عورت میں ہمیشہ سے ہے۔ مَیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی مثال دیتا ہوں کہ جب وہ کنویں یا پانی کے چشمہ پر گئے تو دیکھا کہ بکریاں چرانے والے اپنے ریوڑ لے کر آئے تھے اور انکو پانی پلا رہے تھے۔ دو لڑکیاں اپنی بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ ایک کنارہ پر بیٹھی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کیوں علیحدہ بیٹھی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ مرد پانی پلا لیں گے تب ہم جائیں گی۔ تو وہ ایک حجاب تھا جس کی وجہ سے وہ ان میں مکس اپ (mix up) نہیں ہونا چاہتی تھیں۔ تو یہ ان کی نیچر تھی۔ ان کو کسی نے پڑھایا نہیں تھا یا ان کی کوئی مذہبی تعلیم نہیں تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے بعد ان میں سے ایک واپس آئی۔ اس کے بارے میں قرآنِ شریف میں لکھا ہے کہ وہ حیا سے شرماتی ہوئی واپس آئی۔ اور اس نے کہا کہ میرا باپ بلا رہا ہے۔ تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ چلے گئے۔ باپ سے باتیں ہوئیں۔ اس گھر میں رہنے کے لئے بھی justify کرنا تھا کہ نوجوان آدمی کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہئے۔ باپ نے کہا کہ ایک بچی سے شادی کر لو۔ تو یہ جو حیا کا concept ہے یہ ہر جگہ موجود ہے اور اسی کو قائم رکھنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اور اس حیا کو سامنے رکھو گے تو دوسروں سے بچ کر رہو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی رہ گیا یہ کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواز ہے؟ تو جو عورت، لڑکی خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اور وہ سکارف اوڑھتی ہو اور تم اس کا نقاب by law اٹھا دو تو اس کو کس طرح justify کرو گے؟ وہاں کیوں لاء (Law) اس کو پابند کرتا ہے؟ اگر میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ اچکن پہننی ہے، یا پگڑی باندھنی ہے، تو نیا یہ لاء (Law) آجائے کہ نہیں تم پگڑی نہیں پہن سکتے تو وہ لاء (Law) کہاں سے justify ہوتا ہے؟ اس لئے جو عورت خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اس کو پردہ کرنے دو۔ حیا اس کا حصہ ہونا چاہئے۔ ایک دیندار عورت کی identity ہونی چاہئے۔ یہی اسلام کہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عورت کی اگر یہ حیا نہ ہو، پردہ نہ ہو اور mixing-up ہو تو بے حیائی پھیلتی چلی جائے گی۔ جس طرح اس سوسائٹی میں پھیل رہی ہے۔ یہاں شادیاں ہوتی ہیں۔ شادیوں کے بعد اسی پردہ نہ ہونے کی وجہ سے، حیا نہ ہونے کی وجہ سے اور mix up کی وجہ سے 65 فیصد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ عورتیں دوستیوں میں involve ہو جاتی ہیں۔ ان کا اعتبار کوئی نہیں رہتا۔ تو اسی چیز کو روکنے کے لئے اسلام نے کہا ہے کہ حیا کو قائم رکھو اور اپنے گھروں کو سنبھالو۔ عورت کا کام ہے کہ گھر میں بچے کی ایسی تربیت کرے کہ وہ سوسائٹی کو، اپنے ملک کو اور اپنی نیشن کو ایک valuable product دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ نقاب کیوں رکھا جائے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ ان کا نقاب کیوں زبردستی اتارا جائے؟ بعض ملکوں میں لاء (Law) پاس ہوا ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ فرانس نے لاء (Law) پاس کیا ہے کہ لڑکی نے حجاب نہیں پہننا۔ حجاب کے ساتھ لڑکیاں Public Places میں نہیں جا سکتیں۔ تو یہ بھی تو فورس (Force) استعمال ہو رہی ہے۔ ہر ایک مسلمان کو کھلا اختیار ہونا چاہئے۔ پاکستان جاؤ تو وہاں 75 فیصد عورتیں دیہاتوں میں رہتی ہیں۔ اور ان میں سے 75 فیصد ایسی ہیں جو نہ نقاب اوڑھتی ہیں نہ پردہ کرتی ہیں۔ ایک دوپٹہ سر پر لیا ہوتا ہے جو ان کے لباس کا حصہ ہے۔ وہاں کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انہوں نے ہر ایک چیز کو مسئلہ بنا دیا ہوا ہے۔ یہ بھی دجال کی چال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پردہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ نے پردہ کی ایک وجہ یہ بھی رکھی ہوئی ہے کہ مسلمان عورت کی ایک پہچان ہو جائے تا کہ اس کو لوگ نہ چھیڑیں۔ اگر اچھا لباس ہو، پردہ کرتی ہوں اور حیا سے کام لیتی ہوں تو چند ایک اوباش اور چھیڑ چھاڑ کرنے والے، hooting کرنے والے street boys کے علاوہ لوگ ایسی لڑکیوں کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

۞......ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضور انور نے ایسی دکانوں میں کام کرنے سے منع کیا ہے جہاں سؤر کا گوشت فروخت ہوتا ہے، تو کیا اسی طرح سود کے حرام ہونے کی وجہ سے بینکوں میں کام کرنا بھی ممنوع ہے؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ سے سؤر کا کام کر رہے ہو جیسے اس کو کاٹ رہے ہو وغیرہ تو اس کی قطعی اجازت نہیں۔ جہاں تک شراب اور الکحل کا سوال ہے تو اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو بنانے والا، اس کو رکھنے والا، اس کو پلانے والا، اس کو بیچنے والا، اس کو پینے والا سب پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ جہاں تک سؤر کا سوال ہے تو اگر بھوکے مر رہے ہو تو اس کو کھا بھی سکتے ہو مگر شراب نہیں پی سکتے۔ میں نے بھی اور مجھ سے پہلے حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی کہا تھا کہ اگر تم بھوکے مر رہے ہو اور کوئی اور جاب نہیں ہے تو تمہیں ایسے ہوٹلوں میں کام کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ لیکن جماعت تم سے چندہ نہیں لے گی کیونکہ جماعت بھوکی نہیں مر رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا یہ کہ آج کل کا جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں سود ہر جگہ شامل ہے۔ اس نظام کے بارہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ موجودہ بینکنگ کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس میں بھی اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے جماعت نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس نے بڑا لمبا عرصہ لے لیا ہے۔ وہ اس پر غور کر رہی ہے کہ کس حد تک بینکنگ میں یہ چیزیں جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ نے کسی کو پیسہ دیا اور اس کے پاس رکھ دیا کہ میں اتنے فیصد منافع لوں گا اور مجھے اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ تم نقصان میں جاتے ہو کہ فائدہ میں۔ آج کل کی عموماً جو بینکنگ ہے، اس میں عام طور پر آپ دیکھیں گے کہ اگر وہ گھاٹے میں جاتے ہیں تو دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ نہ منافع اس کو ملتا ہے، نہ limited company کو ملتا ہے اور نہ ہی اس share holder کو ملتا ہے۔ بلکہ بینک لے لیتا ہے۔ تو اس لئے یہ نظام ویسا نظام تو نہ رہا جہاں سو فیصد خالصتاً سود کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا آپ بینک میں کام کر رہے ہیں اور تنخواہ لے رہے ہیں تو آپ بینک سے طے نہیں کر رہے۔ یا اگر آپ بینکنگ میں بزنس کر رہے ہیں یا کہیں اور بزنس کر رہے ہیں اور بینک کے ساتھ یہ طے کر رہے ہیں کہ میں اپنے بزنس پر بنک سے اتنا قرضہ لوں گا اور اگر مجھے بزنس میں اتنا منافع ملتا رہے گا تو میں اس میں سے اتنے فیصد منافع بینک کو دیتا رہوں گا۔ لیکن اگر میرا کاروبار تباہ ہو جاتا ہے تو میں کچھ نہیں دوں گا، کورٹ میں جاؤں گا اور bankruptcy order لے لوں گا۔ تو اس میں ابھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ لیکن میں تو یہی کہا کرتا ہوں کہ اگر کسی احمدی کے پاس بزنس کرنے کے لئے پیسے ہیں تو وہ بینک سے قرضہ لینے کی بجائے اپنے پیسوں سے ہی بزنس کرے۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت طلباء کو اپنے دستِ مبارک سے تحائف عطا فرمائے اور اس دوران ہر ایک سے ان کی پڑھائی کے متعلق بھی استفسار فرمایا۔

طلباء کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 18 فیملیز کے 76 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز وینکوور کے علاوہ ٹورانٹو، سسکاٹون، آٹوا اور یلونائف کے علاقوں سے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے وینکوور پہنچی تھیں۔

یلونائف سے آنے والی فیملیز دو ہزار چار صد کلومیٹر، سسکاٹون سے آنے والی ایک ہزار پانچصد کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والی چار ہزار کلومیٹر اور آٹوا سے آنے والی فیملیز چار ہزار پانچصد کلومیٹر کا طویل ترین سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

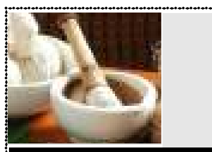
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کا جل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول کی طالبات کی حضورانور کے ساتھ نشست۔ طالبات کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس میں پر شفقت رہنمائی اور اہم نصائح

پاکستان میں جو احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا یہ کبھی ختم ہوگا اور کیسے ہوگا؟ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہوگا، انشاء اللہ ضرور ختم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب چلتی ہے تو فیصلے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہوگا لیکن کب اور کیسے ہوگا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بَغْتَۃً کا لفظ استعمال کیا ہے۔ انقلاب جب آتا ہے تو اچانک آتا ہے۔

19 مئی بروز اتوار 2013ء

یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول کی طالبات کی حضورانور کے ساتھ نشست

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ اقراء بتول نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ امیرہ ہاشمی نے پیش کیا۔

اردو ترجمہ سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ اردو ترجمہ کی کیا ضرورت ہے۔ آپ سب طالبات ہیں۔ آپ سب انگریزی اچھی طرح جانتی ہیں، اردو سے بہتر جانتی ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی ریسرچ کے مضامین یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ اس پر ایک طالبہ نے بتایا کہ وہ مارکٹنگ اور فلاسفی میں انڈر گریجویٹ کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مارکیٹنگ کس طرح کرتے ہیں کہ کس طرح لوگوں کو دھوکہ دینا ہے؟ مارکیٹنگ کا یہی مطلب ہے۔ جو ایک سینٹ کی چیز ہے اس کو دس ڈالر میں کس طرح بیچتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور کے ارشاد پر عزیزہ عائشہ علی نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ عطیہ عظیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی:

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت امّ سلمہؓ سے پوچھا کہ اے امّ المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے۔ اس پر امّ سلمہؓ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے: ''یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ'' اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے حضورؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا: اے امّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اُس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

حدیث مبارکہ کا انگریزی ترجمہ عزیزہ مناہل احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: سب نے کالے برقعوں کا یونیفارم سلوایا ہے۔ اپنے بنوائے ہیں یا لجنہ کے سٹالز سے لئے ہیں۔ زبردستی کتنوں نے پہنے ہوئے ہیں۔ اس پر طالبات نے بتایا کہ سب کے اپنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اچھی بات ہے۔ اب اس کو اتارنا بھی نہیں ہے۔ چاہے اپنی مرضی کا سکارف بنوالو مگر بناؤ ضرور۔

اس کے بعد عزیزہ یُمنٰی ادریس، عائشہ ادریس، ملیحہ ظفر اور عزیزہ ماھم چوہدری نے گروپ کی صورت میں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

ترنّم کے ساتھ پیش کیا۔

......بعد ازاں عزیزہ شہلا احمد اور عزیزہ Meral چوہدری نے "An Ahmadi Girl - A torch bearer of the Word of God" (احمدی مسلمان لڑکی۔ خدا تعالیٰ کے کلام کی علمبردار) کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

اس Presentation میں بتایا گیا کہ قرآن کریم ایسے ہدایت کے اصول بتاتا ہے جو حکمت اور سچائی سے بھرپور ہیں اور کامیاب زندگی گزارنے کے عملی اصول بتاتا ہے۔ قرآن مجید کو خدا تعالیٰ ایک پاک درخت سے مماثلت دیتا ہے جو تمام نقائص سے پاک اور تمام اچھی صفات سے پُر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ ''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور یہی ہم لجنہ کی کوشش ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم سب تک پہنچائی جائے۔ ہماری لجنہ یہاں درج ذیل کوششیں کر رہی ہے:

1۔ اسلام میں عورتوں کے مقام کے بارے میں جو مغربی دنیا میں غلط فہمیاں ہیں، اُنہیں دُور کریں۔ مختلف تبلیغ کی ٹیمیں بنی ہوئی ہیں جس کے تحت وہ یہ کام کر رہی ہیں۔

2۔ برٹش کولمبیا کی لجنہ یونیورسٹیز، کالجز اور لائبریریز وغیرہ میں پروگرام کرتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کی نمائش، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنسز اور انٹرفیتھ کانفرنسز وغیرہ۔

طالبات کے سوالات اور اُن کے جوابات

......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور نے کئی ممالک میں پیس سمپوزیمز کا انعقاد کیا اور سیریا کے متعلق بات کی۔ آج کل کی ٹیکنالوجی یعنی ڈرونز وغیرہ کے حملوں میں معصوم بچے بھی مارے جاتے ہیں، جیسے سیریا اور پاکستان میں ہو رہا ہے۔ اگر طالبان کے خلاف جنگ کرنی پڑ جائے تو اس میں جو معصوم لوگ مارے جاتے ہیں اس کا گناہ یا ذمہ داری کس پر جائے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ڈرون یہ جو نئی ٹیکنالوجی ہے اتنی precise ہے کہ اگر آپ pinpoint کر کے بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو پتہ نہیں ہوتا اور ان کا ایک اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں چیزیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈرون کس لئے بنا تھا؟ یہ تو agriculture کے استعمال کے لئے بنایا گیا تھا۔ Wild Boar جو crops کو destroy کرتے تھے اور ان کو point out کیا جاتا تھا۔ پھر shooters اس کو shoot کرتے تھے۔ اس میں اتنی technology ہے کہ precisely آپ کو identify کر دیتا ہے کہ یہ معین جگہ ہے جہاں ہمیں ٹارگٹ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو یہ جو سب کچھ کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر یہ ڈرون حملے صرف terrorism کے خلاف ہیں تو صرف ڈرون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ terrorists کو پکڑنے کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں۔ پاکستان میں جو terrorists ہیں گورنمنٹ کو سب پتہ ہے کہ کس جگہ ان کی hide outs ہیں۔ مسجدوں میں آتے ہیں اور مسجد پہ حملہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی law enforcement agencies کو منع ہے کہ تم نے مسجد کے اندر نہیں جانا۔ اور وہ دہشتگرد مساجد کے اندر جاتے ہیں اور ٹارگٹ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افغانستان میں ان کو پتہ ہے کہ کس کس جگہ پر دہشتگرد موجود ہیں۔ یہ تو بہانے ہیں کہ ہم ڈرون اس لئے کرتے ہیں کہ دہشتگردی ختم ہو۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کو جہاں پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف یا اس پاور کے خلاف کوئی پلاننگ ہو رہی ہے تو وہاں جا کر اس کو ڈرون کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے علاوہ بھی وہاں بہت سارے علاقہ کو ٹارگٹ کر سکتے ہیں جہاں پتہ ہوتا ہے کہ دہشتگرد موجود ہیں۔ پھر یہ ہے کہ دہشتگرد کسی بازار میں نہیں رہتے۔ ان کی جگہیں مختلف ریموٹ areas میں ہیں۔ وہاں جا کر اگر ڈرون کرنا ہے تو کر سکتے ہیں اور Precise action بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی مرضی سے جہاں چاہیں وہاں مار دیں یہ تو بہانے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی جو ظلم سیریا میں ہو رہا ہے یا لیبیا میں ہوا ہے وہ گورنمنٹ بھی کر رہی ہے اور جو rebels ہیں یا so called اپوزیشن ہے وہ بھی کر رہی ہے۔ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اسی لئے تو میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ایک طرف ظلم ہو رہا ہے۔ میں ان Big Powers کو بھی کہتا ہوں کہ تمہیں بھی پتہ ہے کہ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ ایک politician جو اپنے آپ کو بڑا Human Rights activist کہتا ہے اور Human Rights Commission میں کسی گورنمنٹ کا representative ہے اس کو میں نے کہا تھا کہ تمہیں پتہ ہے کہ تم لوگ طالبان کو aid کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ان کو مارو۔ ایک طرف ان کو aid کر کے ان کو encourage کر رہے ہوتے ہو دوسری طرف جو تمہارے خلاف بات کرتے ہیں تو تم اس وقت ان کو مارتے ہو تو یہ justice نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کو بھولنے کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں اس لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ یہ فقرہ ضرور کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کرو گے تو سب کچھ یاد رہے گا۔ میں مختلف فنکشنز میں ان کو سمجھانے کے لئے peace کی بات کرتا رہتا ہوں۔

......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل اکثر حکومتیں اور مذہبی جماعتیں غربت دور کرنے کیلئے micro-financing کو اپنا رہی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت بھی اسے Humanity First کے لئے استعمال کر سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مائیکرو فنانس کا آئیڈیا کس نے دیا تھا؟ یہ تو ایک نوبل لارئیٹ بنگلہ دیشی پروفیسر نے دیا تھا۔ یہ آئیڈیا بنگلہ دیش سے آیا تھا۔ وہ ایک چھوٹا غریب اور deprived ملک ہے تو وہاں مائیکرو فنانس نے Cottage Industry کو develop کیا اور عورتوں کو زیادہ encourage کیا۔ وہاں ان کی کافی market ہوئی۔ فیملیز کے حالات کچھ اچھے ہو گئے ہیں۔ لیکن بڑے ملکوں میں تو micro finance کا تصور نہیں ہے۔ امریکہ میں ایک بڑی اچھی percentage ہے جو slums میں رہتی ہے۔ ان کو کیوں نہیں encourage کرتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کو ڈرون میزائیل مار کر ٹارگٹ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے ہاں ان لوگوں کو micro finance کریں اور ان کو encourage کریں۔ اور وہاں جا کر انڈسٹری لگائیں۔

اسی طالبہ نے کہا کہ interest rate کے باوجود مائیکرو فنانس کافی فائدہ مند ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا جو micro finance بنگلہ دیش میں تھی وہ تو interest rate سے خالی تھی۔ اس نے interest rate تو نہیں لیا تھا۔ اگر کسی نے interest چارج کیا بھی ہے تو بہت ہی معمولی interest rate ہے جو کہ expected profit سے بہت کم ہے۔ لیکن بینکوں کا جو interest rate یہاں ہوتا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش میں اتنا nominal تھا کہ عورتوں نے دیتے ہوئے محسوس بھی نہیں کیا۔ یہاں کہتے ہیں کہ وہ interest rate ہے مگر وہ claim نہیں کرتا کہ interest rate ہے بلکہ سارا کچھ interest free ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آج کل جو اسلامک بینکنگ یا اسلامک فائنانس ہے، وہ مڈل ایسٹ میں بھی، عرب ورلڈ میں بھی، مسلمان ملکوں میں بھی sugar coated ہے۔ وہ تو اسلامک بینکنگ نہیں ہے۔ انہوں نے اس کا نام بدل دیا ہے لیکن چیز وہی ہے اور اسی طرح interest rate ہے۔ بہت سارے research workers اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے کچھ احمدی بھی اسلامک فائنانس پر کام کر رہے ہیں۔ جب outcome آئے گی تو پتہ چلے گا۔

طالبہ نے عرض کی کہ پھر حضور انور کے خیال میں ہمیں جماعت میں مائیکرو فنانس کو encourage کرنا چاہئے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: ہر قسم کی فنانس جو ناداروں کی بہتری کے لئے اور سوسائٹی کے neglected لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو وہ کرنی چاہئے۔

۞......اس کے بعد ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ ہماری جماعت بہت چھوٹی ہے اور صرف دس سے پندرہ فیملیز رہتی ہیں اور جماعتی ماحول جیسا کہ جلسہ وغیرہ پر نظر آتا ہے موجود نہیں ہے۔ تو حضور انور نوجوان نسل کو کیا مشورہ دیں گے تا کہ وہ گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبہ سے پوچھا کہ ’’کیا آپ کا سینٹر نہیں ہے؟‘‘ طالبہ نے جواب دیا کہ سینٹر موجود ہے مگر بہت چھوٹا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر سینٹر موجود ہے تو پھر ماحول کیوں نہیں ہے؟ ماحول تو وینکوور میں بھی نہیں ہے۔ یہاں بھی انہوں نے 50 سال بعد مسجد بنائی ہے۔ تبھی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ماحول بنانا ہے تو مسجدیں بناؤ۔ یہی کل میں نے خطبہ میں بھی کہا تھا۔

اس پر طالبہ نے عرض کی نوجوان نسل کو دنیاوی لغویات سے بچانے کے لئے حضور انور کی کیا نصیحت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوپہر کو میں ایک گھنٹہ بولا ہوں۔ وہ نصیحت ہی تھی۔ پہلے اسے ہضم کرلیں۔ میں نے جو باتیں کی ہیں ان کے پوائنٹس نکالو اور ان کو سامنے رکھو۔ یہی تمہارے لئے نصیحت ہے۔

۞......ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے ٹورانٹو میں عائشہ اکیڈمی کے ساتھ کلاس کے دوران فرمایا تھا کہ جماعت کی 25 فیصد عورتوں کو عائشہ اکیڈمی میں آنا چاہئے۔ تو اس تعلق سے آپ یہاں کی بہنوں کو کچھ نصیحت فرمادیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے میرے الفاظ دہرا دئے ہیں یہی نصیحت ہے۔ سب نے سن لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس طالبہ نے بتایا کہ ان کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے اور وہ عائشہ اکیڈمی میں دوسرے سال کی طالبہ ہیں اور وہاں ہی اردو سیکھ رہی ہیں۔ طالبہ نے بتایا کہ انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بھی اردو میں پڑھی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ آپ بنگلہ دیشی ہونے کے باوجود بھی اردو بول رہی ہیں۔

دوسری بچیوں کو مخاطب کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھو سیکھو اس سے۔

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے ہمیں نصیحت کی تھی کہ دنیا کے حالات اور تیسری جنگِ عظیم کی پیشگوئیوں کے پیشِ نظر ہم کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کریں تو کیا آپ ابھی بھی ہمیں یہی نصیحت کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل کریں۔ صرف جنگ کی بات نہیں ہے کوئی بھی قدرتی آفات وجہ بن سکتے ہیں۔ اب امریکہ میں پچھلے دنوں طوفان وغیرہ آتے رہے ہیں ان کی وجہ سے نیویارک یا واشنگٹن اور بعض علاقوں میں جہاں جہاں انہوں نے ذخیرہ کر رکھا تھا ان کو مشکل پیش نہیں آئی۔ بعض لوگ تو پانچ چھ دن کے لئے بالکل ہی trap ہو گئے تھے۔ وہ اسی ذخیرہ سے کھاتے رہے ہیں۔ احمدیوں نے خود مجھ سے ذکر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی بات مان لی اور جنہوں نے نہیں مانی ان کو بڑی مشکل پڑی رہی۔ بعضوں نے پانچ چھ دن صرف پانی پی کر گزارہ کیا۔ ہم نے ٹن فوڈ وغیرہ رکھی ہوئی تھی جو ہمارے کام آئی۔ اس لئے حالات کسی بھی قسم کے ہوسکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ تیسری جنگِ عظیم ہی ہو۔ جو دنیا کی حالت ہے اس میں کوئی بھی قدرتی آفت ہوسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے یورپ تم بھی محفوظ نہیں، اور اے جزائر کے رہنے والو تم بھی محفوظ نہیں تو اس میں جنگِ عظیم ایک وجہ ہوسکتی ہے۔ ورنہ تو بہت ساری اور باتیں بھی ہیں۔ قدرتی آفات بہت سارے آسکتے ہیں۔ اس لئے اشیاء کا ذخیرہ رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل مجھے ایک آدمی ملا ہے۔ اس نے بیعت نہیں کی لیکن احمدیت کے بہت قریب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ہمارے ملکوں کینیڈا امریکہ وغیرہ میں ہر جگہ ہر چیز دستیاب ہے۔ سپر سٹور میں جاؤ اور دکان میں جاؤ اور جو مرضی خرید لو۔ یہاں ہمیں نصیحت کر رہے ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو ذخیرہ کرو۔ کہتا ہے کہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اسی طرح میں گھر میں محفوظ ہوں۔ بہت اچھا گھر ہے۔ خوبصورت جگہ پر ہے۔ ایک دم ایسا طوفان آتا ہے کہ نیچے سے گھر کی ساری foundation نکلنی شروع ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اتنے میں مجھے مربی صاحب یا کوئی اور دوست ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابھی بھی توبہ کرلو تو تمہارا یہ گھر ٹھیک ہو جائے گا اور ٹک جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تو اس قسم کی باتیں ہوسکتی ہیں۔ کئی قسم کے طوفان آسکتے ہیں۔ صرف جنگِ عظیم ہی نہیں ہے۔

۞......برٹش کولمبیا کی ریجنل سیکرٹری تبلیغ نے سوال کیا کہ ہم نے یہاں پر سمپوزیم کیا تھا جس میں مختلف MLA اور MP بھی آئے تھے اور ان میں سے ایک نے ہم سے درخواست کی ہے کہ آپ کی جماعت اس قدر فعّال ہے تو کیا آپ کی جماعت ہمارے ساتھ مل کر عورتوں کی بھلائی کے لئے کام کرسکتی ہے۔ اس معاملہ میں حضور انور کی کیا ہدایت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر آپ کی ایسی mature عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور ان کے ساتھ اگر ایک ٹیم بنانی ہے تو کرسکتی ہیں۔ ان کو کم از کم ideas دے سکتی ہیں۔ نبوّت کے دعوے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول کے معاہدہ میں شامل تھے اور نبوت کے کئی سالوں بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ آج بھی اگر کوئی مجھے انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے بلائے۔ چاہے وہ غیر مسلم ہو میں اس کو ترجیح دوں گا اور اس کام میں شامل ہو جاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جو امریکہ میں reception تھی۔ وہاں میں نے مثال دی تھی کہ humanitarian کام کے لئے جہاں ہمیں بلایا جائے اور جو بھی بلائے، ہم وہاں جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ افریقہ میں بہت ساری NGOs ہمارے ساتھ مل کر چل رہی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ Coordinate کرتے ہیں۔ ہمارے کارکن کام کرنے کیلئے وہاں جاتے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ وہاں جا کر انہی کی طرح ہو جائیں۔ تو اپنی ایک identity قائم رکھتے ہوئے آپ ان کے ساتھ کام کرسکتی ہیں تو کریں۔

۞......سیکرٹری صاحبہ نے پوچھا کہ ان لوگوں کا اگر کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ہے تو کیا پھر بھی ان کے ساتھ کام کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تو انسانیت کے لئے کام کرنا ہے کسی سیاسی پارٹی کے لئے نہیں کرنا۔ اب یہ نہیں ہے کہ آپ وہاں جائیں گی تو آپ مجبور ہیں کہ اب ضرور conservatives کے لئے ہی ووٹ دینا ہے یا ان کے لئے ہی فنڈ ریزنگ کرنی ہے۔ آپ نے کسی پارٹی کے لئے فنڈ ریزنگ نہیں کرنی بلکہ آپ نے تو ان neglected لوگوں کے لئے فنڈ ریزنگ کرنی ہے جو سوسائٹی میں نادار ہیں۔

۞......ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں جو احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا یہ کبھی ختم ہوگا اور کیسے ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: یہ ظلم کیسے ختم ہوگا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہوگا، انشاء اللہ ضرور ختم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہیں بغیر آزمائے چھوڑ دوں گا۔ ان لوگوں کے لئے ایک آزمائش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور یہ بھی نہ سمجھو کہ تم لوگ یہاں بیٹھے ہو تو عیش کر رہے ہو۔ تم لوگوں کی بھی ایک وقت میں آزمائش آئے گی۔ یہاں تم لوگ بھی محفوظ نہیں ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم موجیں کر رہے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ ہوسکتا ہے تم لوگ نہیں تو تمہاری اگلی نسل کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ کسی بھی طرح کی مخالفت ہو یا مسائل پیدا ہوں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ ہو کہ فوری طور پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی مولوی تو رہیں گے۔ دشمنی بھی رہے گی۔ جو پاکستانی گورنمنٹ نے قانون بنایا ہوا ہے اس کو فی الحال منسوخ کرنے کی طاقت بھی کسی میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب چلتی ہے تو فیصلے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہوگا، لیکن کب اور کیسے ہوگا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بَغْتَةً استعمال کیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں بھی اسی لفظ بَغْتَةً کا استعمال ہوا ہے۔ انقلاب جب آتا ہے تو اچانک آتا ہے۔ اور پھر پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہونا ہے۔ جب آپ لوگ یہاں اکثریت میں ہونے لگ جائیں گے تو آپ کی مخالفت شروع ہو جائے گی۔ اگر آدھا کینیڈا احمدی ہو گیا تو عیسائی آپ کی اسی طرح مخالفت کریں گے جیسے مولوی پاکستان میں کرتا ہے۔ اب یہاں کینیڈا کے نارتھ میں یا بعض ریموٹ علاقوں میں جو چرچ ہے وہاں ہم نے پیس کانفرنسز کرنی شروع کی تھیں۔ پہلی دفعہ تو وہاں کے پادریوں نے اپنے چرچ کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ خدام اور جماعت کے دوسرے احباب وہاں گئے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ تو عوام کو attract کر رہے ہیں اور ان کی زیادہ توجہ کھینچ رہے ہیں تو انہی عیسائی پادریوں نے جو پہلے کہتے تھے آؤ، انہوں نے اگلی دفعہ مخالفت شروع کر دی۔ تو ہر جگہ اس طرح ہی ہوتا ہے۔ اور آپ کے ہاں بھی ہوگا۔ ہوسکتا ہے ویسی intensity نہ ہو جو پاکستان میں ہے لیکن تھوڑی بہت مخالفت شائد آپ کو بھی پیش آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں انشاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ابھی بھی وہاں سب علاقوں میں احمدی رہ ہی رہے ہیں۔ سارے کے سارے تو باہر آ بھی نہیں سکتے۔ نہ آپ لوگ اور نہ ہی کوئی ملک سب احمدیوں کو accommodate کرنے کیلئے تیار ہو گا۔ اور نہ دنیا کرسکتی ہے۔ پس جو وہاں رہ رہے ہیں انہیں بہرحال کسی نہ کسی طرح survive کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام رکھا ہی ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اس کو ہم نہیں جانتے لیکن ہوگی ضرور۔ انشاء اللہ۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس نو بج کر 20 منٹ تک جاری رہی۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر جانے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لائے۔

اس دوران مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ سلسلہ وینکوور (کینیڈا) ایک نکاح کے اعلان کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ نکاح شروع کیا تو اس کی آواز مسجد سے باہر آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ آواز سن کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا نکاح ہو رہا ہے، مسجد میں واپس چلتے ہیں، دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت واپس مسجد میں تشریف لے آئے۔

مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ وینکوور نے عزیزہ منیبہ خان صاحبہ بنت مکرم حشمت اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم مرزا عمر احمد صاحب ابن مکرم مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور نکاح کے اعلان کے بعد دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت لڑکے اور لڑکی کے والد کو قریب بلوایا اور دونوں کو شرف مصافحہ بخشا اور لڑکے کو اپنے ساتھ لگایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کو یہ سعادت مبارک کرے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے اور قیامگاہ کی طرف روانگی ہوئی۔ اور قریباً ساڑھے دس بجے رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

۞۞

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan

Farash Khana Delhi- 110006

Tanveer Akhtar 08010090714,

Rahmat Eilahi 09990492230

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مسجد بیت الرحمن وینکوور میں واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ واقفین نَو بچیوں اور بچوں کی حضور انور کے ساتھ نہایت دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ مختلف امور سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُرشفقت نصائح اور زرّیں ہدایات۔

❁... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

❁... تقریب آمین۔ ❁... Whistler کے علاقہ کی سیر۔

20 مئی بروز سوموار 2013ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہوکر گیارہ بج کر 40 منٹ پر مسجد بیت الرحمن پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی وانفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 65 خاندانوں کے 286 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز وینکوور کی جماعتوں کے علاوہ ٹورانٹو، سسکاٹون، آٹوا اور یلونائف کے علاقوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئیں تھیں۔

سسکاٹون سے آنے والی پندرہ سو کلومیٹر، یلونائف سے آنے والی دو ہزار چار صد کلومیٹر، ٹورانٹو سے آنے والی چار ہزار کلومیٹر اور آٹوا سے آنے والی فیملیز ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے وینکوور پہنچی تھیں۔ ان سبھی لوگوں نے کسی دنیوی میلہ میں شرکت کے لئے، یا سیر و سیاحت کے لئے یا اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے اتنا طویل سفر طے نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے صرف اور صرف اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند لمحات گزارنے کے لئے اور اپنے آقا کے چہرہ مبارک کے دیدار کے لئے یہ طویل ترین، لمبے، اور مشکل سفر طے کئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد یہ سبھی لوگ بہت خوش تھے۔ خوشی کے آنسوان کی آنکھوں میں تھے، چہروں پر طمانیت تھی اور دل تسکین سے پُر تھے۔

آج کی ملاقات میں دو غیر از جماعت خواتین، جن کا تعلق ایران سے ہے، نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے علاوہ ایک خاتون جس نے ایک روز قبل ہی بیعت کی تھی، نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ اس خاتون کو جماعت کے بارہ میں انٹرنیٹ کے ذریعہ معلومات حاصل ہوئیں اور جس کے شوق میں انہوں نے مزید تحقیق کرنا شروع کی اور بالآخر سکھ مذہب سے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام تین بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے اور تین بج کر 50 منٹ پر رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الرحمن'' تشریف لائے اور ''واقفات نو'' بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ خدیجہ بُٹّر نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ منیفہ قریشی اور انگریزی ترجمہ عزیزہ بارعہ احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ کافیہ مانگٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث کا اردو ترجمہ عزیزہ سابحہ صدف نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ فائزہ ماہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام:

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ لبیبہ طاہر اور کاشفہ حفیظ نے درج ذیل عنوان پر اپنی Presentation دی۔ ''ایک واقفہ نو، وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے کس طرح دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہوسکتی ہے۔''

اپنی Presentation میں ان دونوں بچیوں نے درج ذیل ہدایات پڑھ کر سنائیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوکے کی واقفات نو بچیوں کو 2011ء کے اجتماع کے موقع پر دی تھیں۔

☆......واقفات نو بچیاں اپنی زندگیاں اس طرح بسر کریں کہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرسکیں۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں۔

☆......قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنا اور اس کے مطالب کو سمجھنا ضروری ہے۔

☆......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور خلیفہ وقت کے خطبہ جمعہ کو باقاعدگی سے سننا ضروری ہے۔

☆......اپنے پردہ اور اخلاق کا بہت خیال رکھیں۔

☆......حضور انور نے 2012ء میں واقفات نو جرمنی کی ایک کلاس میں فرمایا تھا آپ کو حقیقی تعلیم کا نمونہ بننا ہوگا اور یہ سمجھنا ہوگا کہ ہم واقفات نو ہیں۔ ہمیں دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور دنیا کی اصلاح کرنے کے لئے پہلے بہت بڑی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی۔ پھر ہی اصلاح کر سکتے ہو۔

☆......پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے ہر اشارے اور حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے بلکہ ہر اشارے کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

آج ہم سب مل کر اپنے پیارے امام سے یہ کہتے ہیں کہ ہم ہی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کے وہ لوگ ہیں جو اپنے وقت کے خلیفہ سے کہتے ہیں کہ پہلا وعدہ ہمارے ماں باپ نے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے کیا تھا اور دوسرا وعدہ آج ہم کرتے ہیں کہ آپ جہاں چاہیں ہمیں قربانی کے لئے بھیج دیں اور آپ ہمیں ہمیشہ اپنا عہد نبھانے والوں، صبر کرنے والوں اور اپنے ماں باپ کے وعدے سے پیچھے نہ ہٹنے والوں میں سے پائیں گے۔ انشاء اللہ۔

واقفات نو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال جواب

اس Presentation کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت عطا فرمائے۔

❁... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر ہماری شادی ایسے لڑکے سے ہوتی ہے جو وقف نہیں ہے تو شادی کے بعد ہم کس طرح اپنا وقف قائم رکھ سکتی ہیں؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب بھی رشتہ ہو تو جس طرح مرد کو حکم ہے کہ ایسی لڑکی تلاش کرو جو دیندار ہو۔ اِسی طرح لڑکیوں کو بھی دینداری دیکھنی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے فرمایا ہے کہ نہ دنیا دیکھو، نہ دولت دیکھو، نہ خاندان دیکھو، نہ خوبصورتی دیکھو۔ بلکہ دینداری دیکھو۔ اور اگر خاوند وقفِ نو ہو اور دیندار بھی ہو تو آپ کو دین کی خدمت کرنے سے نہیں روکے گا۔ جس ماحول میں ہو وہاں خدمت کرسکتی ہو۔ لجنہ کے ذریعے سے خدمت کی جاسکتی ہے۔ پھر تبلیغ کی خدمت ہے۔ اگر تم Linguist ہو تو جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کی خدمت کرسکتی ہو۔ اگر ڈاکٹر ہو تو اپنے خاوند کو کہہ سکتی ہو کہ کچھ عرصہ کیلئے وقف کر دیں۔ جس طرح بعض لڑکیاں وقف ہیں اُن کے خاوند بھی اُن کے ساتھ چلے گئے اور دونوں کام کر رہے ہیں۔ اگر جماعت 24 گھنٹے کیلئے کہے تو پوری طرح وقف کر کے Main Stream جماعت کے وقف کا سسٹم ہے اُس میں آجاؤ پھر جماعت کوئی نہ کوئی حل نکال لے گی۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو جس جگہ تم لوگ بیٹھے ہو، اُسی جگہ بیٹھ کر خدمت کرتے رہو۔ تبلیغ سے تو کسی نے نہیں روکا اور نہ ہی دعائیں کرنے سے۔ ہاتھ سے کام کرنے سے، لٹریچر کا ترجمہ کرنے سے تو کسی نے نہیں روکا ہے۔ اور نہ لجنہ کے کام سے کسی نے روکا ہے۔ عبادت کرنے سے نمازیں پڑھنے سے کسی نے نہیں روکا۔ یہ سب کام تو آپ کرسکتی ہیں۔

❁... ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور جب آپ چھوٹے تھے تو کس اسکول میں پڑھتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ سکول اب بند ہو چکا ہے۔ اب تم وہاں نہیں جاسکتی۔ اُس زمانہ میں ربوہ میں ایک نیا 'فضلِ عمرؓ' سکول کھلا تھا۔ ربوہ میں تھوڑے سے گھر ہوتے تھے۔ وہ جماعتی اسکول تھا۔ میں اس میں پڑھتا تھا اور میرے خیال میں مَیں اس اسکول کا پہلا اسٹوڈنٹ تھا۔ پھر بعد میں وہ اسکول بند ہو گیا تھا کیونکہ گورنمنٹ نے Nationalize کر لیا تھا اور وہ دوسرے سکول میں Merge ہوگیا۔

❁... ایک اور بچی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وفات کے وقت آخری الفاظ کیا تھے؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضور علیہ السلام آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کو ہی یاد کرتے تھے۔ یا اللہ یا اللہ ہی کہتے تھے۔ پہلے طبیعت خراب تھی اور اُس وقت فجر کا وقت تھا لیکن جب ذرا سا ہوش آتا تو فرماتے کہ 'کیا فجر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟' تو جو ساتھ تھے وہ کہتے تھے جی ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وضو تو نہیں کر سکتے تھے مگر تیمم کر کے نماز کے لئے نیت باندھتے تھے اور تھوڑی سی نماز پڑھتے تھے اور غنودگی، بے ہوشی سی ہوجاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہوش آتی تو پھر نماز کا پوچھتے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔ جس طرح ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ کو یاد کرتے ہوئے گئے تھے اُسی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے اللہ کو یاد کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

❁... ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور آپ جو انگوٹھی پہنتے ہیں ''مولا بس'' جو الہام ہے۔ یہ الہام کس رنگ میں پورا ہوا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ الہام تو پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مولا بس کر دے۔ اس کا مطلب اسی طرح ہے جیسے ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کا ہے۔ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ہر کام کی انتہا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر چیز کا آخر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تشریح بھی فرمائی ہے کہ یہ الہام اُسی رنگ میں پورا ہوتا ہے جس طرح ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' ہے۔ کسی نے شعر کہا تھا کہ

'مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس'
'کیا خدا کافی نہیں ہے' کی شہادت دیکھ لی۔

میری خلافت کے بعد میرے پاس ہی دو انگوٹھیاں تھیں ،ایک جو سبز ہے یہ مولا بس اور جو براؤن ہے یہ الیس اللّٰہ والی ہے۔ پس اس پر انہوں نے یہ شعر بنا دیا کہ ''مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس ______ کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی۔'' جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہی مجھ کو کافی ہے۔ اور آگے پھر اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کا ترجمہ کر دیا کہ 'کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی' یعنی اللہ تعالیٰ کا اظہار دیکھ لیا ہے بلکہ روز دیکھتے ہیں اور روز پورا ہو رہا ہے۔ 'مولا بس' بھی اور 'اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ' بھی۔

۔۔۔ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفاتِ نو میڈیکل اور ٹیچنگ کے علاوہ اور کس طرح جماعت کی خدمت کر سکتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے کب کہا ہے کہ صرف میڈیکل اور ٹیچنگ کرو۔ ابھی جو تم نے میرا Reference بیان کیا ہے۔ جو میں نے یو کے کی لجنہ یا اُس سے پہلے ایک اجتماع میں بتایا تھا کہ تم لوگ Linguist بن سکتی ہو، ٹیچنگ کر سکتی ہو، میڈیسن کر سکتی ہو، ریسرچ میں جا سکتی ہو اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ عورتوں کو کن چیزوں میں دلچسپی ہوتی ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا کہ اس کو میڈیکل سائنس میں دلچسپی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سائنس میں تو بہت سارے شعبے ہیں۔ اگر ریسرچ میں بھی جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ کوئی حرج نہیں ہے۔

۔۔۔ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں میں ڈالتا ہے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا ہے کہ ہم اُس آزمائش میں کامیاب ہوئے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: اگر تم اس آزمائش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ کامیاب نہیں ہوئی۔ ہر آزمائش کے بعد جیسا کہ قرآن کریم اور حدیث میں ہے کہ تمھارا ایمان بڑھنا چاہیے۔ ورنہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم مشکلات میں پڑ گئے ہیں لیکن جو ایمان والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان مشکلات سے ہمارا ایمان مزید بڑھ گیا ہے۔ اگر ایمان بڑھتا ہے تو سمجھ لو کہ آزمائش ہے اور تم اُس سے گزر رہی ہو اور کامیاب ہو رہی ہو۔ اور پھر یہ نہیں ہوتا کہ اللہ مستقل آزمائش میں رکھے۔ بلکہ Ultimately پھر اللہ تعالیٰ فضل بھی فرماتا ہے۔ اُس آزمائش میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتی ہو وہ رو کر نکل رہی ہوتی ہے اور لگاتار کرتی چلی جاتی ہو۔ تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اللہ سے تعلق بڑھ رہا ہے۔ اللہ کے پیار کا اظہار کئی رنگ میں ہو جاتا ہے۔ ضروری تو نہیں ہے اُسی آزمائش کو ختم کر کے ہو۔ بعض دفعہ تسلّی دے کر بھی اللہ تعالیٰ اُس آزمائش کو روکتا ہے۔

۔۔۔ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کا کینیڈا کا Tour کیسا جا رہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم بدھ کو آئے تھے اور آج سوموار ہے۔ یعنی 5 دن ہو گئے ہیں۔ اور تم لوگوں نے مجھے پانچ دن تو سانس نہیں لینے دیا۔ کیلگری جا کر دیکھیں گے کہ کیسا جا رہا ہے۔

۔۔۔ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میڈیکل میں جن جانوروں کو صرف ریسرچ کیلئے پالا جاتا ہے اور پھر اُن کو مختلف تکالیف اور بیماریوں میں مبتلا کر کے میڈیسن کے لئے ریسرچ کرتے ہیں اور پھر اُن کو مار دیتے ہیں۔ تو یہ کس حد تک جائز ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمہارے خیال میں خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے پیاری کون سی مخلوق ہے؟ انسان ہی ہے نا؟ اور اگر تمہارے پاس دو چوائسز (choices) ہوں اور ان دو چوائسز میں فائدہ نہ ہو بلکہ نقصان ہو رہا ہو۔ ایک میں کم نقصان ہو اور ایک میں زیادہ نقصان ہو تو تم کس چوائس کو لو گی؟ تم کم نقصان والے کو لو گی اور زیادہ نقصان والے کو چھوڑ دو گی چاہے اُسے ختم کرنا پڑے۔ تو اِسی لئے جو انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں یعنی Best of the Creations۔ اسلئے اُس کی خاطر چھوٹی چیزیں قربان کر دیتے ہیں۔ جو تم روزانہ گوشت کھاتی ہو، مرغیاں بھی اور بکریاں بھی اور Lambs بھی، اور جو بیف وغیرہ کھاتی ہو۔ Cattle Heads ہزاروں بلکہ ملینز کی تعداد میں قتل ہو رہے ہیں تو پھر اُن کو بھی کھانا چھوڑ دو۔ لہٰذا ریسرچ کیلئے اور For the benefits of the Human beings اگر تم جانور قربان کرنا چاہو تو کر سکتی ہو۔

۔۔۔ایک واقفہ نے یہ سوال کیا کہ اولاد کی تربیت میں کس چیز پر سب سے زیادہ زور دینا چاہیے یعنی سب سے زیادہ ضروری کیا چیز ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ بچوں کو روکتے رہتے ہیں اور ٹوکتے رہتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو، اِدھر جاؤ، اُدھر جاؤ، یا چپیڑ لگا دی۔ ہمارے معاشرہ میں اِسی طرح ہے۔ جب دَس گیارہ سال تک بچہ صحیح طرح بولنے نہیں لگ جاتا اُس وقت تک چپیڑیں مارتے رہتے ہیں۔ پھر جب وہ Teen Age میں ماں کو کہتا ہے کہ میں پولیس میں رپورٹ کروں گا تب ماں باپ رُکتے ہیں۔ تو اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ روک ٹوک نہ کیا کرو۔ زیادہ سمجھاؤ اور دعا کرو۔ کل میں نے ایک حوالہ رکھا ہوا تھا بلکہ میں نے اُس کو پڑھنا تھا لیکن لمبا ہو رہا تھا اسلئے چھوڑ دیا۔ اُس میں بھی یہی تھا کہ اولاد کی تربیت کرنی ہے تو پہلی چیز یہ ہے کہ بجائے مارنے دھاڑنے کے دعا کرو۔ دوسرے نمبر پر پھر اپنا نمونہ قائم کرو۔ اگر ماں اور باپ گھر میں تو نمازیں نہیں پڑھ رہے اور بچوں کو کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھو، قرآن پڑھو اور خود کبھی صبح اُٹھ کر تلاوت نہیں کی۔ خود دین کی کتابیں نہیں پڑھتے رات کو بیٹھ کر ٹی وی پروگرامز دیکھتے ہیں۔ پتہ نہیں یہاں ہے کہ نہیں مگر یورپ میں تو ٹی وی پروگرامز سے پہلے وارننگ آتی ہے کہ یہ پروگرام بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں اور یہ پروگرامز بچوں کو نہیں دکھانے۔ اُن میں بُرائی ہوتی ہے تو وہ وارننگ دیتے ہیں۔ ایک احمدی کو تو ویسے ہی ان پروگرامز کو نہیں دیکھنا چاہیے لیکن بچہ اگر رات کو اُٹھ کر ماں باپ کو وہ پروگرامز دیکھتے ہوئے دیکھ لے جس سے اُس کو منع کرتے ہیں تو اُس پر کیا اثر ہو گا۔ یعنی پہلے خود نمونہ قائم کرو۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ گھر میں ماں باپ کو کبھی نظامِ جماعت کے خلاف باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ بچے وہ باتیں سُن لیتے ہیں اور پھر نظام کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر چھوٹی موٹی شکایتیں ہیں تو صدر لجنہ کو بتا دو اور اگر بہت زیادہ شکایتیں ہیں تو مجھے بتا دو۔

۔۔۔ایک بچی نے سوال کیا کہ افغانستان میں امن قائم کرنے کے متعلق کیا کرنا چاہیے؟ کیا Strategy اپنانی چاہیے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Strategy تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال پہلے بتا دی تھی جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا کہ سرزمینِ کابل اللہ تعالیٰ کی نظر سے گِر گئی ہے۔ یہ سب کچھ اُسی واقعہ کے نتائج ہیں جو اب تک چلتے چلے جا رہے ہیں۔ باقی طالبان آتے ہیں یا نہیں آتے یہ بعد کی بات ہے۔ ابھی جو گورنمنٹ ہے اور بڑی لبرل گورنمنٹ کہلاتی ہے اس کے متعلق پچھلے دو تین دنوں کی اگر خبریں سنو تو پتہ چلے کہ انہوں نے عورتوں کے حقوق کے متعلق کوئی لاء (Law) پاس کرنا تھا۔ اس میں بحث ہوئی اور وہ Reject ہو گیا۔ تو پھر ان میں اور طالبان میں فرق کیا ہوا؟ جہاں اسلام کے مطابق بھی عورت کو آزادی نہیں دینی، وہاں آزادی تو نہ ہوئی۔ وہاں ابھی بھی مُلّاں کا زور ہے۔ افغانستان کا ایک حصہ ابھی بھی طالبان کے پاس ہے اور وہاں اُن کا زور ہے۔ Russia ذرا کھل کر آیا تھا اور کھل کر جنگ ہوئی اور وہ مار کھا کر واپس چلا گیا۔ ان اکٹھی طاقتوں نے مل کر آہستہ آہستہ آنے کی کوشش کی، ان (افغانستان) کی گورنمنٹ کو ملانے کی کوشش کی اسلئے اتنی زیادہ مار نہیں کھا رہے۔ لیکن بلینز ڈالرز لٹا کر اور آگ لگا کر واپس آ جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مثال ہے کہ کوئی آدمی ہوٹل گیا۔ اُس کی جیب میں بارہ آنے تھے۔ (پاکستان میں اُس وقت ایک آنہ میں چار پیسے ہوا کرتے تھے۔) تو وہ آدمی ہوٹل میں گیا اور وہاں جا کر کھانے کا آرڈر دینے لگا۔ جیسے ہمارے ہوٹل ہوتے ہیں اُسی طرح بیرا نے آ کر پوچھا کہ کیا کھاؤ گے؟ بھنڈی، گوشت، دال فلاں فلاں؟ اسی دوران وہ پانی پینے لگا اور اُس سے شیشے کا گلاس گِر کر ٹوٹ گیا تو وہ پریشان ہو گیا اور بیرا نے کہا کہ گلاس کے پیسے تو دینے پڑیں گے۔ اُس آدمی نے پوچھا کہ گلاس کی کتنی قیمت ہے تو بیرا نے کہا کہ بارہ آنے۔ تو وہ آدمی بیچارہ بھوکا ہی اُٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ وہاں اڈوں وغیرہ پر جو ہوٹل ہوتے ہیں تو ان میں ہوٹل کا مالک مین دروازہ پر ہی بیٹھا ہوتا ہے اور خود ہی روٹی سالن وغیرہ ڈال کر دیتا ہے اور بِل کے پیسے بھی وہی لیتا ہے۔ بیرا دور سے آواز دے دیتا ہے کہ جس نے کھانا کھایا ہے اس آدمی سے اتنے پیسے لے لو۔ جب وہ آدمی پیسے دینے پہنچا تو بیرا نے آواز دی کہ اس نے کھایا پیا کچھ نہیں لیکن بارہ آنے کا گلاس توڑا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو ایسے ہی یہ یورپین ہوں یا امریکن ہوں ان کو افغانستان سے ملنا کچھ نہیں۔ یہ اپنی جانیں ضائع کر کے ہزاروں آدمیوں کو مروا کر ٹریلینز ڈالرز خرچ کر کے واپس آ جائیں گے اور افغانستان ویسے ہی طالبان کے پاس رہے گا۔ کیونکہ اُن پر لعنت پڑی ہوئی ہے۔

۔۔۔ایک بچی نے سوال کیا کہ ڈاکٹرز ہمیں کہتے ہیں کہ ہمارے جسم کیلئے ورزش بہت ضروری ہے اور ہم لوگ کہتے ہیں کہ نماز بھی ایک Exercise ہے۔ اس کو ہم سائنسی طور پر کس طرح ثابت کر سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ورزش نہ کرنے کا بہانہ ہے کہ ہم نے نماز پڑھ لی تو ہماری ورزش ہو گئی۔ مَیں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور ورزش بھی کرتا ہوں۔ نماز تو ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جو مختلف وقتوں میں مل جاتی ہے لیکن یہ کہنا کہ ہم نے یہ ورزش کر لی اور دوسری نہیں کرنی، ٹھیک نہیں ہے۔ اگر تم اسی طرح کرتی رہی تو شادی کے بعد تم Over Weight ہو جاؤ گی۔ ورزش ضروری ہے اور نماز ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جو انسان کو چست رکھتی ہے۔ عورتوں کا Structure ہی ایسا ہوتا ہے اور قدرتی طور پر ان کا وزن بڑھتا ہے اسلئے عورتوں کو زیادہ ورزش کرنی چاہیے۔ اتنی کہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھ سکیں۔ ویسے یو کے میں ہمارا ایک نوجوان اس بات پر ریسرچ کر رہا ہے کہ نماز کے مختلف حصے انسان کو چست رکھتے ہیں۔ لیکن عورتوں میں عادت ہو جاتی ہے کہ جب وزن بڑھ جاتا ہے تو کچھ عرصہ بعد بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں۔ یہاں بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ شادی ہو جائے اور ذرا سی چوٹ لگ جائے یا اُمید سے ہو جائیں تو فوراً بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں حالانکہ ضرورت کوئی نہیں ہوتی۔ اولمپک میں ایک چائنیز لڑکی گئی تھی اور وہ Pregnancy کے باوجود گولڈ میڈل جیت کر آ گئی تھی۔ ہمارے یہاں ہوتا ہے کہ نماز ہی بیٹھ کر پڑھنے لگ جاؤ۔

۔۔۔ایک بچی نے سوال کیا کہ میاں اور بیوی جب اکیلے ہوں تو کیا ایک صف میں باجماعت نماز پڑھ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ عورت اور مرد ایک صف میں کھڑے نہ ہوں چاہے وہ میاں بیوی ہوں۔ بلکہ آگے پیچھے ہوں۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو پڑھ بھی لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض اوقات جب سر درد کی تکلیف ہوتی تھی اور چکر آ رہے ہوتے تھے اور باہر باجماعت نماز پڑھنے نہیں جا سکتے تھے تو گھر میں نماز ادا کرتے اور ساتھ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو کھڑا کر لیا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ ------ کیونکہ مَیں باہر نہیں جا سکتا۔ اور ان کو اسلئے کھڑا کر لیا کرتا ہوں تا کہ میں گر نہ جاؤں اور سہارا لے سکوں ------ کیونکہ اسلام اتنا سخت نہیں ہے کہ اس میں Flexibility ہی نہ ہو۔ عمومی اُصول یہ ہے کہ بے شک میاں بیوی ہی ہیں تو صفیں بنائیں۔

۔۔۔ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمیں سالگرہ منانے سے منع کیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ فیملیاں گھر میں کیک کاٹ کر تھوڑا سا کچھ کر لیتی ہیں۔

ZUBER ENGINEERING WORK

(الیس اللّٰہ بِکافٍ عبدہٗ) زبیر احمد شحنہ

Body Building All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021

HK Road- YADGIR-585201

Distt. Gulbarga (KARNATKA)

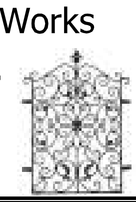

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھ سے لندن میں بھی کسی واقفہ نے یہ سوال کیا تھا کہ ہمیں سالگرہ منانے سے منع کیا گیا ہے تو مَیں نے کہا کہ بالکل نہیں منع کیا گیا۔ مگر ہمارا سالگرہ منانے کا طریقہ اور ہے۔ ہماری سالگرہ یہ ہے کہ صبح اُٹھو، دو نفل ادا کرو، خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تمہارے پچھلے تمام سال اچھے گزر گئے اور آئندہ جو زندگی ہے وہ بھی اچھی گزرے اور کچھ صدقہ کرو۔ کسی غریب کو Charity میں دو تا کہ جو اتنے سارے لوگ بھوکے مر رہے ہیں اُن کو آپ کے کیک کے بدلے دو وقت کی روٹی مل جائے۔ یہ اصل سالگرہ ہے۔ احمدیوں کو اسی طرح منانی چاہیے۔ دعا پر بنیاد رکھنی چاہیے۔ اس لئے نفل پڑھو اور دعا کرو اور واقفۂ نَو تو خاص طور پر اس طرح دعا کرے کہ پچھلی زندگی اچھی گزر گئی اللہ تعالیٰ آئندہ زندگی اچھی گزارے اور اپنے وقف کے عہد پر قائم رہنے کی توفیق دے۔ اور ہر پریشانی اور مشکل سے بچائے اور صحت دے تا کہ میں کام کرسکوں۔

❁... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ عیسائیت میں مورمنز (Mormens) ایک فرقہ ہے جن کی احمدیت سے بھی کچھ مشابہت ہے۔ اُن کی بھی مخالفت ہوئی تھی۔ تو ہمارا ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مورمنز کے دو تین بڑے بڑے پادری اور لیڈرز مجھے لاس اینجلز میں ملنے آئے تھے۔ یہ لوگ یہاں امریکہ میں زیادہ ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور بائبل کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پوری ہوگئیں تو اس کے بعد عیسائیت میں جو بھی انہوں نے حوالے نکالے ہوئے ہیں وہ خود ان کی اپنی بنائی ہوئی باتیں اور چیزیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ بھی آ گیا۔ ہم ان سے لڑائی نہیں کرتے مگر بحث ضرور کرتے ہیں کہ بائبل کی جن پیشگوئیوں کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے اور اُس کے بعد جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ بھی آ گیا۔ یہ فرقہ نسبتاً شریف ہے اور ہم سے اچھے تعلقات بھی رکھتے ہیں۔ ویسے تو سارے ہی عیسائی فرقے اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔ اصل میں ان میں اب کوئی وزن نہیں رہا۔ نوّے فیصد عیسائی برائے نام ہی ہیں۔ وہ چرچ جاتے ہیں اور شادی وغیرہ کرا لیتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

❁... ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا آپ ہمارے پاس آکر خوش ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک تو خوش ہی ہوں۔

❁... ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان کا جو صدر تھا وہ باہر نکالنا چاہتا تھا تو حضور انگلینڈ ہی کیوں گئے۔ کینیڈا، امریکہ وغیرہ کیوں نہیں گئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ باہر نہیں نکالنا چاہتے تھے بلکہ وہ تو روکنا چاہتے تھے۔ احمدیوں کے خلاف جو لاء (Law) تھا اُس میں اُس نے کچھ ترامیم کیں تھیں یعنی احمدی کلمہ نہیں پڑھ سکتے، نمازیں نہیں پڑھ سکتے، مسلمانوں کی طرح کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب خلیفۃ المسیح نمازیں پڑھائیں اور جمعہ پڑھائیں تو پولیس اُن کو گرفتار کر کے لے جائے۔ اُس وقت پھر احبابِ جماعت کے مشورے سے اور کئی لوگوں نے خوابیں بھی دیکھیں کہ حضور ملک چھوڑ دیں۔ اور جب ائیر پورٹ پر پہنچے تو وہاں بھی صدر کے آرڈر تھے کہ ان کو روکو اور ان کو جانے نہیں دینا لیکن جو آرڈر آفیسر کو ملے تھے اُس میں نام غلط لکھا ہوا تھا۔ بجائے مرزا طاہر احمد کے مرزا ناصر احمد لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی۔ اور جو حضور کے پاسپورٹ پر ویزا لگا ہوا تھا وہ یوکے کا تھا اس لئے یہیں آنا تھا۔ پھر دوسرا یہ کہ یہاں عارضی طور پر آئے تھے مستقل نہیں رہنا تھا لیکن پھر یوکے میں ہی رہ گئے۔ کیونکہ یہ ایک طرح سے پوری دنیا کا ایک Hub اور مرکز ہے۔ وہاں سے تمام دنیا میں تقریباً برابر فاصلہ سے جا سکتے ہیں اس لئے یوکے آکر رہ گئے اور وہیں کے ہو گئے اور اسی لئے میں بھی وہیں بیٹھا ہوا ہوں۔ تمہارے کینیڈا والے زور لگاتے رہتے ہیں کہ کینیڈا آجائیں چھ مہینے یہاں آکر رہیں۔ لیکن یہاں آکر وقت کا ہی پتہ نہیں چلتا۔ مَیں نے پاکستان بات کرنی ہوتی ہے تو بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ وہاں سے ہر جگہ کا تقریباً ٹائم کا فرق پانچ سے چھ گھنٹے ہے اُس سے آدمی اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر لیتا ہے۔

اس کے بعد ایک بچی نے پنجابی نظم پڑھی۔

اسیں اَں قلندری دیوانے مہدی پاک دے
اللہ دے پیارے نبی محمدؐ دی خاک دے

اس کے بعد حضور نے پوچھا کہ جس نے یہ نظم پڑھی ہے اُسے پنجابی سمجھ بھی آتی ہے؟ پھر فرمایا کہ پہلے جو سوال کیا تھا کہ خوش ہیں کہ نہیں تو اس کا جواب ہے کہ اس نظم پر عمل کر لو تو ہم خوش ہی خوش ہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے تمام واقفات میں چاکلیٹ، پین اور اسکارف تقسیم فرمائے۔ اور کلاس کے آخر میں فرمایا کہ یہ اسکارف اس لئے دیئے ہیں کہ انہیں بغیر شرمائے پہنو۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں پندرہ خاندانوں کے 86 افراد اور دس احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں وینکوور کے علاوہ سسکاٹون، ونی پیگ، ریجائنا، ٹورانٹو، مانٹریال اور کیم لوپس سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

سسکاٹون سے آنے والی فیملیز پندرہ صد کلومیٹر، ریجائنا سے آنے والی سولہ صد کلومیٹر، ونی پیگ سے آنے والی دو ہزار تین صد کلومیٹر، ٹورانٹو سے آنے والی چار ہزار کلومیٹر اور مانٹریال سے آنے والی چار ہزار پانچ صد کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔

....

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ''واقفین نو بچوں'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فاران جہانگیر مانگٹ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم صائب عمر چوہدری اور انگریزی ترجمہ نبیل احمد ہندل نے پیش کیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ عزیزم عطاء المعیز رمیز شرما نے پیش کی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

بعد ازاں عزیزم عطاء المصوّر باری نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور پھر زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ اس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 370۔ مطبوعہ لندن 2003ء)

بعد ازاں عزیزم ساغر محمود باجوہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام!

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم محمد قاسم ناصر نے انگریزی زبان میں ''تحریک وقف نو کا تعارف اور اس کا مقصد'' کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزم عطاء النور چوہدری نے اردو زبان میں ''ہم اور ہماری منزل'' کے عنوان پر تقریر کی۔

عزیزم جری اللہ، بلال احمد، حاشر احمد اور ظافر احمد نے وینکوور (Vancouver) کے شہر کے بارہ میں ایک Presentation دی۔

اس Presentation میں وینکوور شہر کی تاریخ، تعارف، یہاں کے مشہور مقامات اور اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام اور مسجد بیت الرحمن کی تعمیر کے حوالے سے بتایا گیا۔ اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائی جاتی رہیں۔

واقفین نو بچوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اس Presentation کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں نے سوالات کئے جن کے جوابات از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائے۔

❁... ایک واقفِ نو بچے نے حضور انور سے اپنے اور فیملی کی امیگریشن کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ فضل کرے۔

❁... پھر ایک بچّے نے سوال کیا کہ نجاشی کے فوت ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھایا تھا۔ کیا ہم عیسائیوں کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟

اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ مسلمان تھا۔ اس نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کو عزت و احترام دیا تھا۔ نجاشی کی وفات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا۔ کوئی ٹیلیگراف، Text اور ٹیلیفون سسٹم تو نہیں تھا ناں جو نجاشی کی وفات کی اطلاع مل گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا کہ نجاشی فوت ہو گیا ہے۔ اور اس وقت پتہ نہیں اس کی تدفین بھی ہوئی تھی کہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ پسندیدہ تھا اور یقیناً دل میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوا تھا اور وہ مومنین میں سے تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عیسائی تمہیں کب کہتے ہیں کہ تم جنازہ پڑھو؟ ہاں اگر کوئی مسلمان جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہیں مانا ہوا اگر وہ فوت ہو جاتا ہے اور اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں ہے تو پھر احمدیوں کو اس کا جنازہ پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانے والا اور کلمہ طیبہ پڑھنے والا کوئی شخص بغیر جنازہ کے دفن نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر احمدی کو پتہ لگے تو یہ ہمارا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ ایسے آدمی کا جنازہ پڑھ کر اس کی تدفین کر دیں۔ عیسائیوں کو تو جنازے کی ضرورت ہی کوئی نہیں وہ تو اپنی سروس کرتے ہیں۔

❁... ایک بچّے نے سوال کیا کہ Genetic Engineering کہاں تک استعمال کرنے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جس حد تک یہ بنی نوع انسان کیلئے فائدہ مند ہے، اس حد تک استعمال ہونا چاہیئے۔ صحت کیلئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ مگر کلوننگ کیلئے نہیں۔ ہاں اعضاء اور دوسری بیماریوں کے علاج کیلئے کلوننگ کا استعمال ہوسکتا ہے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
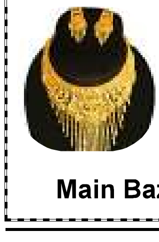
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔

Please contact for quality construction works
Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386
MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

❁... اسی بچّے نے سوال کیا کہ کیا کلوننگ کا کوئی فائدہ ہے؟اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کلوننگ تو بالکل منع ہے۔اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ اگر تم اس کی تخلیق میں دخل اندازی کرو گے تو تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔اگرچہ کلوننگ کرنا ممکن ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔اس لئے جہاں تک انسان کے فائدہ کا سوال ہے اس حد تک کلوننگ کا استعمال ٹھیک ہے۔ورنہ کلوننگ میں تو وہ پورے جینیٹک سسٹم کو خراب کررہے ہوتے ہیں۔

❁...ایک بچّے نے سوال کیا کہ ہم غیر از جماعت نوجوانوں سے اسلام یا دین کے بارہ میں کیسے بات کریں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ آج کل مذہب کی پرواہ نہیں کرتے۔اس لئے پہلی چیز یہ ہے کہ انہیں خدا کی ذات پر یقین دلایا جائے۔اگر خدا کی ذات پر یقین آجائے تو پھر مذہب کے بارہ میں بات ہوسکتی ہے۔جو لوگ خدا پر ہی یقین نہیں رکھتے انہیں مذہب کی کیا پرواہ۔تو اس طرح ہر ایک کے ساتھ علیحدہ معاملہ کرنا پڑے گا۔دہریہ کو پہلے خدا کی ذات پر یقین دلانا پڑے گا۔جو خدا کی ذات پر یقین رکھتے ہیں انہیں مذہب کے بارہ میں اور اس کی ضرورت کے بارہ میں بتانا پڑے گا۔ اور پھر بتانا ہوگا کہ اسلام ہی کیوں سچا مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان سب باتوں کیلئے آپ واقفینِ نو کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب Introduction to the Study of the Holy Qur'an (دیباچہ تفسیر القرآن) پڑھنی چاہئے۔اس کے پہلے سو صفحات میں مذہب کیا ہے، مذہب کی کیوں ضرورت ہے اور سچا مذہب کون سا ہے، کے موضوعات کو پوری وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔صرف سوال نہ پوچھتے رہا کرو، خود بھی پڑھا کریں، مطالعہ کیا کریں۔

❁...بچّے نے سوال کیا کہ جنّ کیا ہوتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنّ کے بہت سے مطالب ہیں، کوئی بھی ایسی چیز جو بہت شاذ کے طور پر نظر آتی ہو، یا جسے ہم دیکھ نہیں سکتے، یا بڑے لوگ جو عام لوگوں سے نہیں ملتے ان سب کو جنّ کہا گیا ہے۔بیکٹیریا کو بھی جنّ کہا گیا ہے کیونکہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی وغیرہ کے لئے ہڈیاں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان میں بیکٹیریا رہتا ہے۔اور اس کی جگہ خشک پتھر استعمال کرنے کا کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں جنّ کیلئے بہت سی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ جنّ وہ لوگ بھی تھے جن کا قرآن شریف میں اس طرح ذکر آیا ہے کہ بعض قبیلوں سے بعض لوگ آئے تھے جو اپنے لوگوں کے سردار اور لیڈرز تھے۔یہ لوگ پہاڑی علاقوں یا دور دراز کے علاقوں سے آئے تھے اور ممکن ہے کہ کشمیر وغیرہ کے علاقہ کے تھے جو بنی اسرائیل کے لوگ تھے۔انہوں نے قرآنِ کریم کی آیات سنیں اور چلے گئے۔اور اپنی قوم کو جا کر کہا کہ جس نبی نے آنا تھا وہ آگیا ہے۔اور یہ اس کی تعلیم ہے۔پس ایسے لوگوں کو بھی جنّ کہا گیا ہے۔

❁...ایک بچّے نے سوال کیا کہ ہم اپنے ہم عمر لڑکوں کو تبلیغ کیسے کرسکتے ہیں جبکہ وہ مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل کام Follow up ہے جو آپ نہیں کرتے۔آپ لوگ صرف بروشرز دے کر آجاتے ہیں اور جو نگرانی کا اصل کام ہے وہ نہیں کرتے۔اگر آپ نگرانی کریں تو میرا خیال ہے کہ آپ جو سوال کرنے لگے تھے اس کا جواب بھی مل جائے گا۔اسی لئے میں نے کہا تھا کہ ایک بروشر کے بعد اگلا بروشر آنا چاہیے۔پہلے Introduction of Ahmadiyyat یا Message of Peace ہو۔ پھر دوسرا بروشر یہ ہونا چاہئے کہ یہ امن کا پیغام کون لے کر آیا؟ اس زمانہ میں جس امام نے آنا تھا وہ آچکے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام ہے اور اس طرف آؤ گے تو دنیا میں امن قائم ہوگا، دنیا میں خدا سے جوڑ پیدا ہوگا اور تم خدا کو دیکھو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چونکہ ایک بڑی تعداد تک یہ پیغام نہیں پہنچا اور جن تک پہنچا ہے ان کا ٹھیک طرح سے follow-up نہیں ہوا۔اسی لئے دہریوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور لوگ مذہب سے بے پرواہ ہوتے جارہے ہیں۔اب اگلا قدم اُٹھانا پڑے گا۔ایک جگہ اگر آپ نے نگرانی نہ کی تو پھر تو اس کا یہی مطلب ہے کہ آپ چھوڑ کر آگئے۔آپ بھی بھول جائیں گے اور وہ بھی بھول جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں 2005ء میں یہاں آیا تھا اور اب 2013ء میں یہاں آیا ہوں۔بہت سارے احمدی مجھے ملے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کو یاد ہے کہ ہم 2005ء میں آپ سے ملے ہیں۔آٹھ سال میں مجھے تو وہ یاد رہتے ہیں جو بار بار ملتے رہتے ہیں۔اسی طرح آپ کو وہ یاد رہیں گے اور آپ کا پیغام وہ یاد رکھیں گے جن کو آپ بار بار ملیں گے۔ایک بار ملنے سے تو اس طرح یاد نہیں رکھا جاسکتا؟

❁...ایک بچّے نے سوال کیا کہ سگریٹ اسلام میں جائز کیوں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کون سے اسلام میں جائز ہے؟ اسلام میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں ہے۔اسلام تو قرآن کریم ہے اور وہ سنّت ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ہیں جو ہم تک پہنچی ہیں۔اُس زمانہ میں تو سگریٹ تھا ہی نہیں تو اس کا اسلام سے کیا تعلق؟ ہاں اسلام نے ہر اس چیز کو برا کہا ہے جس سے نشہ کی عادت پڑ جاتی ہے۔اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ سگریٹ پینا منع ہے۔یعنی منع اس لحاظ سے ہے کہ بری بات ہے اور جس کو اس کی عادت پڑ جائے اس کو چھوڑ دینی چاہیے۔ایک دفعہ ایک مجلس میں آپ نے فرمایا تو آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے جو حُقّہ پیتے تھے اور وہ گھروں میں گئے اور ساروں نے اپنے حقّے توڑ دیئے۔ بلکہ ایک اور جگہ یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ تمباکو، سگریٹ اور حقّہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو شاید یہ بھی منع ہوتا۔

❁...ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا واقفینِ نو بچے ہنر سیکھ سکتے ہیں جیسے آٹو میکینک وغیرہ؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایسے پیشوں میں جانے کا شوق ہو تو پہلے اجازت لینی ہوگی۔ہمیں ہر طرح کے ہنر جاننے والے چاہئیں۔ ہمیں آٹو میکینک، الیکٹریشن، الیکٹریکل انجینئرز، مکینکل انجینئرز سب چاہئیں۔ اگر تمہیں کسی ایسی چیز میں انٹریسٹ ہے تو تم وہ پڑھ لو لیکن پہلے پوچھ لو کہ مَیں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی لئے میں نے کہا تھا کہ 15 سال بعد اپنا عہد دوبارہ تازہ کریں۔ پھر 18 سال کے بعد جب یونیورسٹی میں جاتے ہو تو پہلے اجازت لو کہ میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔اگر اجازت مل جائے تو تم وہ پڑھ لو اور اس کے بعد جب اس تعلیم سے فارغ ہو جاؤ اور اپنی تعلیم مکمل کرلو تو اس کے بعد پھر تمہیں بتادیں گے کہ خود اپنا کام کرنا ہے یا جماعت تم سے کام لے گی۔لیکن اگر کوئی آٹو میکینک یا الیکٹریشن یا پلمبنگ یا پھر اس قسم کے ہنر میں جانا چاہے تو اس قسم کے لوگ بھی ہمیں چاہئیں۔مگر آپ اپنے عزائم بلند کیوں نہیں رکھتے؟

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اسی بچے نے بتایا کہ وہ بارھواں گریڈ ختم کرنے والا ہے اور آگے بزنس کرنے کا خواہش مند ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بزنس سے بہتر ہے آٹو میکینک کرلیں۔ آپ کے بزنس کو جماعت احمدیہ کیا کرے گی؟

❁...اس کے بعد ایک بچے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی کہ اس نے سورۃ الجمعہ زبانی یاد کرلی ہے اور وہ حضور انور کو سنانا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ۔ابھی تو وقت نہیں ہے۔چلو پہلی پانچ آیتیں سنادو۔اس پر بچے نے سورۃ الجمعہ کی پہلی پانچ آیات سنائیں۔

❁...اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک افریقن واقفِ نو طالبعلم نے بتایا کہ اس کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور وہ یہاں کیلگری میں الیکٹریکل انجنیئرنگ کررہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب پڑھائی مکمل کرلیں تو پھر ملیں۔

❁...اس کے بعد ایک بچّے نے سوال کیا کہ اہل کتاب عورت سے شادی کی اجازت ہے۔لیکن مسلمان عورت کیوں اہلِ کتاب سے شادی نہیں کرسکتی؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ عدم مساوات اس لئے نہیں ہے کہ اگر تم اہلِ کتاب لڑکی سے شادی کرو تو وہ لڑکی تمہارے اثر میں رہے گی۔لیکن اگر کوئی مسلمان عورت کسی عیسائی سے شادی کرتی ہے تو وہ اس کے مذہب کے زیر اثر ہوگی۔اس لئے اسلام عورت کو غیر مذہب والے شخص سے شادی کی اجازت نہیں دیتا۔اس طرح عورت اسلام سے دور ہوجائے گی اور آئندہ نسلیں ضائع ہوجائیں گی۔

❁...ایک بچّے نے سوال کیا کہ ابلیس نے فرشتہ ہونے کے باوجود اللہ کا انکار کیوں کیا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ فرشتہ تھا ہی نہیں۔تمہیں کس نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے؟ اس پر بچے نے عرض کی کہ وہ شیطان بننے سے پہلے تو فرشتہ تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابلیس شیطان بننے سے پہلے بھی شیطان ہی تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی اس کو فرشتہ کہیں نہیں کہا۔ وہ تو ایک بُروں اور اچھوں کی مجلس تھی۔جو فرشتے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بات مان لی اور جو شیطانی صفت تھا اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانتا۔وہ تو پہلے ہی اس کی فطرت میں انکار تھا۔اسی لئے اس نے کہا تھا کہ میں آگ سے بنا ہوں اور یہ انسان مٹی سے بنا ہے۔تو ناری فطرت آگ کی فطرت ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت کی صلاحیت ہی نہیں رکھی۔وہ پہلے ہی آگ تھا۔وہ فرشتہ تھا ہی نہیں۔فرشتے تو ٹھنڈی چھاؤں ہوتے ہیں۔اور جو آگ تھا وہ کس طرح فرشتہ ہوسکتا ہے؟

واقفینِ نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس نو بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تمام بچوں کو قلم، ٹوپیاں اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

تقریب آمین

بعدازاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل انیس خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم سنا:

1۔عزیزہ زویا چوہدری بنت ڈاکٹر ندیم چوہدری صاحب۔2۔عزیزم حاشر احمد رافع ابن عبدالرافع صاحب۔3۔عزیزہ رحمہ قربان بنت قربان احمد صاحب۔4۔عزیزم مبرور احمد ابن منظور احمد صاحب۔5۔عزیزم ذیشان باجوہ ابن رضوان باجوہ صاحب۔6۔عزیزم تفرید احمد ابن منظور احمد صاحب۔7۔عزیزہ دُرِّ ہدیٰ بنت منصور احمد صاحب۔8۔عزیزم بنیامین احمد ابن منصور احمد صاحب۔9۔عزیزہ فریحہ نایاب احمد بنت اعجاز احمد صاحب۔ 10۔عزیزہ عتیقہ سمیع بنت عطاء القدوس سمیع صاحب۔11۔عزیزہ ماہم احمد بنت مظفر احمد صاحب 12۔عزیزہ شزہ شہزاد بنت واصف شہزاد صاحب۔13۔عزیزہ رامین مہر صدیقی بنت حافظ عطاء العلیم صدیقی صاحب۔ 14۔عزیزم تنزیل احمد ابن شفیق قریشی صاحب۔15۔عزیزم حمیل رشید چوہدری ابن عرفان احمد چوہدری صاحب۔ 16۔عزیزم ارہام احمد ابن الیاس احمد صاحب 17۔عزیزم ارسال احمد ابن محمود احمد صاحب۔18۔عزیزہ دانیہ رشید ابن محمد افتخار رشید صاحب۔19۔عزیزم صباحت احمد باجوہ ابن وجاہت باجوہ صاحب۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

1۔MB Thomson، 2۔Vaughan,South 3۔Saskatoon,North، 4۔Saskatoon 5۔South، Lloydminster۔6، Vancouver۔ 7۔BC، Surrey East,BC۔

آمین کی تقریب کے بعد نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مسجد بیت الرحمن سے روانہ ہوکر دس بج کر پینتیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

21 مئی بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

Whistler کے علاقہ کی سیر

پروگرام کے مطابق آج کا دن صوبہ برٹش کولمبیا کے ایک خوبصورت علاقہ Whistler کی سیر کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

گیارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کے بعد یہاں سے روانگی ہوئی۔ یہ سارا علاقہ نہایت ہی خوبصورت اور دل لبھانے والے مناظر پر مشتمل ہے۔ بحرالکاہل (PacificOcean) کا یہ حصّہ بہت ہی خوبصورت اور سرسبز جزائر پر مشتمل ہے اور پھر ان جزائر نے سر سبز وشاداب، گھنے جنگلوں پر مشتمل پہاڑوں کو اٹھایا ہوا ہے۔ بعض جزائر میں آبادیاں بھی نظر آتی ہیں۔ ہر موڑ کے بعد نئی وادیاں اور نئے مناظر سامنے آجاتے ہیں اور ہر آنے والا نظّارہ پہلے سے زیادہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد Provincial Park میں کچھ دیر کے لئے قافلہ رُکا۔ یہاں بلند پہاڑوں سے "Shannon Falls" کا نظّارہ بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ یہ آبشار گیارہ سوفٹ کی بلندی سے گرتی ہے۔ اس آبشار کا نام William Shannon کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے آغاز میں یہ سارا علاقہ ولیم شینن کی ملکیت تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جگہوں سے اس آبشار کی تصاویر بھی بنائیں۔

بعض احمدی فیملیز اپنے طور پر اس آبشار کو دیکھنے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ جب انہوں نے اچانک حضور انور کو دیکھا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ سبھی نے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

یہاں قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد ایک بج کر 35 منٹ پر آگے روانگی ہوئی اور مزید چالیس منٹ کے سفر کے بعد "Brandywine Falls" کے مقام پر پہنچے۔ بلند پہاڑوں سے بہتا ہوا یہ پانی، پہاڑوں کے دامن میں ایک انتہائی گہری کھائی میں گرتا ہے اور پھر چند سومیٹر کے بعد ایک قدرتی جھیل میں جا ملتا ہے۔ یہ سارا علاقہ اور یہ نظّارہ قابل دید ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس علاقہ میں بھی قریباً نصف گھنٹہ قیام فرمایا اور مختلف مقامات پر تشریف لے جا کر ان حسین قدرتی مناظر کو دیکھا جو اس کائنات کے خالق کی یاد دلاتے ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی حمد میں ڈوب جاتا ہے۔

یہاں سے قریباً پونے تین بجے روانہ ہو کر مزید نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد Whistler کے علاقہ میں پہنچے۔ یہ علاقہ کافی بلندی پر واقع ہے اور اس کے چاروں اطراف بلند پہاڑ ہیں۔ ایک طرف سے یہ پہاڑی سلسلہ Whistler Mountain اور دوسری طرف سے "Blackcomb Mountain" کہلاتا ہے۔ یہ پہاڑ موسم سرما میں برف سے لدے ہوتے ہیں۔ گزشتہ Winter Olympics کا انعقاد اسی علاقہ میں ہوا تھا۔

یہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام ہوٹل Fairmont Chateau Whistler میں کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک ہال نما بڑا کمرہ حاصل کیا گیا تھا۔ چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے یہاں سے واپس جانے کے لئے روانگی ہوئی۔ چند کلومیٹر کے بعد راستہ میں "Lost Lake" پر کچھ دیر کے لئے رکے پھر یہاں سے روانہ ہو کر سوا آٹھ بجے وینکوور رہائشگاہ آمد ہوئی اور حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمن'' تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

''مسجد بیت الرحمن'' وینکوور کے افتتاح کے بعد وزٹ کرنے والے زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ وینکوور نے بتایا کہ ایک کینیڈین جوڑا (میاں بیوی) مسجد کے بیرونی گیٹ پر آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے گلوبل T.V پر اس مسجد کے افتتاح کی خبر سنی اور دیکھی ہے پھر مسلمانوں کی اس جماعت کے روحانی پیشوا کو بھی ٹی وی پر دیکھا ہے اور اس کی باتیں سنی ہیں تو بہت اچھی لگیں۔ ہم نے پروگرام بنایا کہ آج ہم اس مسجد کو دیکھ کر آئیں اور اسلام کے بارہ میں مزید معلومات لیں۔ چنانچہ ان کو مسجد کا وزٹ کروایا گیا۔ دونوں نے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں بھی شرکت کی اور حضور انور کا خطاب مکمل طور پر سنا اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔

مسجد کے بیرونی مین گیٹ کے سامنے سے سڑک گزرتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنی گاڑیاں روک کر گیٹ پر ڈیوٹی دینے والے خدام سے اس مسجد کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ اتنی خوبصورت مسجد ہم نے پہلی بار دیکھی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہم میں اور احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ ہم دوبارہ کسی دن آئیں گے اور بات کریں گے۔ ہمیں اس مسجد کا ماحول بہت پیارا لگا ہے۔

''مسجد بیت الرحمن'' کے سامنے سے سڑک گزرتی ہے جہاں سے دن رات ہزاروں گاڑیاں گزرتی ہیں۔ پھر مسجد کے دائیں طرف دریائے فریزر پر ایک بہت اونچا پُل بنایا گیا ہے جہاں سے مسجد کا نظارہ بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ خصوصاً رات کے وقت اس کا روشن مینار اور گنبد لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور اس پُل سے گزرنے والے مسافروں کی نظر مسجد پر پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس مسجد کو دیکھنے کے لئے کثرت سے لوگ آئیں گے اور یہ مسجد اسلام کے تعارف کا ذریعہ بنے گی اور اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچانے کے لئے اس کے در کھلے رہیں گے اور ہر آنے والا اس سے فیضیاب ہوگا اور سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت بھی پائیں گی۔

(باقی آئندہ)

وصایا : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6924 میں کے پی ثناء شکور زوجہ کے ای بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن میپنچند اڈاکخانہ آرٹیز کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کل زیورات رقم 1002400 حق مہر 100000 کل میزان: 1102400۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ای کے منصور الامۃ: کے پی ثناء شکور گواہ: کے ای بشیر احمد

مسل نمبر 6925 میں شیخ جمیل احمد ولد شیخ غلام مسیح قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کوآنس ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.7.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 7000 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد معراج علی العبد: شیخ جمیل احمد گواہ: شیخ محمود احمد

مسل نمبر:6926 میں صالحہ بیگم زوجہ شیخ جمیل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کواس ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-7-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا کل وزن 81.940 قیمت 153637 روپئے کل وزن چاندی 200 گرام قیمت 5265 کل رقم 158902 حق مہر بذمہ خاوند 32500۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ جمیل احمد الامۃ: صالحہ بیگم گواہ: شیخ محمود احمد

مسل نمبر:6927 میں طاہرہ بیگم زوجہ عمر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 5/10/86 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 21.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور 2 تولے قیمت 54630 روپئے۔ حق مہر 7000 یورو بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 1900 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وحید الدین شمس الامۃ: طاہرہ بیگم گواہ: صغیر عالم

مسل نمبر :6928 میں ناصرہ عزیز بنت عزیز احمد شیخوپوری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش 93-9-21 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 15.6.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وحید الدین شمس الامۃ: ناصرہ عزیز گواہ: صغیر عالم

مسل نمبر :6929 میں گوہر زیب راتھر ولد اورنگ زیب راتھر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 19.6.78 ساکن گپتا بھون، ڈھانگری تحصیل منڈی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10.7.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 12968 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد فرید العبد: گوہر زیب راتھر گواہ: نصیر احمد معلم

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 11 اپریل 2013ء بروز جمعرات، ساڑھے دس بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب منصور (Eye specialist۔ سابق امیر ضلع وہاڑی۔ حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم آجکل UK پر visit آئے ہوئے تھے کہ 17 اپریل 2013ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء (چک 99 شمالی ضلع سرگودہا) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔ پندرہ سال بوریوالہ شہر میں بطور صدر جماعت اور کچھ عرصہ بطور امیر ضلع وہاڑی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو بوریوالہ شہر میں احمدیہ مسجد کی تعمیر اور احمدیہ قبرستان کے لئے ایک ایکڑ رقبہ منظور کروانے کی توفیق ملی۔ یہاں آپ کا Eye hospital ہے جس سے ہزار ہا مریضوں کو سستے علاج کا موقع ملا۔ 50 ہزار سے زائد کامیاب آپریشن کرنے پر international آئی سیمینار میں امریکن بائیوگرافیکل انسٹیٹیوٹ سے 1988 میں گولڈ میڈل بھی حاصل کیا۔ اپنے آبائی گاؤں میں ایک فری ڈسپنسری بھی بنائی ہوئی تھی جہاں سے غرباء کو مفت علاج کی سہولت میسر تھی۔ بہت نیک، غریب پرور، دعا گو اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:

(1) مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب (آسٹریلیا) 10 مارچ 2013ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1969ئسے 2002ء تک ٹی آئی کالج ربوہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ نے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کچھ عرصہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم بھی رہے۔ 13 سال تک بطور ناظم گوشت جلسہ سالانہ ربوہ خدمت بجا لانے کی بھی توفیق پائی۔ 2007ء میں آسٹریلیا چلے گئے جہاں آپ صدر قضاء بورڈ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت سادہ، اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے، خلافت کے فدائی اور اطاعت گزار، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب مرحوم۔ جھنگ) 19 مارچ 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب آف لدھیانہ کی پوتی تھیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے سفر لدھیانہ کے موقع پر بیعت کی تھی۔ آپ کے میاں 1995ء میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے عرصہ بیوگی نہایت صبر اور شکر سے گزارا اور بچوں کی بہت اچھے رنگ میں پرورش اور تربیت کی۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور چندوں میں باقاعدہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عرفان احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آج کل ٹوگو میں صدر جماعت اور مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم محمد نصرت اللہ غوری صاحب (ابن مکرم محمد اسماعیل غوری صاحب۔ حیدر آباد انڈیا) 16 مارچ 2013ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ نے حیدر آباد زون میں نائب زونل امیر اور سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا خلافت سے محبت اور اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔ عہدیداران اور مرکزی مہمانوں کا احترام کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ بشارت بیگم امینی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد امینی صاحب۔ بریڈفورڈ) 16 مارچ 2013ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والی، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، خدمت خلق میں پیش پیش نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی نیک تربیت کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم عبدالمجید ناصر صاحب (ابن مکرم مولوی عبداللطیف صاحب۔ کراچی) 14 مارچ 2013ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو تعلیم و تربیت کے لئے قادیان میں حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تھا۔ اسی تربیت کی بدولت آپ کی ساری زندگی خلافت سے محبت اور جماعت سے وابستگی میں گزری۔ پاکستان میں جب جلسہ پر پابندی لگی تو آپ نے قادیان جانا شروع کر دیا اور 2011ء تک باقاعدگی سے وہاں جاتے رہے۔ آپ کو کراچی کے حلقہ النور میں ایک لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے حلقہ میں تعلیم القرآن اور تربیت کے حوالے سے دلچسپ پروگرام بھی کرواتے رہے۔ اولاد کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم طالب حسین صاحب ہومیو ڈاکٹر (ابن مکرم نور ولی صاحب۔ بشیر آباد ضلع حیدر آباد) 24 مارچ 2013ء کو 56 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اپنے کلینک کے سامنے واقع ہوٹل میں لگی آگ کو دیکھ رہے تھے کہ سڑک پر آنے والی ایک تیز رفتار ویگن نے سڑک کے کنارے کھڑے کئی افراد کو زخمی کر دیا۔ آپ بھی اس گاڑی کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور ہر طبقہ فکر میں بہت مقبول تھے۔ غرباء، بیوگان اور یتامیٰ کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت بلند حوصلہ والے اور اطاعت گزار تھے۔ مالی قربانی میں بہت باقاعدگی اور تسلسل تھا۔ خلافت سے پختہ تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے جنازہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے اور تدفین تک موجود رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(7) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ (کینیڈا)۔ 26 مارچ 2013ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے کینیڈا کی دو جماعتوں لندن (اونٹاریو) اور سڈبری میں صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو مسجد بیت الاسلام کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کے وفادار، تبلیغی مساعی میں پیش پیش، ہمدرد، متوکل علی اللہ، نیک اور متقی انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم نعمت اللہ بھٹی صاحب (ابن مکرم چوہدری فیروز دین صاحب ربوہ) 18 دسمبر 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت رانا رحیم بخش بھٹی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔ آپ نے فضل عمر ہسپتال میں 33 سال میل نرس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایک لمبا عرصہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے ساتھ سرجیکل وارڈ میں بطور وارڈ انچارج کام کیا۔ آپ اپنی ڈیوٹی انتہائی محنت اور ایمانداری سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم متوکل علی اللہ، صابر و شاکر، خوش اخلاق، شفیق اور ہر ایک کی خدمت کرنے والے صاحب رؤیا، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب۔ ڈسکہ) 26 فروری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، نظام خلافت سے عشق کی حد تک پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والی، غریب پرور، صابر و شاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب (مربی سلسلہ) آج کل نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(10) مکرم غلام حسن صاحب (Nidda۔ جرمنی) 29 جنوری 2013ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے جرمنی میں بیعت کی تھی۔ جماعت سے بہت پیار و وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل منتظم عمومی انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرمہ ناصرہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم۔ محمود آباد سندھ)۔ 15 مارچ 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ تقریباً ایک سال سے فالج اور کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم مولوی یامین خان صاحب (نارووال) 7 فروری 2013ء کو 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے 1962ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو اور صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ آپ کو اپنی جماعت میں بحیثیت صدر جماعت، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے گھر کے ساتھ ایک مسجد بنوانے کی بھی توفیق پائی۔

(13) مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب (راولپنڈی) 6 جنوری 2013ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ نے اپنی جماعت حلقہ خیابان سرسید میں لمبا عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایوان توحید کے شعبہ وصایا میں اعزازی کارکن کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نڈر داعی الی اللہ تھے۔ جماعت کے اطاعت گزار، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت سے اخلاص و وفا اور محبت کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ غرباء کی بلا تفریق خاموشی سے مدد کیا کرتے تھے۔

(14) عزیزہ امۃ المصور بھٹی (بنت مکرم مودود احمد بھٹی صاحب آف فلاڈیلفیا۔ امریکہ) 3 فروری 2013ء کو 20 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزہ 8 سال کی عمر سے بیمار چلی آرہی تھیں اور کھانے، پینے اور چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ لمبی تکلیف دہ بیماری کا بڑے صبر و حوصلہ سے مقابلہ کیا۔ عزیزہ نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی یادگار چھوڑا ہے۔ عزیزہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) کی نواسی تھیں۔

(15) عزیزم قریشی احمد ندیم (ربوہ) 23 دسمبر 2012ء کو بعمر 17 سال بوجہ بلڈ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ وقف نو کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور ہمیشہ پوزیشن حاصل کیا کرتا تھا۔ بیماری کا علم ہونے کے باوجود بڑی ہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ نماز باجماعت کا پابند اور بڑے شوق سے جماعتی ڈیوٹیاں کرنے والا مخلص نوجوان تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
1800 3010 2131

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

منظوری سالانہ ذیلی اجتماعات بھارت 2013

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2013 کیلئے مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری فرمائی ہے۔

- اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت مورخہ 28-29-30 ستمبر (بروز، ہفتہ۔اتوار۔سوموار)
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مورخہ 1-2-3؍اکتوبر (بروزمنگل، بدھ، جمعرات)
- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت وناصرات الاحمدیہ مورخہ 1-2-3؍اکتوبر (بروزمنگل، بدھ، جمعرات)

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

اعلان

☆......دفتر بدر میں اپنے حسابات و دیگر معلومات کیلئے خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور دیں۔

☆......احباب ہفت روزہ بدرؔ میں اشتہارات دیکر اپنے کاروبار کو بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدرؔ کی اشاعت اب کئی گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی اس کے خریدار بڑھ رہے ہیں۔ اشتہار دینے کے لئے درج ذیل تفصیلات پر معلومات حاصل کریں۔

فون نمبر دفتر بدر: 01872-224757 (موبائل)09872445875

ای میل: badrqadian@rediffmail.com

جماعت احمدیہ کا ٹول فری نمبر: 180030102131

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ ہندوستانی وقت کے مطابق 5.30 بجے شام شروع ہوتا ہے۔ تمام زونل امراء، مبلغین و معلمین کرام حضور انور کے Live خطبہ جمعہ کو احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو سنانے کا باقاعدگی سے اہتمام کریں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۲۴

ہر سطح پر سیکرٹریانِ مال کو فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ہر فرد تک اُن کی ذاتی approach ہو، یہ نہیں کہ ذیلی تنظیموں کے سپرد کردیا جائے کہ ذیلی تنظیمیں اس میں مدد کریں۔ ذیلی تنظیمیں صرف اس حد تک مدد کریں گی، وہ اپنے ممبران کو تلقین کریں، اس سے زیادہ سیکرٹریانِ مال کی مدد ذیلی تنظیم کا کام نہیں ہے۔ ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو توجہ دلاسکتی ہیں کہ سیکرٹریانِ مال سے تعاون کریں۔ اور چندے کی روح کو سمجھیں۔ بہرحال چندے کی روح کو سمجھانا تو ذیلی تنظیموں کا کام ہے لیکن سیکرٹریانِ مال اس بات سے بری الذمہ نہیں ہوجاتے کہ ہم نے ذیلی تنظیموں کو کہا تو انہوں نے ہماری مدد نہیں کی۔ یہ ذمہ داری اُن کی ہے اور اُنہی کو نبھانی پڑے گی۔ سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ ہر مقامی سطح پر، ہر گھر تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

اس کے علاوہ بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی میں آج توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ خلیفہ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو کی جاتی ہیں، مختلف وقتوں میں، اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ جہاں عہدیدار یہ احبابِ جماعت کو توجہ دلائیں وہاں عہدے داران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہورہا ہے۔

اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں، وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اُس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔ اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کررہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ صحیح طریق نہیں ہے۔ امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں دو مرتبہ کم از کم صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے اُن کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریانِ مال، سیکرٹریانِ تربیت، سیکرٹریانِ تبلیغ، یہ بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے سال میں اور کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہوجائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے بہت سارے مسائل ہیں، وہ بھی خود بخود حل ہوجائیں گے۔

اور ایک بات اہم بات جو پہلے بھی میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، یہ ہے کہ افرادِ جماعت سے پیار اور نرمی کا سلوک کریں۔ یو۔کے شوریٰ پر جو میں نے باتیں کی تھیں، یو۔کے شوریٰ کا مختصر سا خطاب تھا، وہ ہر عہدیدار تک پہنچنا چاہئے اور تبشیر اس بارے میں انتظام کرے، ہر جگہ پہنچادیں یہ۔ انتظامی امور میں ایک بات اور یہ کہنی چاہتا ہوں کہ عہدے دار اپنے اپنے شعبہ کے قواعد کے بارے میں ضرور پڑھیں۔ قواعد میں ہر ایک شعبہ کو پتا ہونا چاہئے کہ اُس کے کیا فرائض ہیں؟ کیا اختیارات ہیں؟

ایک ہدایت نیشنل امیر کے لئے ہے کہ وہ ریجنل امیر کو جو کام اور اختیارات دیں اُس کے بارے میں مرکز کو بھی لکھیں اور بتائیں۔ امراء خاص طور پر قواعد کی کتاب میں سے جو قواعد ہیں، 215 سے 220 تک، وہ ضرور پڑھیں اور ان کو ذہن میں رکھیں، اور ان پر عمل کریں، خاص طور پر جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی تعلق میں مبلغین کو بھی میں یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور ایک ذمہ داری اُن کی یہ بھی ہے کہ جماعتوں میں قرآنِ کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ اگر کبھی دورے پر ہوں خود، تو ایسے استاد تیار کریں جو بچوں اور قرآنِ کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کو قرآنِ کریم پڑھا سکیں اور یہ کلاسیں باقاعدگی سے ہونی چاہئیں، یہ نہیں کہ ہفتہ میں ایک دن ہوگئی یا ہفتہ میں دو دن ہوگئی، مغرب یا عشاء کے وقت، جب بھی وقت ہو، پڑھائیں، اگر مربیان اور مبلغین دورے پر نہ ہوں اور خود موجود ہوں، تو جو اُن کے سینٹر ہیں، وہاں یہ کلاسیں لیں۔ اس طرح بھی بچوں کو آپ لوگ مسجد سے attach کریں گے، مرکز سے attach کریں گے اور تربیتی لحاظ سے بھی یہ بڑی مفید ہوگی چیز، اور قرآنِ کریم کے پڑھانے کا جو فائدہ ہے، وہ تو ظاہر و باہر ہی ہے۔

یہ بھی اہم بات یاد رکھیں کہ اگر کسی عہدے دار یا اگر امیر کو بھی کسی بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہو۔ مثلاً اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جو جماعتی روایت کے خلاف ہے یا جس میں کوئی شرعی روک ہے، تو ادب کے دائرے میں اور نرمی کے ساتھ توجہ دلائیں، اگر بات نہ مانی جائے اور جماعتی نقصان ہورہا ہو یا شرعی حکم ٹوٹ رہا ہو، تو پھر مجھے اطلاع کردیں، کسی قسم کی آپس میں بحث اور ایک ضد بازی نہیں شروع ہوجانی چاہئے۔ کیونکہ یہ پھر نظامِ جماعت کو تفرقہ ڈالنے کا موجب بنتی ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور نے عزیزہ ثانیہ خان صاحبہ اہلیہ آصف خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ کینیڈا کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے آپ کے احوال وخدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 5 Sep 2013 Issue No.36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

جماعتی نظام ذیلی تنظیموں مربیان اور عہدیداران کو نصائح

ہم نے حتی الوسع ہر احمدی کو ضائع ہونے سے بچانا ہے یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری، اور ہر سطح پر ذیلی تنظیموں اور نظام جماعت کی ذمہ داری ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 راگست 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

کچھ دن ہوئے، دینی تربیتی امور کا ایک جائزہ اتفاق سے ایک عہدے دار کے ساتھ باتوں باتوں میں میرے سامنے آیا اس کو دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ بعض امور ایسے ہیں جن پر مجھے کچھ کہنا چاہیئے، یہ امور جس طرح یہاں کی جماعت کے لئے اہم ہیں، اسی طرح دنیا کی دوسری جماعتوں کے لئے بھی اہم ہیں۔ یا نئی نسل اور اُن افراد کے لئے بھی جاننا ضروری ہیں جو زیادہ تر جماعتی کاموں میں involve نہیں ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جن کو عموماً کھول کر بیان نہیں کیا جاتا۔ یا مربیان اور عہدے داران افرادِ جماعت کے سامنے اس طرح احسن رنگ میں ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے بعض ذہنوں میں سوال اُٹھتے ہیں لیکن وہ سوال کرتے نہیں، حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ مربیان اور مبلغین یا عہدے داروں سے، جو علم رکھتے ہیں یا اپنی ذیلی تنظیموں کے عہدے داروں سے خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعلق رکھنے والے اور تعلق رکھنے والیاں اپنی اپنی متعلقہ ذیلی تنظیموں سے سوال کرسکیں آسانی سے، تاکہ معلومات میں بھی اضافہ کریں اور شکوک وشبہات کو دور کریں۔ یا مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعض عہدے دار بھی اپنے فرائض اور دائرہ کار کے بارے میں تفصیل نہیں جانتے اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا نہیں کرتے۔

جو باتیں میں بیان کرنے لگا ہوں اس میں ایک پہلو تو عقیدے اور اُس کے بارے میں علم سے تعلق رکھتا ہے، کیونکہ ہمیں علم ہونا چاہیئے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ اور کیوں یہ باتیں ایک احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔ اس میں مالی قربانی ہے، اس بارے میں لوگ تفصیل جاننا چاہتے ہیں، دوسرے اس تعلق میں عہدے داران کی بعض انتظامی ذمہ داریاں ہیں، اُن کو کس طرح نبھانا ہے اور کس حد تک اختیارات ہیں، تو بہرحال مختصراً اس تعلق میں ان دو باتوں کی طرف میں توجہ دلاؤں گا۔ سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے اپنے لوگوں کی بھی تربیت کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ایک پیدائشی احمدی ہے، اُسے علم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ نئے آنے والوں کو تو اس کا اچھی طرح علم ہوتا ہے۔ پڑھ کر تحقیق کر کے آتے ہیں، لیکن جو اتنے زیادہ ایکٹو نہیں ہیں، اجتماعات اور جلسوں پر بھی بعض نہیں آتے ان کی ایک تعداد ہے۔ ایک تعداد ہے جس کی طرف ہمیں فکر سے توجہ دینی چاہیئے اور اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنا کر اس پر کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسی طرح جماعتی نظام بھی ایسے لوگوں کو دھتکارنے کے بجائے یا یہ کہنے کے بجائے کہ ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی، اُنہیں قریب لانے کی کوشش کرے۔

تو بہرحال کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم نے حتی الوسع ہر احمدی کو ضائع ہونے سے بچانا ہے، یہ ہر عہدے دار کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی ذمہ داری ہے اور ہر سطح پر ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے۔ اس اصولی بات کے بعد جو پہلی بات میں کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہر احمدی کو پتا ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ اور یہ کہ آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اس کے لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی میں بیان کروں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآنِ شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ حالانکہ اب یہ سلسِلہ سورج کی طرح روشن ہوگیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو اُن کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ قرآن وحدیث کی واضح پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح و مہدی نے چودھویں صدی میں آنا تھا، وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں۔ آج اسلام کی عظمت اور قرآنِ کریم کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور وقار دنیا میں دوبارہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم ہو رہا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم کسی بھی وجہ سے کسی احساسِ کمتری کا شکار ہوں اور نوجوانوں کو اس بارے میں حوصلہ رکھنا چاہیئے۔

پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ آپ کی کتب کو پڑھے۔ اپنے عقیدے کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ خود تیاری کریں گے تو خود علم بھی حاصل ہوگا اور اعتراض بھی تیار ہوں گے، جواب بھی تیار ہوں گے اعتراضوں کے۔

پھر جو بات تربیت کے لئے ضروری ہے وہ ہے افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق۔ اور خلافت کے ساتھ تعلق میں آجکل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم۔ٹی۔اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح alislam.org، ویب سائٹ ہے۔ پس ان سے بھی ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو عورت ہو، جوڑنے کی کوشش کریں اور نظامِ جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیئے۔

بعض ایسے بھی ہیں جو دنیا کے کاروباروں کی وجہ سے لاپرواہ ہوجاتے ہیں اور جب انہیں توجہ دلائی جاتی ہے تو پھر شرمندگی کا احساس بھی ہوتا ہے انہیں اور توبہ واستغفار بھی کرتے ہیں اور آئندہ سے جماعت سے اپنے تعلقات کو مضبوط کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ پس یہ یاددہانی کروانا اور نگرانی رکھنا یہ بھی جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، مبلغین اور ذیلی تنظیمیں سب کا کام ہے۔ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں، جب کوئی تعزیر کی جاتی ہے تو اُس وقت اُس کا شدت سے اظہار ہوتا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا اگر تربیت کا شعبہ مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتا رہے اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو جہاں خلافت سے مزید تعلق مضبوط ہوگا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہوجائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اگلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ ہے افرادِ جماعت پر چندوں کی اہمیت واضح کرنا۔

ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ اگر کسی سیکرٹری مال یا صدر جماعت کو خوش کرنے کے لئے، یا اُس سے جان چھڑانے کے لئے چندہ دیتے ہیں تو ایسے چندے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہتر ہے نہ دیا کریں۔ اگر دوسرے کے مقابل پر آکر صرف مقابلے کی غرض سے بڑھ کر چندہ دیتے ہیں تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ غرض کہ کوئی بھی ایسی وجہ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ چندہ دینے کی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے ہاں ردّ ہوسکتی ہے۔

پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن پر احسان ہے کہ اُن کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے نہ کہ کسی شخص پر یا اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر یہ احسان ہے کہ وہ اُسے چندہ دے رہے ہیں۔ پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہیئے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے تمام جماعتوں کو یہ کہا ہے کہ نومبائعین اور بچوں کو وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں، چاہے ایک پیسہ دے کر کوئی شامل ہوتا ہو تا کہ اُنہیں عادت پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔

پس سیکرٹریانِ مال کو اس طریق پر افرادِ جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے کہ جب مالی قربانی ہو تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے اسی طرح مربیان کو بھی اس بارے میں جب بھی موقع ملے، نصیحت کرنی چاہیئے، اس کے لئے مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔ پس

(باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان